وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ (النساء: 26)

اور اللہ (جل جلالہ چاہتا ہے) تمہاری بہتری کے لئے تم سے پہلے لوگوں کے طریقے بتا دے تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے

مُنیرِ مصرِ محبّت

حصہ اوّل

سِیرتِ مُنیرِ اسلام

صوفیِ باصفا عالمِ باعمل قُطبِ جَلی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت نیّرِ اوجِ شرافت

زُبدۃُ العارفین پیکرِ ایثار و وفا یادگارِ اسلاف پروانۂ توحید و رسالت فنافی الرسول ﷺ منظورِ نظرِ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی

حضرت علامہ مولانا الحاج مُنیرِ اسلام مُنیر احمد یُوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

مُرتِّبین

خادمِ دینِ اسلام
بشیر احمد یُوسفی (ایم بی ایس) عفی عنہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجر پورہ شریف

خادمِ دینِ اسلام
خلیل احمد یُوسفی (ایم فل) عفی عنہ
ناظمِ اعلیٰ جامعہ یوسفیہ طلباء و طالبات

ہیڈ آفس

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور 0313-3333777

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

يا الله

الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن

العزيز الجبار المتكبر الخالق البارى المصور الغفار

القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط

الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم

العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور

الأسماء الحسنى العلى الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل

الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد

الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي

الحميد المحصى المبدى المعيد المحيى المميت الحي

القيوم الواجد الماجد الواحد الأحد الصمد القادر

المقتدر المقدم المؤخر الأول الآخر الظاهر المتعال

الباطن البر الوالى التواب المنتقم مالك الملك المقسط

المغنى النافع البديع الرشيد العفو ذو الجلال والإكرام

الجامع المانع النور الباقى الصبور الرؤف الغنى

الضار الهادى الوارث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ

اور اللہ (جل جلالہ) تمہاری بہتری کے لئے تم سے پہلے لوگوں کے طریقے بتادے تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے (النسآء:26)

مُنیر مصر محبّت

حصہ اوّل

سیرتِ مُنیرِ اسلام

صوفی باصفا، عالم باعمل، قُطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّرِ اوجِ شرافت

زبدۃُ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، یادگارِ اسلاف، پروانۂ توحید و رسالت، فنافی الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، منظورِ نظرِ داتا گنج بخش (رحمۃ اللہ علیہ)

پکے ٹھکے صوفی

مُنیرِ اسلام

حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

مُرتّبین

خادمِ دینِ اسلام

بشیر احمد یوسفی (ایم سی ایس) عفی عنہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرپورہ شریف

خادمِ دینِ اسلام

خلیل احمد یوسفی (ایم۔فل) عفی عنہ

ناظمِ اعلیٰ جامعہ یوسفیہ طلباء و طالبات

ہیڈ آفس

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0313-3333777

ملنے کا پتا

نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

بلاک C-1 گجرپورہ (چائنہ سکیم) لاہور 0300-4274936

جملہ حقوق بحق مرتبین محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مُنیر مصرِ محبّت حصّہ اوّل
مُرَتِّبِین	:	خادم دین اِسلام بشیر احمد یوسفی (ایم۔ سی۔ ایس) (سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ شریف)
	:	خادم دینِ اِسلام مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی (ایم۔فل)
پروف ریڈنگ	:	مفتی محمد آصف یوسفی، علامہ سلیمان شفیق یوسفی، رشید احمد جنجوعہ یوسفی
پروگرامنگ	:	محمد عثمان علی یوسفی
کمپوزنگ وڈیزائننگ	:	حافظ محمد عظیم احمد یوسفی، اعظم طاہر ہاشمی یوسفی، احسن شوکت یوسفی
کمپوزنگ	:	ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 0321-8868693
پرنٹنگ	:	حامد جمیل پرنٹرز لاہور
سنِ اِشاعت	:	ذیقعدہ 1442ھ بمطابق جولائی 2021ء
تعداد (اشاعت اول)	:	1100
ہدیہ	:	
ناشرین	:	صاحبزادہ پیر طریقت رہبر شریعت بشیر احمد یوسفی
		پیر طریقت رہبر شریعت فہد احمد یوسفی
		خلیل احمد یوسفی عفی عنہ
		صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	ٹائٹل	1
2	جملہ حقوق بحق مرتبین محفوظ ہیں۔	2
3	فہرست۔	3
4	بَتَطلِّ رحمت	14
5	بَتَطلِّ عنایت	15
6	بفیضانِ نظر	16
7	انتساب	17
8	تقدیم	18
9	اِظہارِ خیال	24
10	پیر طریقت رہبر رہبر شریعت صوفی باصفا منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی سیرتِ مبارکہ	25
11	داتا کی نگری شہر لاہور	26
12	ولادت باسعادت	27
13	تعلیم وتربیت	27
14	تحصیل علوم دینیہ	28
15	ذریعۂ معاش	28
16	روحانی میلان، بیعت وخلافت	29
17	شادی خانہ آبادی اور اَولاد	30
18	علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخِ کامل کا تعارف	31
19	بیعت کے بعد شیخ کی صحبت میں گزرا ہوا وقت	32
20	شیخِ کامل سے جو کتب پڑھیں	33
21	درس وتدریس کی لگن	33

22	پسندیدہ دینی، علمی اور فکری شخصیات	34
23	صوفیاءِ کرام کی طرف سے بیعت کی اِجازت اور روحانی تعلقات	35
24	اَحوالِ سفر	35
25	سیرت وکردار	36
26	اتباعِ سنت کی لگن	37
27	شخصیت کا اَجمالی خاکہ	38
28	لباس	39
29	اَندازِ بیان	39
30	سُنّت پر مداومت۔	40
31	عاجزی واِنکساری (تواضع)	40
32	صبروشکر	41
33	فقروقناعت	42
34	تَوَکُّلْ عَلَی اللہِ	42
35	ہرنماز عمامہ شریف اورٹوپی کے ساتھ	43
36	عفوودرگزر	43
37	طویل خاموشی والے انسان تھے	44
38	خشیتِ اِلٰہی	44
39	قوتِ حافظہ	45
40	کمالِ علم	45
41	بات کی تاثیر	47
42	حسن اَخلاق کے پیکر	48
43	عبادت پر مواظبت	48
44	بےلوث تبلیغ	48
45	رمضان المبارک میں تبلیغ	49

46	تَوَکُّلْ عَلَی اللہِ	49
47	اللہ والوں سے نسبت کا فائدہ	49
48	مؤمن کا دِل مسجد میں لگا رہتا ہے	50
49	با جماعت نماز اَدا کرنا	50
50	علمائے کرام سے محبت	51
51	طلباء کرام سے محبت	51
52	آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام مریدین اور محبین کے نام	51
53	جو فرماتے وہ کرتے	53
54	درس وتدریس سے عشق	53
55	غریب پروَری	54
56	سُنّت مبارکہ کی اَدائیگی پر اِظہارِ مسرت	54
57	پیر طریقت رہبر شریعت' صوفی با صفا حضرت علامہ الحاج پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کا فضل عظیم	55
58	بابا جان سرکار رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہُ کا فضل	56
59	اللہ والوں کی نظر کا کمال	56
60	دُور سے باتوں کو سماعت فرمانا	57
61	کیسے قسمت بدلی؟	57
62	آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا کی قبولیت	58
63	تھوڑا کھانا زیادہ کو کفایت کر گیا	59
64	مرید کے اَحوال سے باخبر	60
65	شیخ کامل کے آستانہ پر کس خیال سے جائیں؟	60
66	کپورے کھانے پر نصیحت	61
67	شیخ کی نگاہ	61
68	ولی اللہ کی نگاہ فراست	62

69	دل کا حال جاننا	63
70	دُعا کی قبولیت	63
71	جمعۃ المبارک کے روز حاضری	65
72	کتابوں کے حوالہ جات	65
73	قرآنِ مجید کی تلاوت	66
74	تبلیغ فی سبیل اللہ	67
75	سنت کی پیروی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	72
76	اِتباعِ سنت	72
77	مالک کی اِجازت اور اُصول	73
78	رَب کیوں نہیں نظر آتا	73
79	سُنّت پر اِستقامت	73
80	تواضع کی عظیم مثال	74
81	دعوت وتبلیغ سے محبت	74
82	تبلیغ کے حوالہ سے واقعہ	74
83	دعوت وتبلیغ کے فوائد	75
84	تربیت کا نتیجہ	75
85	باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی صلہ رحمی	76
86	باباجان رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاق	76
87	قرآنِ مجید سے محبت	77
88	سلام کرنے میں پہل	77
89	عاجزی واِنکساری	77
90	نمازِ تہجد	78
91	کھانا کھانے کے آداب	78
92	آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر عمل سنت کے مطابق ہوتا	78

93	سورۃ الفاتحہ شریف کے دم سے شفاء	79
94	بابا جان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کرنا	80
95	نگینہ مسجد کی مَنت مانگ لو	80
96	بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کا سچا فرمان	81
97	دُعا کی برکت	81
98	وقت میں برکت	83
99	شیخ کا مرید سے تعلق	84
100	مساجد، مدارس، دارالافتاء اور سکول کا قیام	85
101	انجمن اشاعت دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب سے ملحقہ ادارے و مساجد	86
102	نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب سے ملحقہ مساجد	87
103	نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب سے ملحقہ مدارس و مراکز	87
104	اجتماعات اور محافل کا اِنعقاد	88
105	روزانہ کے دروس	88
106	ہفتہ وار و ماہانہ دروس	88
107	سالانہ دُروس	89
108	محمدی قافلے	89
109	2020ء میں ہونے والی معلم اِنسانیت کانفرنس	90
110	علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی خدمات	92
111	سلسلہ درسِ قرآن وحدیث	92
112	تقریری تبلیغی خدمات	93
113	(i) مذہبی اجتماعات	94
114	(ii) قومی تہوار و تقریبات	94
115	الیکٹرونک تبلیغی خدمات	94
116	(i) ریڈیو پاکستان	95

117	(iii) نجی پرائیویٹ چینلز	95
118	(iv) سی ڈیز، آڈیو ویڈیو میموری کارڈز اور کیسٹس	95
119	(iv) سوشل میڈیا	97
120	نگینہ ٹی وی	97
121	**آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف موضوعات پر تصانیف**	99
122	(1) آئیں دین سیکھیں	99
123	(2) امر بالمعروف ونہی عن المنکر	99
124	(3) سورۃ الاخلاص کی برکات	100
125	(4) ختم کے معانی	100
126	(5) سجدۂ تعظیمی حرام ہے	101
127	(6) داتا کے معانی	101
128	(7) چالیسواں کیا ہے؟ (8) حقوقِ فوت شدگان	101
129	(9) تاریخِ وضو اور مسائل	102
130	پاکیزگی نصف ایمان ہے	102
131	قربانی اور اس کے مسائل	102
132	نماز مترجم	102
133	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں	103
134	آدابِ دُعا اور اوقاتِ قبولیت	104
135	عظیم قرآنی دُعائیں	104
136	مقدّس دُعائیں	105
137	رمضان المبارک کے فضائل ومسائل	105
138	شعبان المعظم کی فضیلت	106
139	کفنِ میّت	106
140	آدابِ سلام	106

141	آدابِ عیادت اور نورِ شفاء	107
142	کھانے پینے کے آداب	107
143	انوارِ درود و سلام	108
144	حج و عمرہ زیارت	109
145	اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ	109
146	ولادت سیّد الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	109
147	ہمسایوں کے حقوق	110
148	والدین اور اَولاد کے حقوق	111
149	اچھے میاں بیوی/حقوقِ زوجین	111
150	نکاح نصف دین ہے	111
151	جمعۃ المبارک اور اس کے فضائل	112
152	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قُسْطُنْطِیْنِیَہْ	112
153	صحیح بخاری بحوالہ تیسیری الباری 3 جلدیں	112
154	خلیفہ بلافصل امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	113
155	یوسف مصرِ محبت (حصہ اول، دوم)	114
156	پیر طریقت رہبر شریعت، حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و تحقیقی کاوشیں	116
157	تفسیرِ یوسفی	116
158	خصوصیات	116
159	بابا جی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا تفسیر لکھنے کا اَنداز ایک آیت مبارکہ بطور نمونہ	116
160	(1) بلاواسطہ مدد	123
161	(2) بالواسطہ مدد	123
162	قرآنی فیصلے	124
163	اَحادیث کے فیصلے	128

164	کُل قرآنی آیاتِ مبارکہ اور حکومت پاکستان	132
165	واقعہ آزر کا اور چھٹی جماعت کی اسلامیات کی کتاب	136
166	آزر کون تھا؟ والد یا چچا	137
167	مؤمن والدین کے لئے دُعائے مغفرت	141
168	سُنّتُ اَبِیۡکُمۡ اِبۡرَاهِیۡمَ	142
169	حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام کے خواب کا واقعہ	143
170	حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام کا واقعہ	143
171	حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کے جنت سے زمین پر آنے کا واقعہ	143
172	قابلِ توجہ	144
173	پیر طریقت رہبر شریعت' صوفی با صفاء حضرت علامہ الحاج پیر منیر احمد یوسفی کا اِنگلستان کا دورۂ تبلیغ	147
174	دورۂ انگلستان کی مصروفیات	147
175	حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی علالت و وصال شریف	149
176	علالت	150
177	وفات	151
178	غسل کی سعادت' جنازہ کی کیفیت اور تدفین کے مراحل	152
179	حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے اِظہارِ محبت	154
180	قطعۂ تاریخ	155
181	قطعۂ تاریخ	158
182	ذی قدر ہیں ذیشان ہیں	159
183	ہدیۂ منقبت بحضور حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ	160
184	بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے حضور منظور خراجِ عقیدت	163
185	قطعۂ تاریخ رحلت	168
186	قطعۂ تاریخ	169

187	محمد مبشر یوسفی	170
188	چمکتے ہوئے ماہتاب	171
189	پیرِ طریقت رہبرِ شریعت' صوفیٔ باصفا' منیر اسلام حضرت علامہ منیر احمد یوسفی نور اللہ مرقدہٗ کے وصال مبارک پر اظہار تعزیت	172
190	پیرِ طریقت رہبرِ شریعت' الحاج حضرت پیر سیّد محمد فاروق الاسلام شاہ مجددی صاحب اور پیرِ طریقت رہبرِ شریعت سیّد محمد حسنین فاروق شاہ مجددی	173
191	پیرِ طریقت رہبرِ شریعت' پیر شبیر علی شاہ صاحب	173
192	حضرت علامہ سیّد نصیر الدین شاہ بخاری	174
193	شیخ الحدیث وبلہ اُستاذی المکرم حافظ عبد الستار سعیدی زید مجدہٗ الکریم	175
194	مفتی محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ	176
195	الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری	177
196	سفیرِ عشقِ رسول جسٹس (ر) نذیر احمد غازی	178
197	ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ	180
198	پیر مفتی محمد اجمل رضا قادری	181
199	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب	182
200	رضائے مصطفیٰ (جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور)	182
201	صاحبزادہ سیّد محمد ناصر عثمان گیلانی قادری نوری	183
202	پیرِ طریقت صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری صاحب (بصیر پور شریف)	184
203	مولانا محمد افضل باجوہ	184
204	محمد اویس احمد القادری	185
205	صاحبزادہ پیر سیّد محمد ابراہیم شاہ چشتی قادری گولڑوی صاحب	186
206	پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چشتی (چیئرمین فہم القرآن کونسل پاکستان)	187
207	محمد فیض الحبیب اشرفی (انتالی شریف پاکپتن)	187
208	منیر احمد قدوسی شکوری لاہور	188
209	پیر سیّد ندیم (روزنامہ افلاک لاہور)	188

210	صاحبزادہ قاضی محمد محمود قادری اعوانی	189
211	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسیب قادری	190
212	مفتی فہیم احمد (پرنسپل جامعہ سعد بن معاذ' خطیب ایڈن ویلیو ہومز لاہور)	190
213	صاحبزادہ محمد اسلم طارق نقشبندی شرقپوری (فاروق آباد ضلع شیخوپورہ)	192
214	صوفی رحمت علی طاہر نوری (موضع گنجو طاہر)	193
215	پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے دُعائیہ تقریب کا اہتمام	193
216	میاں محمد سجاد (DHA EME) سرپرست انگلینڈ	193
217	92 نیوز کی رپورٹ	194
218	محمد نعیم جاوید کالم نگار روزنامہ پاکستان (اسلام آباد)	196
219	میری زندگی میں بہار جن کے دم سے تھی	197
220	لاکھوں عقیدت مندوں کے ''باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ'' چلے گئے	198
221	ہفت روزہ فیملی میگزین کے عقیدت بھرے جملے	199
222	پروفیسر حافظ محمد عطاء الرحمن قادری رضوی	200
223	فہم قرآن مجید اور علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ	201
224	مفتی محمد آصف یوسفی (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)	201
225	حافظ محمد رضوان یوسفی (غریب نواز اسلامک سنٹر ٹوکیو جاپان)	205
226	محمد طاہر عزیز (ناروے)	206
227	محمد شفیق سلطان یوسفی	208
228	علامہ ڈاکٹر محمد شہزاد مجددی' دارالاخلاص' لاہور	210
229	سمیع الرحمن ہفت روزہ پنجاب پوسٹ لاہور	211
230	سرور حسین (خبر صلبی)	213
231	محمد اسلم رضا فیضی (جھارکھنڈ انڈیا)	214
232	Pro Dr Muhammad Naeem Khan	214
233	حافظ محمد اویس اسلم (اجمیر سوسائٹی کینال بنک روڈ لاہور)	215
234	حضرت علامہ مولانا قاری محمد احمد حسن	215

235	شیخ محمد حنیف نقشبندی شرقپوری گوجرانوالہ	218
236	ڈاکٹر نیّر احمد قریشی یوسفی	219
237	The Nation Lahore July 20,2019	220
238	محمد عثمان یوسفی (انچارج نگینہ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا)	221
239	شہزادا اقبال	221
240	سلمان افضل یوسفی (ٹاؤن شپ لاہور)	223
241	مراقبہ و ذِکرِ خفی	225
242	مراقبہ کسے کہتے ہیں	226
243	حمدِ باری تعالیٰ	227
244	ساقی نامہ	229
245	ذِکرِ خفی	231
246	اِرادت مرید کا فعل ہے	232
247	معمولات و وظائف	233
248	اَورادِ فتحیہ میں کیا ہے؟	234
249	اورادِ فتحیّہ شریف	234
250	پڑھنے کا وقت	235
251	پڑھنے کا طریقہ	236
252	اَوراد و وظائف کی اِجازت	236
253	تین آزمائشیں	237
254	شجرۂ مبارک عالیہ نقشبندیہ مجددیہ یوسفیہ	239
255	شجرہ مبارک چشتیہ، صابریہ، سراجیہ، سرداریہ، یوسفیہ	242
256	شجرۂ عالیہ محمد نورِ جاں صلی اللہ علیک وسلم	246
257	شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ یوسفیہ	246
258	ملفوظاتِ منیر اسلام	248
259	شجرۂ طریقت	264

بَطِلِ رحمت

یہ تالیفِ لطیف

اُن تمام اہلِ اِیمان کے نام منسوب ہے جو

نبی کریم رءُوف ورحیم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین نبی قبلتین
ساقیٔ کوثر اِمام الانبیاء حبیب کبریاء شمس العارفین سراج السالکین
مُحبّ الفقراءِ والغرباءِ والمساکین سیّدِ الثقلین نبی الحرمین
وسیلتنا فی الدارین صاحبِ قاب قوسین محبوب
ربِ المشرقین والمغربین
خاتم النبیین سیّدنا ومولانا

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وبارک وسلم

کی اِتباع میں دین ودُنیا میں کامیابی پر یقین رکھتے ہیں۔

نیاز آگین

پیر بشیر احمد یوسفی
پیر فہد احمد یوسفی
خلیل احمد یوسفی عفی عنہ
محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

بنظلِ عنایت

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّرِ اوجِ شرافت،
مصرِ محبت، زُبدۃُ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، عاشقِ مصطفیٰ،
فنافی الرسول، پروانۂ توحید و رسالت، اَمینِ علمِ لدُنی، قُطبِ جلی،
نائبِ غوثِ ثقلین، منظورِ نظرِ داتا گنج بخش،
حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی
قُدس سرہُ العزیز

مرکزِ عشق و محبت و انوار و تجلیات
آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر 176 گ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

بفیضانِ نظر

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، صوفیٔ باصفا، قطبِ جلی، نیّر اوجِ شرافت، زُبدۃُ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، پروانۂ توحید و رسالت، فنا فی الرسول، منیرِ اسلام، پکے ٹھکے صوفی حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج

منیر احمد یوسفی

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی
قُدس سرہُ العزیز

بانی:
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب
اَنجمن اِشاعتِ دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

مرکزِ عشق و محبت و انوار و تجلیات

جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک B-3 گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

اِنتساب

بندۂ ناچیز خلیل احمد یوسفی

بمعہ برادرِ اکبر پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر بشیر احمد یوسفی

اور برادرِ اصغر صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

اور پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر فہد احمد یوسفی

اِس کتاب کو

قبلہ والدِ گرامی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت صوفیٔ باصفاء

حضرت علامہ مولانا **منیر احمد یوسفی** رحمۃ اللہ علیہ

کے جُملہ خلفاء، مریدین، معتقدین اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے علمی اور روحانی طور پر فیض یاب ہونے والوں اور سلسلہ یوسفیہ میں شامل تمام برادرانِ طریقت کے نام منسوب کرتے ہیں۔

خادمینِ سلسلۂ یوسفیہ

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر فہد احمد یوسفی

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

والسلام

خلیل احمد یوسفی عفی عنہ (ایم فل)

تقدیم

حضرتِ اِنسان کو معرضِ وجود میں آتے ہی آزمائشوں کا سامنا ہوا۔ خیر و شر کی قوتیں آمنے سامنے رہیں۔ ابلیس جو حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوتے ہی حسد کا شکار ہو گیا اور اِس حسد کی بنا پر تکبر اور نافرمانی کا مجسمہ بن گیا۔ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کے مقام و عظمت کا اِقرار نہ کرنے کی وجہ سے ابلیس اَبدی طور پر مرُدُود، لعنتی، کافر اور راندۂ درگاہِ خداوندی ٹھہرا۔ اِس ذِلت اور رُسوائی نے اُسے باؤلا کر دیا اور قسم کھا کر کہنے لگا اے اللہ (ربُّ العزّت جَلَّ شانہٗ) مَیں تیری مخلوق کو دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے سے آکر گمراہ کروں گا۔ جواباً رَبِّ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا کہ جن کو تو گمراہ کرے گا اور جو تیری پیروی کریں گے میں اُنہیں تیرے ساتھ ہی جہنم میں ڈالوں گا۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلالہٗ) کی بارگاہ میں ابلیس نے دُعا کی کہ مجھے اُس دن تک مہلت دے جس دن لوگ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے تو رَبِّ کائنات (جل وعلاء) نے قیامت تک کی مہلت دینے کا وعدہ فرما لیا۔ف اُس دِن سے ابلیس آزادانہ طور پر لوگوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہے لیکن پھر بھی وہ اِس بات کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا کہ میں ہر شخص کو گمراہ کروں گا مگر اے اللہ! اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ [1] ''تیرے (پیارے) مخلص بندوں پر میرا زور نہیں چلے گا''۔

جب اِس دُنیا میں نسلِ اِنسانی کا سلسلہ وسیع تر ہونا شروع ہوا تو ابلیس نے اپنے پروگرام کے مطابق لوگوں کو راہِ حق سے بھٹکانا شروع کر دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اَنبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمانا شروع کر دیا۔ جو لوگوں کی بھلائی کے لئے شب و روز کوششیں کرتے رہے اور سب سے آخر میں سیّد الانبیاء، حبیبِ کبریا، شفیع المذنبین، شافع یوم النشور، ختم المرسلین، رحمۃ اللعالمین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِس دارِ فانی میں جلوہ اَفروز ہوتے ہی اِنسانیت کی عظمت کو چار چاند لگائے اور حق کا بول بالا کرنے کے لئے اپنی حسین، بے مثل، نوری، پیاری زندگی سے پیغامِ خداوندی کو مخلوقِ خُدا تک پہنچانے، راہزنوں کو رہبر بنانے، بھٹکے ہوئے لوگوں کو رَبِّ ذوالجلال والاکرام سے ملانے کے لئے انتھک محنت فرمائی اور ابلیس کے ناپاک گناہوں کی پھیلائی ہوئی سیاہ چادر کے تار و پود کو بکھیر دیا، اِنسانوں کو صراطِ مستقیم سے آگاہ فرمایا اور سوا لاکھ سے زیادہ لوگوں کو ہدایت کے ستارے

ف یہ مہلت صرف عزازیل (جو بڑا شیطان ہے) اُسے ہے ورنہ باقی شیاطین پیدا بھی ہوتے ہیں اور مر بھی جاتے ہیں۔

1 القرآن الکریم سورۃ ص آیت 83۔

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہونے کا اعزاز عطا فرمایا۔
چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دُنیا سے پردہ فرما جانا تھا اِس لئے اپنے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے علمائے ربانیین کی بشارتیں دیں اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دی کہ اِنَّمَا الْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ [2] ''علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم 'انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں''۔(یہ حدیث مبارک ایک بڑی حدیث شریف کا جزہے)
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دُنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد دُنیائے اِنسانیت کو ہدایت کی شمع سے فروزاں رکھنے کے لئے صحابہ کرام' اہل بیت عظام' آئمہ کرام' فقہاء' محدثین اور بزرگانِ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشن کو بڑی شان وشوکت کے ساتھ جاری وساری رکھا اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے گا۔(ان شاء اللہ)
اِنہی وارثانِ نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایک عظیم شخصیت کا نام تاریخ اِسلام میں جگمگا رہا ہے جو برصغیر پاک وہند میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیکر ہیں۔جنہیں اَولیاء کرام اور علماء عظام رحمۃ اللہ علیہم میں اِنتہائی تعظیم وتوقیر کا مقام حاصل ہے۔یہ عظیم بزرگ شخصیت پیرِ طریقت رہبرِ شریعت شہنشاہِ طریقت پیکرِ صبر ورضا' نیرّ اوجِ شرافت' مفسرِ قرآن' اَمینِ علمِ لدُنی' قطبِ جلی' نائبِ غوثِ ثقلین' منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔جو بچپن سے ہی خوفِ خدا (جل جلالہ) اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سجے ہوئے تھے۔خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متبع تھے۔جن لوگوں کے بارے میں ربّ ذوالجلال والاکرام قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اِرشاد فرماتا ہے: اے لوگو! میری بارگاہ میں حضوری چاہتے ہوتو: وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ [3] ''اور اُس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا''۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اِنہی لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جو رجوع لائے اور اِس آیتِ مبارکہ کا مصداق ہیں۔اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوسرے لوگوں کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی راہ چلاتے ہیں اور جو جتنے خلوص سے چلتا ہے اُسے اُتنا ہی نوازا جاتا ہے۔پیرِ طریقت' رہبرِ شریعت' نیرّ اوجِ شرافت' مصرِ محبت' زبدۃُ العارفین' پیکرِ ایثار و وفا' عاشق مصطفیٰ' فنافی الرسول' پروانۂ توحید ورسالت' امینِ علمِ لدُنی' قطبِ جلی' نائبِ غوثِ ثقلین' منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب نقشبندی' مجددی' قادری' چشتی' سہروردی المعروف قبلہ بابا جی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے تراشے ہوئے نگینوں میں سب سے اَہم نگینہ پیرِطریقت' رہبرِ شریعت' صوفیِٔ باصفاء' نیرّ اوجِ شرافت' زبدۃُ العارفین' پیکرِ ایثار و وفا' پروانۂ توحید ورسالت' فنافی الرسول' منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔جنہوں نے 21 سال کا طویل

[2] سنن ابن ماجہ حدیث 223' جامع ترمذی حدیث 2682' سنن ابی داؤد حدیث 3641' صحیح ابن حبان حدیث 88' کنز العمال حدیث 28679' مجمع الزوائد حدیث 523۔ [3] القرآن الکریم سورۃ القمان آیت 18۔

عرصہ قبلہ باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں گزارا اور شب و روز فیض نگینہ سے دامن بھرتے رہے۔ قبلہ باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اِن شب و روز میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاندار تربیت کے ساتھ ساتھ اپنے روحانی فیض سے بھی اِتنا نوازا کہ ''نگینہ ثانی'' بنا دیا۔ قبلہ باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی محبتوں اور فیض سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روحانیت کی منازل طے کیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ اور شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَحکامات کی پوری پوری اِطاعت کرتے تھے۔ آپ شب زندہ دار، زمین کو قیام وسجود سے سجانے والے حُسنِ عمل کا نمونہ، پیکرِ علم و عرفان اور متواضع ولی اللہ تھے۔ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن عظیم لوگوں کو عابدوں کے مقابلے میں ''چودھویں کے چاند'' سے تشبیہہ دی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ اُن لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف عالم و عابد تھے بلکہ عارف باللہ، ولی اللہ کے ساتھ ساتھ ولی گر بھی تھے، اَولیاء اللہ کی زینت تھے۔ عظیم مصنف، بے مثال شیریں بیان ناصح خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ کامل پیرومرشد اور شیخِ طریقت بھی تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ جس طرح عبادات میں بیدار تھے اِسی طرح معاملات میں بھی باخبر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اِنسان عبادات کے مقابلے میں معاملات سے زیادہ پہچانا جاتا ہے۔ حقوق اللہ کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی اَدائیگی میں اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بدرجۂ اتم فیضیاب تھے۔ متبعِ رسول کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے بلا اِمتیاز اَمیر وغریب ہر ایک کے لئے راحتِ جان تھے۔

خودنمائی اور نمائش کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اِنتہائی سادگی کا عالم تھا، دُنیا کی اَعلیٰ ڈگریوں کے حصول کے باوجود باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد سفید کُرتہ، تہبند، رومال اور پگڑی ساری زندگی زیب تن رکھی۔ دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے تھے۔ تواضع کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب کبھی کسی بزرگ یا عالم دین کے بارے میں بتایا جاتا کہ یہ بہت بڑے بزرگ یا عالم ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اُن کو عزت و اکرام سے خوب نوازتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی کے ساتھ ذاتی محبت یا دشمنی نہیں تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس اِرشادِ مقدس: **اَلْحُبُّ فِی اللہِ وَ الْبُغْضُ فِی اللہِ**[4] پر کاربند تھے۔ خاندانی، علاقائی، معاشرتی اور سماجی طور پر ہر کسی کو ہر دلعزیز تھے۔ اپنے بیگانے سبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت اور بزرگی سے آگاہ اور قائل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اِنسان دوستی، خیر خواہی، ہمدردی، غمگساری اور اِنسانی بھلائی کے جذبات سے سرشار رہتے تھے۔ عزیز و اقرباء، اہل علاقہ، معتقدین، متوسلین اور مریدین کی دین و دُنیا کے سنوارنے کی فکر میں گم رہتے تھے۔ دینی، اِسلامی،

---

[4] بیہقی فی شعب الایمان حدیث 9072-9064، مسند البزار حدیث 4076، سنن ابی داوٗد حدیث 4599، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 69، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 21069، کنز العمال حدیث 7504-8850-24638۔

اَخلاقی اور روحانی تعلیم و تربیت کرنے میں شب و روز مصروف رہتے تھے۔

ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' قرآن مجید اور اَحادیثِ مبارکہ کے عظیم حوالہ جات سے مزین کتب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں بے راہ روی کا شکار اَفراد کو عشقِ اِلٰہی جَلَّ وعلا اور محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا سبق سکھایا۔ جس سے اُن کی زندگیاں سنور گئیں اور وہ دوسروں کے لئے روشن مثالیں بن گئے۔ اور پھر جب نگینہ ٹی۔ وی (فیس بک) کا قیام فرمایا تو اُس سے دُنیا بھر کے لاکھوں لوگوں کو راہِ ہدایت نصیب ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شیریں لہجہ، محبت بھرا بیان سن کر لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرنے لگ جاتے اور راہِ دین پر چل پڑتے اِسی طرح دُنیا بھر میں سفر کر کے بیرونِ ملک بھی لوگوں کی اِصلاح فرمائی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ مرید و غیر مرید میں فرق نہیں فرماتے تھے۔ اور اپنے مریدوں کو کبھی بھی مرید نہیں کہتے بلکہ برادرانِ طریقت کہا کرتے تھے اور بُلاتے وقت پیارے بیٹا جان فرمایا کرتے تھے۔ یہ ایک اَیسی میٹھی آواز تھی جسے سنتے ہی دُنیا بھر کے غم دُور ہو جاتے تھے۔ اَیسا لگتا کسی نے اپنی آغوشِ محبت میں لے لیا۔ ہر طالب کو اُس کی طلب کے مطابق، علمی اور روحانی غذا عطا فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں اَیسے کئی لوگوں کی مثالیں موجود ہیں کہ جو مرید کسی اور بزرگ کے تھے لیکن روحانی فیض آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کشادہ دلی سے روحانی اور علمی اَمانت حقدار کو دینے میں کوئی دیر نہیں فرماتے تھے۔ روحانی طور پر محبوبِ خدا سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذات میں فنا تھے۔ کبھی کسی سے ذاتی اِنتقام نہ لیتے بلکہ دشمنوں کو بھی دُعا دیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے رہے تھے بددُعا کرنا کہ **یا اللہ فلاں شخص کو تباہ کر دے، برباد کر دے یا فلاں شخص کا بیڑا غرق کر دے**، بہت آسان ہے لیکن اِس میں وہ کمال نہیں جو دُعائے خیر دینے میں کمال ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ سب کے لئے دُعائے خیر و فلاح ہی فرمایا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مخالفین کے ساتھ بھی حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے اور اگر کبھی کوئی کم فہم شخص مسلکی یا دنیوی غرض کی بنیاد پر بحث و مباحثہ کے لئے آجاتا تو وہ بھی حُسنِ اَخلاق کی خیرات اور قلبی روشنی حاصل کر کے جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے دوست بناؤ دشمن نہ بناؤ۔ لوگوں کے ساتھ لین دین اور معاملات میں بڑے اُصول پسند تھے۔ ہمسایوں سے اَچھا سلوک روا رکھتے۔ کسی کی حق تلفی نہ ہونے دیتے۔ حقوق کی اَدائیگی کا بڑا لحاظ رکھتے مگر اپنے حقوق کے معاملہ میں صبر و تحمل اور بردباری کا مظاہرہ فرماتے۔

دُنیا بھر میں کہیں بھی کوئی مسلکی اور عقیدے کی بنیاد پر اِنتشار پھیلانے کی کوشش کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ علمی سطح پر جواب دیتے۔ تشدد اور دہشت کے خلاف تھے۔ لیکن جہاں ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور اِیمان کی بات آجاتی وہاں سیسہ پلائی دیوار بن جاتے۔ مخالف کو قرآنِ مجید و اَحادیث

مبارکہ کے مستند حوالہ جات اور دلائل سے قائل فرماتے تھے اور فرماتے دلیل گرم زبان نرم۔ بڑے بڑے جید علماء اور مناظر حضرات حوالہ جات لینے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آتے۔ کسی مسئلہ کے حل کے لئے جو شخص بھی آتا' اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے فضل وکرم اور رسولِ عظیم' کریم ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رَحمت سے مایوس نہیں لوٹتا تھا۔ بلکہ ملک پاکستان کے جید علماء کرام میں یہ بات عام ہو چکی تھی کہ جس دینی بات کا حوالہ نہ ملے وہ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مل جائے گا۔

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رزقِ حلال کو عبادت کی روح جانتے اور اِسی کی تعلیم دیتے تھے۔ جب کبھی کوئی مالی پریشانیوں کا شکار مریض آتا تو اُسے محبت بھرے پیارے اور سادہ اَنداز سے تعلیم فرماتے کہ ''آپ خود سیدھے ہو جائیں آپ کے سب کام سیدھے ہو جائیں گے''۔ مطلب ومقصد یہ ہوتا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرو' نمازِ پنجگانہ اَدا کرو' کسی کا حق نہ مارو' حرام سے بچو' ماں باپ سے حُسنِ سلوک کرو' حق ہمسائیگی کا خیال رکھو' نگاہ میں حیاء رکھو کیونکہ اَلْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ 5 ''حیاء اِیمان کا حصّہ ہے''۔ دوست بناؤ' دشمن نہ بناؤ' اِنسانی اَقدار اور اَخلاقی خوبیوں کو اپناؤ۔ دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضبوطی سے تھام لو ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

اللہ جَلَّ سلطانہٗ کے ایک بندے میں جو خصوصیات ہونی چاہئیں آپ رحمۃ اللہ علیہ اُن کا حسین مرقع تھے۔ اِس بات میں کسی قسم کی مبالغہ آرائی نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اِنتہائی خلیق' پردہ پوش اور عفوو درگزر کرنے والے تھے' آپ رحمۃ اللہ علیہ شفیق بھی تھے' رفیق بھی۔ ہمیشہ سچ بولتے اور سچی بات کی تصدیق کرتے' نیکی کا حکم فرماتے اور بُرائی سے منع فرماتے' راتوں کو جاگتے اور صبح دولت خانہ کا دروازہ سخاوت کے لئے کھلا رکھتے' بہت بڑے عالم' مطالعہ کے شہنشاہ اور بہادر اِنسان تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صفاتِ اَولیاء کرام کا مجموعہ تھے۔

بندۂ ناچیز بشیر احمد یوسفی کی طرف سے بابا جان حضور رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کئے گئے اَشعار:

وہ اَیسے تھے کہ خود کو ہمیشہ خادمِ دینِ اِسلام کہا
انہیں میرے سرکارِ نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ثانی بنا دیا
انہیں علم جو ربّ ذوالجلال نے کیا عطا
خلوصِ نیت سے دُنیا میں اُسے دیا پھیلا

5 سنن ابن ماجہ حدیث 58، مسند احمد حدیث 9710، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 3، بیہقی فی شعب الایمان حدیث 89، سنن نسائی حدیث 5006۔

بیان کرتے تھے وہ اَیسا شیریں نرالہ
کہ جو سنتا تھا وہ ہو جاتا تھا دیوانہ

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بشیرؔ تھے وہ فنا
درس ہوتے تھے بس اُن کے راہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض جاری ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبرِ انور جنت کا باغ ہے۔ زیارت کے لئے آنے والوں کو نہ صرف یہ کہ سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے بلکہ دِلی مرادیں بھی پوری ہوتی ہیں۔ چونکہ ولی اللہ زندہ بھی ولی اللہ ہوتا ہے اور وصال کے بعد بھی ولی اللہ ہی ہوتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اُس کی ولایت بعد از وصال واپس نہیں لیتا بلکہ اُس میں قوت زیادہ فرما دیتا ہے اِس لئے اَولیاء اللہ کے دُنیا سے جانے کے بعد بھی روحانی فیض جاری رہتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اِرشاد فرمایا کرتے تھے' ولی اللہ جب زندہ ہوتا تو بند پھول (یعنی کلی) کی مانند ہوتا ہے اور جب دُنیا سے پردہ فرماتا ہے تو کِھلا ہوا (گلاب کا) پھول بن جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہم نے بھی یہی دیکھا آپ کا فیض پہلے بھی دُنیا حاصل کر رہی تھی اور اَب اُس میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔

ولی ہوندے نے جتھے اوہ سدا دربار وسدے نے
اوہ تھانواں وسدیاں نے جتھے خدا دے یار وسدے نے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی 74 سالہ زندگی اتباعِ سنت کا عملی نمونہ ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ باقاعدہ طور پر دینی تعلیم شیخِ طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حضرت علامہ مولانا الحاج محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت جامع الصفات تھی آپ شریعت اور طریقت کے زبردست عامل تھے۔

بندۂ ناچیز نے جب سے ہوش سنبھالا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معمولاتِ زندگی' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شب و روز' اَخلاق و کردار' قول وفعل کی مطابقت مَیں نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیے ہیں۔ وہ سب ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ جن میں سے کچھ ''منیر مصرِ محبت (حصہ اوّل)'' میں شائع کیا گیا ہے اور باقی حصہ دوم میں شامل ہوں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ

طالبِ دُعا

خادم دین اِسلام صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ شریف)

اظہارِ خیال

یہ کتاب پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّر اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زُبدۃُ العارفین، پیکر ایثار ووفا، عاشقِ مصطفیٰ، فنا فی الرسول، پروانۂ توحید و رسالت، اَمین علمِ لدُنی، قُطبِ جلی، نائبِ غوثِ ثقلین، منظورِ نظر داتا گنج بخش، حضرت علامہ مولانا الحاج یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے تراشے ہوئے نگینہ ثانی پیرِطریقت، رہبرِ شریعت، صوفئِ باصفاء نیّر اوجِ شرافت، زبدۃُ العارفین، پیکر ایثار و وفا، پروانۂ توحید و رسالت، فنا فی الرسول، منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی بارے اِس لئے ترتیب دی جارہی ہے تاکہ لوگوں کواُن کے حالات زندگی سے آگاہی ہوسکے کہ کس طرح دین ودُنیا کے علوم پر دسترس ہونے کے باوجود اِنتہائی عاجزی کے ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کودین اِسلام کی تعلیم بغیر کسی طمع ولالچ خلوصِ نیت سے دیتے رہے اور اِس کتاب میں دُنیا بھر میں موجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین، محبین، آپ رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق رکھنے والے مشائخ، علماء کرام، پیرانِ عظام سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق رائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عملی روحانی معاملات کے بارے گفتگو کوشامل کیا گیا ہے۔

خلوص نیت سے اس کتاب کو پڑھنے سے روحانی ترقی بہت زیادہ حاصل ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

طالبِ دُعا

پیر طریقت رہبر شریعت

فہد احمد یوسفی زید مجدہ الکریم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

صوفیٔ باصفا | عالم باعمل | قُطبِ جَلی | پیرِطریقت

رہبرِشریعت | نیّراوجِ شرافت | زُبدۃُ العارفین | پیکرِایثاروفا

یادگارِ اسلاف | پروانۂ توحیدورسالت | فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم | منظورِنظرِداتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی

مُنیرِ اسلام

حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

کی

سیرتِ مبارکہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

داتا کی نگری شہر لاہور:

جنے لاہور نئیں ویکھیا' او جمیا ای نئیں'

پاکستان میں یہ مقولہ ضرب المثل بن چکا ہے یعنی وہ شخص تو پیدا ہی نہیں ہوا جس نے لاہور نہیں دیکھا۔

یقیناً یہ مقولہ لاہور کی شان وشوکت' قدر ومنزلت اور خصوصی محبوبیت ومقبولیت پر دلالت کرتا ہے۔ مگر نہ جانے اِس عالمی اَہمیت کے حامل شہر جسے تاریخ نے مختلف اَسمائے عظیمہ سے نوازا' کبھی ''مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیَآء'' سے موسوم کیا تو کبھی ''مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَآءِ الْعُلُوْمِ'' سے پکارا' حضرت شیخ احمد سرہندی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''مَدِیْنَۃُ الْاَقْطَابِ وَالْاِرْشَادِ'' سے موسوم فرمایا۔ عُشاقانِ اَولیاء نے ''داتا کی نگری'' سے تعبیر کیا' ساجدین نے ''مَدِیْنَۃُ الْمَسَاجِدِ'' کی نسبت دی' جمالیات کے دِلدادگان نے ''مَدِیْنَۃُ الْحَدَائِقِ'' باغوں کا شہر قرار دیا' فاتحین نے ''مَدِیْنَۃُ السَّلَاطِیْنِ'' بلکہ ''سُلْطَانُ الْمَدَآئِنِ'' سے موصوف کیا' الغرض لاہور ہر فن' ہر علم کا حسین گلدستہ ہے۔ اِسے جِس سَمت سے بھی دیکھا جائے دلکش' دلربا' دلفریب اور پیارا لگتا ہے۔ اِس وسیع وعریض سمندر میں نہایت خوبصورت قیمتی موتی پائے جاتے ہیں' اَلبتہ اِن سے اِستفادہ کے لئے محنتِ شاقہ' طویل جدوجہد اور بھرپور غواصی کی ضرورت ہے۔

نہ جانے لاہور میں کتنے چھوٹے' بڑے' فقیر' اَمیر' شاہ وگدا پیدا ہوئے اور گمنامی کے بحرِ جانستان میں غرق ہو گئے۔ تاہم بیسیوں اَیسے نامی گرامی اِنسان بھی جلوہ گر ہوئے۔ جو آسمانِ شہرت پر آفتاب ومہتاب بن کر چمکے۔ تاریخ لاہور میں اِنسانی ستاروں اور سیاروں کے تو جمگھٹے لگے ہوئے ہیں۔ لیکن اِن میں سے صرف علوم وفنونِ اِسلامیہ سے مُرَصَّع شخصیات ہی کو لیا جائے تو اُن کا شمار بھی ممکن نہیں۔ پھر اُن میں سے اَولیائے کرام' علمائے ملت' مشائخِ اُمّت کی گنتی مطلوب ہو تو ؎

ایں خیال است و محال است جنوں

کے مترادف ہے۔ اگر انہیں تاریخ ماضیہ کا قصہ پارینہ سمجھ کر صرفِ نظر بھی کر دیں تو زمانہ حال میں اِس شہر علمستان کے مشائخِ عظام' علمائے کرام' حفاظ وقراء' موذنین واصفیاء کا شمار نہیں مگر اِس کثرت میں شہرت وناموری کی دولت چند شخصیات نے سمیٹ رکھی ہے۔ جن کا ماضی تابناک' حال

خوب اور مستقبل محبوب ہے۔ اِن میں ایک مشہور و معروف نام پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّرِ اَوجِ شرافت، اُستاذ المشائخ، عظیم مبلغِ دینِ اِسلام، عظیم مصنف و مقرر، سیّدی مرشدی حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو مذہبِ حق اہلسُنّت کی تعمیر و ترقی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدمتِ دینیہ کو اپنا شِعار بنایا آپ رحمۃ اللہ علیہ قوم کی آنکھوں کا تارا ثابت ہوئے، لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گردِ راہ کو سرمہ بنا لیا، اور اپنا راہبر و راہنما تسلیم کیا۔ پھر جیسے جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو محبوبیت و مقبولیت سے نوازا، ویسے ویسے آپ رحمۃ اللہ علیہ عاجزی، اِنکساری اور تواضع کا منبع بنتے گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ راہِ طریقت و حقیقت کے مسافر ہی نہیں بلکہ شناسائی کا ملکہ بھی رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اُمّتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اَسلاف کے طریق پر رشد و ہدایت کا فریضہ عرصہ 54 سال تک سرانجام دیتے رہے۔

وِلادتِ باسعادت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ قیامِ پاکستان سے تقریباً دو سال قبل یکم اکتوبر 1945ء بمطابق 24 شوال المکرم 1364ھ کو لاہور کے ایک معروف علاقہ مصری شاہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد میاں محمد رفیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ بی بی زینب صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی شرافت کی شہادت مصری شاہ کے در و دیوار سے آج بھی سنائی دے رہی ہے۔ دونوں شخصیتیں بڑی خوش نصیب تھیں جنہوں نے قوم کو ایک قابلِ فخر اور لائقِ ذکر فرزند عطا کیا۔

تعلیم و تربیت:

لاہور جدید و قدیم علوم کا مرکز چلا آرہا ہے۔ یہاں کا پیدا ہونے والا بچہ جونہی اِس جدید و قدیم علوم کے سمندر میں آنکھیں کھولتا ہے تو بلا تکلف ''مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ'' کے حسین اِتصال سے جدید و قدیم لُؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانِ کی غواصی میں مصروف ہو جاتا ہے۔ جب لاہور کی فضاء درس و تدریس، تعلیم و تعلم سے معمور ہے تو ہو ہی نہیں سکتا کہ صاحبِ شعور اور شریف گھرانے میں پیدا ہونے والا فرزند، علوم و فنون کے حصول کی طرف راغب نہ ہو۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِس بابرکت مصری جیسے میٹھے اسم بامسمیٰ علاقے مصری شاہ کے ایک پرائمری سکول جہانگیر آباد، چوک ناخدا میں داخلہ لیا اور 1952ء سے 1957ء تک پرائمری کی تعلیم میں مصروف رہے۔ اِسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ میں داخل ہوئے اور 1962ء میں میٹرک کی سند حاصل فرمائی۔ 1964ء میں دیال سنگھ

کالج لاہور سے ایف۔اے اور 1967ء میں اسلامیہ کالج سول لائن لاہور سے بی۔اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایم۔اے پولیٹیکل سائنس کی سند پنجاب یونیورسٹی لاہور سے 1969ء میں حاصل فرمائی۔

تحصیل علومِ دینیہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ جدید علوم کے حصول کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی طرف بھی تسلسل سے منہمک رہے۔قسمت نے یاوری کی' مقدر کا ستارا چمکا تو باقاعدگی سے علوم وفنون اِسلامیہ کی تحصیل کا عشق دل و دماغ پر قابض ہوگیا۔ ماں باپ کی دُعائیں رنگ لائیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نگینہ ادارہ توضیح العلوم والعرفان پیلے گوجراں شریف' تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد' پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر اُن سے شریعت وطریقت' حقیقت ومعرفت کے جام پینے لگے۔ ایک عرصہ تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں سے علم کے نگینے سمیٹے بعدازیں درج ذیل قابل قدر علمی شخصیات سے علوم وفنون دینیہ اور مسائل شرعیہ کی دولت لازوال سے دامن مراد کو پُر کیا۔

(1) مولانا محمد علی صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور) دورہ حدیث شریف بھی یہاں سے کیا۔
(2) علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
(3) علامہ حسن الدین ہاشمی (اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور)
(4) علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (بانی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور)

ذریعۂ معاش:

تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کمیشن کے امتحان کو پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ نوکری کی بجائے کاروبار اور دین کو ترجیح دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ولیء کامل حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ یہ وہ لمحہ تھا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی نے ایک نیا رُخ اِختیار کیا۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت' روحانی تعلیم وتربیت کی خواہش کے سبب آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ سے شریعت وطریقت کے اَسباق پڑھنے میں مصروف ہوگئے۔ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کرتے تھے کہ "اگر کامیابی حاصل

کرنی ہے تو مسجد اپنی' مدرسہ اپنا' گھر اپنا' سواری اپنی' کاروبار اپنا''۔

اِس تربیت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا کاروبار کرنے کی طرف مائل کیا۔ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذاتی کاروبار کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ اَعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود سائیکل سپیئر پارٹس کی دکان کھول لی اور اُس کے ساتھ سائیکلوں کی مرمت کا کام بھی شروع کیا۔ اور ساڑھے چار سال تک جاری رکھا اور اس کام میں کوئی قباحت نہ جانی۔ کیونکہ ہاتھ سے کام کرنا اَنبیاء کرام علیہم السلام کی سُنّت ہے۔

تعلیمی دَور سے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زیادہ تر وقت لائبریریوں میں گزرا کرتا تھا' اِس لئے کتابوں سے محبت تو قلب و ذہین میں موجود تھی لیکن پیر طریقت رہبر شریعت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مزید کتابوں کی محبت میں گرفتار کر دیا لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شوق کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے وسن پورہ لاہور میں دینی کتب کی خرید و فروخت اور اشاعت کا ادارہ ''نگینہ کتب خانہ'' قائم کیا اور اِسی مرکز میں دیگر نصابی کتب اور سٹیشنری کا سامان بھی فروخت کرنے لگے۔ کتابوں کا مرکز بنا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی علم کی تشنگی دُور کرنے کا ایک سامان مہیا کیا۔

اپنا کاروبار کرنے کے پیچھے ایک راز یہ بھی تھا کہ جب کبھی دیدارِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تڑپ محسوس ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سب کام چھوڑ کر شیخ کے دَر پر حاضر ہو جاتے اور جب کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشدِ کامل رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سارا وقت انہی کی صحبت میں گزارنے کا شرف حاصل فرماتے تھے۔

روحانی میلان' بیعت وخلافت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دن رات کسی روحانی راہنما کی تلاش رہتی تھی۔ اِس حصول کی خاطر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر مکتبہ فکر میں گئے مگر کہیں بھی سکون حاصل نہ ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ دورانِ تعلیم حضرت مخدوم سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر مستقل طور پر ہر جمعرات اور گاہے بگاہے بھی حاضری دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری کشمکش کو دیکھ کر ولیء کامل حاجی یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے پُتر منیر اگر مختلف لوگوں کے نظریات کو پرکھنا ہے تو کشف **المحجوب** کا مطالعہ کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف نظریات' روحانی منازل اور مقام کو سمجھنے کے لئے کشف **المحجوب** شریف خریدی۔

باباجان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس کتاب کے مطالعہ سے یہ شوق اور تڑپ رہتی تھی کہ اَیسا بندہ بن جاؤں جیسے عظیم بندوں کا ذکر کشف **المحجوب** شریف میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس بات سے کاملاً آگاہ تھے کہ کسی مرشدِ کامل کی راہنمائی کے بغیر یہ سفر مشکل ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 24 سال کی عمر (ربیع الاوّل شریف کی تیرھویں رات 1969ء میں جامعہ مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور) میں

بعد اَز نمازِ تہجد شیخِ طریقت امین علمِ لدنی حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے شیخ سے بیعت، ملاقات کے تین سال کے بعد ہوئی۔

بیعت کے بعد مسلسل اُن کی خدمت اَقدس میں حاضر رہ کر رموزِ معرفت اور قواعد وضوابط طریقت کا درس لیا۔ پھر جب پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نگاہِ فراست اور بنظرِ بصیرت دیکھا تو عرفان و اِستحسان کی دولت اَبدی سے نوازتے ہوئے چہار سلسلہ ہائے طریقت (نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ) میں بیعت کی اِجازت وخلافت عطا فرمائی۔

1984ء میں اَعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے مولانا اختر رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں لاہور تشریف لائے اُنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ رضویہ میں بیعت کی اِجازت وخلافت اِمام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے مرحمت فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے مرشد کی طرح مریدین کو چاروں سلاسل میں بیعت کرتے۔ مرشد کامل کے اِرشاد کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس روحانی دولت کو بڑی فیاضی سے تا زندگی تقسیم فرماتے رہے۔ ہزاروں مرید آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ اِرادت سے وابستہ ہو چکے تھے۔

شادی خانہ آبادی اور اَولاد:

اِنسانی عظمت کا نشان ظاہری و باطنی پاکیزگی اور طہارت سے وابستہ ہے۔ جسے نکاح سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ کھانے پینے کی طرح نکاح کرنا بھی دین سے ہے۔ جس طرح زندگی اور بقاء بنا کھانے پینے سے محال ہے، اسی طرح آدمی کو جنس اور نسل کی بقاء کی بھی حاجت ہے اور یہ نکاح کے بغیر ممکن نہیں۔ چنانچہ اِس اہم ترین اِسلامی، دینی فریضہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ 14 جولائی 1978ء بمطابق 8 شعبان المعظم 1398ھ بروز جمعۃ المبارک میں عہدہ برآ ہوئے۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رشتہ بھی مرشدِ کامل حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے طے کروایا اور نکاح بھی بابا جی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے 5 بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا جن میں سے دو بیٹے کم عُمری میں ہی وصال فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

بدر منیر یوسفی	بشیر احمد یوسفی	خلیل احمد یوسفی
کنیز فاطمہ	محمد عبداللہ یوسفی	محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

(1) صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی والدہ محترمہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ قبلہ بابا جان سرکار حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیعت ہیں اور اِسی نسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ بعض اَوقات صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی سے

فرمایا کرتے تھے ”پتر توں تے میرا پیر بھائی وی ایں“۔

صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی اور صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی صاحب کے نام پیدائش سے پہلے ہی خوشخبری دیتے ہوئے باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے رکھ دیئے تھے۔

(2) صاحبزادہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آپ نے درسِ نظامی جامعہ نظامیہ رضویہ اور مفتی کورس تخصص فی الفقہ کی ڈگری جامعہ نعیمیہ لاہور سے حاصل کی ہے۔ بعدازیں 2019ء میں ایم فل کیا جس کی ڈگری 2 جنوری 2020ء کو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد حاصل ہوئی۔ آپ جامعہ یوسفیہ برائے طلباء میں درس نظامی کے طلبہ کو نورِ علم سے منور کر رہے ہیں۔

(3) صاحبزادی کنیز فاطمہ صاحبہ زوجہ پیرِ طریقت فہد احمد یوسفی صاحب

آپ کے تعلیمی درجات عربی فاضل، مکمل درسِ نظامی کے کورسز ہیں۔ آپ جامعہ یوسفیہ برائے طالبات پنجاب کی پرنسپل کی حیثیت سے تدریسی فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

(4) صاحبزادہ ابوبکر یوسفی زمزمی جو کہ جسمانی معذوری کا شکار ہیں۔

علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخِ کامل کا تعارف:

حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ 1340ھ بمطابق 1922ء کو اپنے آبائی گاؤں پیلے گوجراں شریف چک نمبر 176 گ۔ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی یوسف علی رکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا اسم شریف حضرت قبلہ باباجی ریشم دین صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) تھا اور والدہ محترمہ کا اسم مبارک علم بی بی (رحمۃ اللہ علیہا) تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چھوٹی عمر میں ہی قرآن مجید پڑھ لیا۔ پیدائشی طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے ولی تھے' اِسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت اچھائی کی طرف راغب تھی۔ لہٰذا بچپن ہی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عبادت' نعت خوانی اور ریاضت کا شوق تھا۔ اِبتدائی تعلیم گاؤں کے سکول سے حاصل فرمائی۔ کھیتی باڑی کے لئے جب گھر سے کھیتوں کی طرف تشریف لے جاتے تو راستے میں نعتیں پڑھتے جاتے۔ ہر وقت باوضو رہتے ایک نعت شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر پڑھا کرتے تھے جس کا ایک شعر یہ ہے۔

مجھ کو ہے تیری جستجو مجھ کو تیری تلاش ہے
جانِ جہاں کہاں ہے تو مجھ کو تیری تلاش ہے

سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق ومحبت سرمایۂ حیات تھا۔ عشق شاہِ کائنات علیہ التحیۃ والثناء کا اِتنا غلبہ تھا کہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر سے رطب اللسان رہتے تھے اور کمال یہ تھا کہ نہ صرف زبان مصروف ذکر ہوتی بلکہ ذکر پاک کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے بھی عشق ومحبت اور فراق کی وجہ سے آنسو محبت کے موتیوں کی مالا بناتے رہتے۔

اک تیرا جلوہ ویکھن لئی میں سو سو منتاں منیاں نے
تھاں تھاں نذرانے ڈھوئے نیں نئیں چھڈیا پیر فقیر کوئی

اور جب بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقرب ہوئے تو اِس طرح فرمایا کرتے تھے:

جل جائیں یہ کھو جائیں میری آنکھیں بے شک
اگر میں کچھ بھی اُن کے سوا دیکھ رہا ہوں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک نہ گول تھا اور نہ ہی لمبا بلکہ اس کے بین بین تھا۔ بڑی پیاری صورت تھی۔ بلند قامت جوان ہمت اور قوی تھے۔ جسم مبارک پر گوشت نہ زیادہ فربہ اور نہ ہی پتلا تھا۔ سینہ کشادہ آنکھیں چمکدار اور دلکش تھیں۔ ہنس مکھ چہرے والے تھے' ہر ایک ملنے والے کو مسکراتے ہوئے چہرہ سے ملتے تھے۔ آپ کے شیخِ طریقت کے اَحوال کو مزید جاننے کے لئے یوسف مصرِ محبت کے اوّل اور دوم حصہ کا مطالعہ فرمائیں۔

بیعت کے بعد شیخ کی صحبت میں گزرا ہوا وقت:

بیعت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے مرشدِ کامل کے ساتھ گزرا ہوا وقت 20 سال پر محیط ہے۔ اِن 20 سالوں میں سے تقریباً سات سال شب وروز آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشدِ کامل کی شفقت میں رہے۔ بقیہ سالوں میں شیخ کامل کی صحبت میں رہ کر روحانی وتعلیمی تربیتی مراحل سے گزر کر گوہرِ نایاب بنے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخِ کامل کے ساتھ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں اور ضلعوں میں سفر کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سال مسلسل جمعۃ المبارک فیصل آباد' جامع مسجد دستگیری غلام محمد آباد میں اپنے شیخِ کامل رحمۃ اللہ علیہ کے امامت میں اَدا کیا۔ یہاں تک کہ 1971ء میں بھارت سے جنگ کے دوران بھی شرف زیارت سے محروم نہ رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب بھارت نے ہمارے ملک مملکت خداداد اِسلامی جمہوریہ پاکستان پر حملہ کر دیا۔ تو گھر والوں نے کہا کہ جنگ ہورہی ہے اِس جمعۃ المبارک کو فیصل آباد نہ جاؤ۔ بھارتی ہوائی جہاز حملے کر رہے ہیں' خدانخواستہ راستے میں کوئی حادثہ نہ پیش آ جائے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وظیفہ میں

ناغہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کا نام لے کر صبح 9 بجے جمعۃ المبارک کے دن روانہ ہوئے۔ جب بس اَبھی دریائے راوی کے پل سے گزر رہی تھی کہ بھارتی ہوائی جہاز حملہ آور ہوئے۔ ڈرائیور نے ہوائی جہازوں کا شور سن کر بس ایک طرف لگا دی' ہوائی حملہ ختم ہوا۔ بس پھر روانہ ہوئی اور بخیر و عافیت فیصل آباد پہنچی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبلہ بابا جی سرکار نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے فیض یاب ہوئے اور نماز جمعۃ المبارک اَدا کی۔ آج بابا جی سرکار نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کا اَنداز کچھ مختلف تھا' پہلے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعۃ المبارک کی نماز پڑھنے جاتے تھے تو کبھی نہیں فرماتے تھے کہ پتر منیر (رحمۃ اللہ علیہ) گھر واپس پہنچو۔ لیکن آج فرمانے لگے پتر منیر (رحمۃ اللہ علیہ) فوراً گھر پہنچو' گھر والے فکر کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خود لاہور کی بس میں سوار کیا اور دُعائیں دیتے ہوئے روانہ فرمایا۔

شیخِ کامل سے جو کتب پڑھیں:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ سے قرآن مجید کا لفظی ترجمہ وتفسیر پڑھی۔ اِس کے بعد تفسیر قرآن بالقرآن اور تفسیر قرآن بالحدیث کا علم حاصل کیا۔ مکمل صحاح ستہ کے ساتھ دیگر بیسیوں کتب حدیث بھی پڑھیں۔ تصوف ومعرفت کی کتابوں میں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کشف **المحجوب**' عوارف المعارف' تذکرۃ الاولیاء' نسخۂ کیمیا اور غنیۃ الطالبین جیسی کتب حرف بہ حرف پڑھیں۔ علاوہ ازیں مجموعہ الفتاویٰ کی 18 جلدیں سبقاً پڑھیں۔

درس وتدریس کی لگن:

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے شیخِ کامل کے ساتھ ہوتے تو شیخِ کامل کی کتابوں کا بیگ خود اُٹھاتے۔ جب شیخِ کامل حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ درس وبیان فرماتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ساتھ ساتھ اُسے قلم بند کرتے رہتے۔ تحریری طور پر محفوظ کی ہوئی یہ گفتگو آج بھی بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شوق تھا کہ جس طرح داتا گنج بخش' غوث اعظم' اور دیگر صوفیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم نے کتب تحریر فرمائیں ہیں اَیسے میرے شیخ کی بھی تصانیف ہوں۔

حاجی یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے اَورادِ فتحیہ شریف کا ترجمہ اُردو اور فارسی میں لکھوایا' پھر دُرودِ مستغاث' دُعائے مغنی اور دُعائے سیفی کے علاوہ دیگر وظائف کے تراجم لکھوائے۔ تراجم لکھتے ہوئے حاجی یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ بعض حروف کی غلطیوں پر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی اِصلاح فرماتے اور فقرہ دُرست کر کے لکھنے کو کہتے۔ باوجود کہ وہ فقرہ غلط ہوتا بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ احتراماً اُس کے

اوپر کراس نہ لگاتے بلکہ دائرہ لگا کر دائرہ کہ اوپر کراس کرتے کے یہ عبارت بھی میرے شیخ نے لکھوائی ہے۔ پھر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ گرائمر کے قواعد وضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے ترجمے میں ربط وتسلسل قائم کرکے اپنے شیخ کو دکھاتے تو وہ فرماتے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ تجھے اَدیب بنادے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ کامل حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حقوقِ والدین، مقدس دُعائیں اور نمازِ محمدی جیسی کتب لکھوائیں۔ اِس تحریری عمل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شوق کو جلا بخشی۔ اپنے شیخِ کامل کے فیضان اور تربیت کے باعث آپ نے اُن کی تحریر کی ہوئی کتابوں میں اَضافہ کے ساتھ ساتھ سینکڑوں سے زائد کتابوں کی تالیف فرما کر شائع کیں اور مزید سینکڑوں مخطوطے موجود ہیں جو طباعت کے لئے تیار ہیں۔

پسندیدہ دینی، علمی اور فکری شخصیات:

یوں تو ہر مسلمان کا اَکابرینِ اِسلام اور بلند ترین شخصیات سے اپنے اپنے ظرف کے مطابق پیار، محبت اور لگاؤ ہوتا ہے مگر پسندیدہ شخصیات سے مراد وہ شخصیات ہوتی ہیں۔ جنہیں اِنسان اپنی زندگی میں دیکھتا ہے اور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی میں جن شخصیات سے متاثر ہوئے اور انہیں اپنے قلب واَذہان میں جگہ دی۔ اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

مجدد دین وملت الشاہ حضرت اِمام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف

حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، گجرات

فخرِ سادات پیرِ طریقت سید علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علی پور سیداں

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر سیّد فاروق الاسلام صاحب، چورہ شریف

غزالئ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملتان

فقیہہ اعظم حضرت علامہ الحاج ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی اشرفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بصیر پور

مولانا عنایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سانگلہ ہل

علامہ قاضی محمد مظفر اقبال رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور

مولانا مفتی محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا شرف الدین صاحب

مولانا محمد عبداللطیف مجددی صاحب لاہور

پیرِ طریقت سید غلام جیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، چورہ شریف

پیرِ طریقت خورشید عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ' چورہ شریف کے خلیفہ مجاز

پیر سید باقر علی شاہ صاحب' کیلیانوالہ شریف

پیر علی حسین حسینی صاحب' چورہ شریف

مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ)

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ' لاہور

مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ' لاہور

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مرحوم' لاہور

جسٹس (ر) نذیر احمد غازی صاحب' لاہور

صوفیاء کرام کی طرف سے بیعت کی اِجازت اور روحانی تعلقات:

اَعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے حضرت قبلہ اختر رضا خان صاحب نے سندِ خلافت عطا فرمائی۔

علاوہ ازیں حضرت سیّد پیر علی اصغر علی شاہ صاحب' حضرت پیر سیّد فاروق الاسلام صاحب' حضرت محمد اسلم شاہ صاحب' حضرت پیر سیّد طیب شاہ صاحب' علی پور شریف والے۔ حضرت میاں غلام محمد صاحب' حضرت میاں جمیل احمد صاحب' شرقپور شریف۔ حضرت پیر غلام جیلانی شاہ صاحب' حضرت پیر سیّد کبیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ چورہ شریف کی طرف سے بیعت کی اِجازت اور روحانی تعلق اور شرف زیارت رہا ہے۔

اَحوالِ سفر:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین کی اَشاعت کے لئے ملک پاکستان سمیت دُنیا بھر میں سفر فرمایا۔ 1980ء سے 1988ء تک دعوت اِسلامی کے ساتھ بحیثیت صدر امیر تنظیم دعوت اِسلامی دین کی خدمت میں مصروفِ عمل رہے۔ جب مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہٗ نے لاہور تشریف لانا ہوتا تو پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ خط اِطلاع فرماتے اور پھر دورانِ تبلیغ لاہور میں آپ کے ساتھ رہتے جس کا مختصر ذکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے تعزیتی پیغام میں بھی مولانا الیاس عطار قادری صاحب دامت برکاتہ نے کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اُن کے ساتھ سفر کرتے اور ہر سال کراچی بھی جایا کرتے تھے۔ اَندرون ملک تبلیغی دوروں کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیرونِ ممالک انگلینڈ' یو۔اے۔ای اور سعودی عرب میں تبلیغ دین کے لئے بے شمار سفر کئے۔ دین اِسلام کی ترویج واَشاعت آپ رحمۃ اللہ علیہ

کا مقصدِ حیات رہا۔ اِس میں کوئی دُنیاوی لالچ یا حرص شامل نہیں تھی۔

سیرت وکردار:

آپ رحمۃ اللہ علیہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں فنا فی الرسول کے درجے پر فائز ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اَیسی لگن اور تڑپ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر لمحہ اِتباعِ سُنّت نبوی میں گزرا۔ صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حج کی سعادت نصیب ہوئی اور تمام اَحباب مدینہ شریف میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کبھی ریاض الجنۃ میں بیٹھتے اور کبھی اَصحاب صفہ کے چبوترے پر جا بیٹھتے' کبھی روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے' کبھی سبز گنبد کے سائے تلے اور کبھی قدمین شریفین کی طرف' صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے استفسار کیا کہ آپ کبھی اِس مقام پر اور کبھی دوسرے مقام پر بیٹھتے ہیں' اِس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: بیٹا! مَیں یہاں کے ہر ذرّے ذرّے سے اپنے آپ کو مَس کر کے اِس کی برکتوں سے فیض یاب ہو رہا ہوں۔

اِسلام دشمنوں اور گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ شدت غیظ وغضب کے پیکر نظر آتے ہیں۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

ڈنمارک کی طرف سے گستاخانہ خاکے شائع کرنے پر عالمِ اِسلام پر غم کی فضا چھائی ہوئی تھی۔ پوری دُنیا میں ڈنمارک کے خلاف مظاہرے ہو رہے تھے۔ پاکستان میں شہید اِسلام ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحفظ ناموس رسالت کے زیر اہتمام ملک گیر احتجاج کیا گیا۔ اِس اِحتجاج میں ملک پاکستان کے گوشے گوشے سے فرزندانِ اِسلام نے حضرت مخدوم سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے اسمبلی ہال تک پُراَمن واک کر کے اپنے غم وغصے کا اِظہار کرتے ہوئے حکومتِ وقت سے عالمی سطح پر ڈنمارک کی گستاخی کا جواب دینے کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تقریر کرتے ہوئے حاضرین سے فرمایا کہ! ملکی املاک کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچنا چاہئے۔ ہمارا مقصد حکومتِ وقت کو اُس کے فرائض سے آگاہ کرنا ہے نہ کہ ملت میں اِنتشار پھیلانا ہے۔ اِس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ آپ کا اُٹھایا ہوا کوئی بھی غلط قدم نہ صرف تحریک کے مقصد کو ختم کر دے گا بلکہ بین الاقوامی سطح

پر پاکستان کی بدنامی کا باعث بن سکتا ہے۔ جب تک قیادت واپسی کی اِجازت نہ دے' مظاہرے سے واپس نہیں جانا۔ سیکیورٹی ایجنسیاں یا پولیس کی طرف سے کسی بھی قسم کے اِنتہائی اَقدام کی صورت میں بلاخوف وخطر قائدین کے شانہ بشانہ ڈٹے رہنا۔ اِس ریلی کی قیادت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ قائدین کے ساتھ پہلی صف میں تھے۔ صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی کہتے ہیں بیٹا ہونے کی نسبت سے مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے اِس نیت سے چلنے لگ گیا کہ سامنے سے اگر کوئی مسئلہ ہوا تو پہلے میں خود اُسے اپنے اُوپر لوں گا۔ مگر بابا جان رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے پیچھے کرتے ہوئے فرمایا مَیں بھی جانثاروں میں شامل ہوں' عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے پہلے میری جان حاضر ہے۔ اِس کے بعد صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چلنے لگے۔ نامُوسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ریلی اپنی منزل پر پہنچی' وہاں قبلہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا اور بابا جان رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا کروائی۔

قید و بند کی صعوبتیں بھی نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشق و محبت کے جذبات کو کم نہ کر سکیں۔ بھٹو کے دَور حکومت میں جب علمائے دین کے خلاف کریک ڈاؤن مہم کا آغاز ہوا۔ نماز جمعہ میں وعظ کرنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حراست میں لینے کے وارنٹ جاری کر دیئے گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حراست میں لے کر کیمپ جیل منتقل کر دیا گیا۔ دورانِ حراست طریقۂ مجددی اَدا کرتے ہوئے وہاں بھی تبلیغ دین جاری رکھی' آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مہینے تک قید رکھا گیا۔ بعدازیں بفضلِ باری تعالیٰ باعزت بری کر دیئے گئے۔

اِتباعِ سُنّت کی لگن:

جب عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دِل میں جاگزیں ہو جائے اور محبوب کی محبت دِل میں رچ بس جائے تو اِنسان اُسی سانچے میں ڈھل کر اُسی رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو معراج کی اُس منزل پر پہنچا دیتا ہے کہ قربِ اِلٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔

دِلوں کی تسلی ہے ذکر الٰہی دِلوں کی ضیاء ذکر ہے مصطفیٰ کا
جو کرتا ہے دِل سے غلامی نبی کی وہی ہے حقیقت میں بندہ خدا کا

اور جب یہ ضیائے مصطفیٰ دِل میں رچ بس جائے تو زندگی کا ہر لمحہ اطاعت مصطفیٰ میں گزرتا ہے۔

اِرشادِ خداوندی ہے: مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ [6] ''جس نے (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کی اُس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ) کی اَطاعت کی''۔

---

[6] القرآن الکریم سورۃ النساء آیت 80۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شب و روز اِتباعِ سُنّت میں گزرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ منبر و محراب پر ہوں تو سُنّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَدائیگی، درس و تدریس ہو تو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مگن، طرزِ زندگی کی طرف نگاہ اُٹھے تو سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عکس، الغرض ہر خاص و عام موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اُمور و اَحوال یکساں طور شاہراہ سُنّت پر گامزن ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر و حضر، خوشی و غمی، محافل و مجالس اور تہواروں میں رہنے والے برادرِ طریقت و محبین بھی بتاتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اُٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، رہنا سہنا، اوڑھنا بچھونا، دیکھنا بھالنا، بولنا چالنا سب سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت کے عین مطابق ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی سُنّت کے خلاف کام نہیں کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی فرماتی ہیں کہ جھوٹ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اِس قدر نفرت تھی کہ کبھی بچوں سے بھی جھوٹ بات نہیں کی۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کوئی بچوں سے جھوٹ بولتا تو فرماتے کہ بیٹا بچوں سے ہمیشہ سچ بولنا تا کہ اِنہیں بھی سچ بولنے کی عادت ہو۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ بچوں سے اِنتہائی شفقت سے پیش آتے ہیں لیکن جب کبھی ڈانٹنا مقصود ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ڈانٹ میں بھی شفقت کا رنگ نظر آتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب شدید علیل تھے تو گھر والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھانا کھلاتے تھے۔ ایک روز صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھانا کھلانے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا میرے ہاتھ تو دھلوا دو۔ اُنھوں نے عرض کیا کہ باباجان کھانا تو آپ کو مَیں نے کھلانا ہے، مَیں نے ہاتھ دھو لئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا کر فرمانے لگے کہ بیٹا سُنّت مبارکہ یہ ہے کہ ہمیشہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لو چونکہ کھانا مَیں نے کھانا ہے، لہٰذا ہاتھ بھی میرے دُھلنے چاہئیں۔ اِسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے ہر معاملے میں سُنّت مبارکہ پر عمل کرنے کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔

شخصیت کا اَجمالی خاکہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر سب سے پہلے جو تصور ذہن میں اُبھرتا ہے:

خِیَارُکُمُ الَّذِیۡ اِذَا رَاَوا ذُکِرَ اللہ 7

''تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر خدا یاد آ جائے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ درمیانی قدو قامت (پانچ فٹ دس انچ) اور جاذبِ نظر خدوخال کے مالک تھے۔ سفید لباس، سرخ و سفید مسکراتا چہرہ، کشادہ پیشانی، چمکتی آنکھیں، آنکھوں پر چشمہ، موتیوں جیسے چمکتے ہوئے دانت، سامنے کے دندان مبارک میں خلاء، چوڑا شانہ، سینہ کشادہ، ہاتھ مبارک نرم و گداز۔

---

7 شعب الایمان حدیث 11108، سنن ابن ماجہ حدیث 4258، درمنثور جلد 4 ص 371۔

لباس:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ حضور سیّدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت مبارک کے عین مطابق ہوتا۔ لباس ہمیشہ صاف ستھرا اور سفید رہتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جس دن مرشد کے ہاتھ پر بیعت کی اُسی دن گھر آ کر اپنی تمام دُنیاوی یادداشتیں جلا کر راکھ کر دیں، کپڑے ضرورت مندوں کو عنایت کر دیئے۔ بیعت والے دن سے لے کر وصال مبارک تک تقریباً نصف صدی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس سفید کرتا، ویس کوٹ، سفید تہبند، سفید پگڑی اور ایک اضافی رومال سفید کپڑے پر مشتمل ہوتا۔ یہ اضافی کپڑا وُضو کے پانی کو صاف کرنے اور دیگر اُمور میں زیر اِستعمال رہتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پاؤں میں ہمیشہ ہاتھ کا بنا ہوا کھسہ پہنتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ شروع ہی سے سادہ کھانا پسند فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جیسا کھانا بھی رکھ دیا جاتا، آپ رحمۃ اللہ علیہ سُنّت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بغیر کوئی نقص نکالے تناول فرما لیتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کہتی ہیں: ایک مرتبہ ہماری والدہ صاحبہ نے کھانا تیار کیا تو اُس میں نمک بہت تیز ہو گیا۔ اَبھی کھانا چکھا نہیں تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے، تو والدہ نے اُن کو کھانا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا تناول فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہ کا شکر اَدا کیا اور چلے گئے۔ بعد میں جب گھر میں کھانا کھایا گیا تو اِحساس ہوا کہ ہنڈیا میں نمک کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ گھر تشریف لائے تو والدہ صاحبہ نے معذرت کی کہ آج تو کھانے میں نمک بہت تیز تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی بات نہیں، روز کھانا بہت اَچھا ہوتا ہے، اگر آج کچھ کمی بیشی تھی تو مَیں شکوہ کر کے کیوں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کی ناراضگی مول لیتا۔

نوٹ: آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ گھر میں بیٹیوں کی تربیت اور اِصلاح کے لئے کھانے میں موجود کمی زیادتی سے آگاہی خلافِ سُنّت نہیں ہے۔

اَندازِ بیان:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اَندازِ بیان اِنتہائی دلکش اور شیریں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اَندازِ بیاں میں بھی سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرتے ہیں۔ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب لوگوں سے گفتگو فرماتے تو اِس طرح کہ آواز پورے مجمع تک پہنچ جائے اور پہلے دائیں پھر سامنے اور پھر بائیں طرف دیکھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کرتے وقت اِسی اَنداز کو ملحوظِ خاطر رکھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی شعلہ بیانی اور بھڑکیلا اَندازِ بیاں اِختیار نہیں کیا۔ بہت میٹھے اور دھیمے انداز

میں آہستہ آہستہ خطاب کرتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی کسی نے بدکلامی کرتے نہیں سنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی۔ دیگر مسالک کے لوگ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیانات سے اِستفادہ کرتے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ طنزیہ نہیں ناصحانہ گفتگو کرتے۔ لیکن مسئلہ حق کو بیان کرتے ہوئے کبھی نہیں گھبرائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: ''ڈرنا کسی سے نہیں اور لڑنا کسی سے نہیں''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ڈٹ کر عقیدۂ اِسلام کی بات کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں اِرشادِ ربانی ہے: وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ [8] ''اور اِس سے زیادہ کس کی بات اچھی ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں''۔

سُنّت پر مداومت:

برادرِ طریقت حافظ عدیل سلطان کہتے ہیں: سن 2005ء میں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ عمار ہسپتال سے گھر واپس آئے تو ایک شب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں گزارنے کا شرف حاصل ہوا۔ عدیل یوسفی اور ذیشان یوسفی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کے لئے حاضر ہوئے تھے لیکن کچھ ہی دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تھوڑی دیر آرام کرنے کا حکم فرمایا، مَیں بستر پر لیٹ تو گیا لیکن جیسے ہی آہٹ ہوتی مَیں لحاف سے نکلنے کی کوشش کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ سے مجھے لیٹے رہنے کا اِشارہ فرماتے۔ شدید سردی میں گرم لحاف، لیکن گرم لحاف سے زیادہ آغوشِ شفقتِ شیخ میں رات بھر زندگی کی بہترین نیند کے مزے لوٹتا رہا۔ لیکن جیسے ہی نمازِ تہجد کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیشان یوسفی صاحب سے کہا کہ اَب اِسے اُٹھا دو تاکہ نماز اَدا کرے، شدید سردی اور سخت علالت کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نمازِ تہجد اَدا کی۔ اُس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علالت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اُٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں دیکھی۔ آرام کرتے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ٹوپی ہر لمحہ موجود رہتی اور اگر نیند میں کسی وقت ٹوپی اُتر بھی جاتی تو آنکھ کھلتے ہی سر پر ٹوپی پہنتے۔

عاجزی واِنکساری (تواضع)

عاجزی اور اِنکساری کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دن نگینہ مسجد سے نکلے تو ایک دوست

[8] القرآن الکریم سورۃ فُصِّلت آیت 38۔

جس کے پاس نئی گاڑی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پروگرام پر لے جانے کے لئے آیا ہوا تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ دروازے سے نکلے تو سامنے ایک لڑکا نئی سائیکل لے کر آیا اور عرض کیا' بابا جان میں نے نئی سائیکل لی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس پر تشریف رکھیں گے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اُس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے اور گھر تک چلے گئے پھر جب وہ بندہ چلا گیا تو پھر گاڑی میں بیٹھ کر پروگرام کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا بیٹا میں نہیں چاہتا تھا کہ اِس بچے کا دِل ٹوٹے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ہر شخص سے خود آگے بڑھ کر ملتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی اِنکساری والی زندگی گزاری ہے۔ کبھی اپنے نام کے ساتھ اَلقابات نہیں لگائے۔ اپنی تمام تصانیف پر اپنا نام خادمِ دین اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم-اے) تحریر فرماتے تھے۔ اِس لئے لکھتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخِ کامل نے فرمایا تھا کہ ''بیٹا منیر! تم تعلیم یافتہ ہوٗ اپنے نام کے ساتھ اپنی تعلیم ضرور لکھنا''۔

اپنے شیخِ کامل رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کے ساتھ تعلیم لکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود کو پیر نہ کہتے اور نہ ہی کہلوانا پسند کرتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخِ کامل حاجی یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت کی بنا پر اُن کے نام کو اپنے نام کا حصہ بنالیا۔ اور یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ''یوسفی'' لکھنا شروع کر دیا۔ مریدین میں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلے مرید تھے جنہوں نے اپنے لئے لفظ ''یوسفی'' کو اِختیار کیا اور اِسے ہی رائج کر دیا۔ اِس کے بعد حاجی یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین اور خلفاء نے بھی اپنے نام کے ساتھ اِسی نام یوسفی کو رائج کرنا شروع کر دیا۔ آج ہزاروں بلکہ لاکھوں اَفراد اَیسے ہیں جو اپنے نام کے ساتھ یوسفی لکھتے ہیں' وہ سب نقشبندی ہی ہیں' لیکن یوسفی سے مراد وہ حاجی یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین میں سے ہیں یا اُن کے سلسلہ میں بیعت ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو کبھی بھی مرید نہیں کہتے بلکہ برادرِ طریقت اور پیارے بھائی کہہ کر پکارتے اور اُن کے ساتھ اپنے بچوں جیسی شفقت فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ بندۂ ناچیز ہی تحریر فرماتے۔ اپنے دروس میں بھی جب کسی خامی کا ذکر کرنا ہوتا تو اسے اَیسے فرماتے کہ اگر کوئی اَیسا کرے تو یہ حکم ہے اور اگر کبھی خوبی بیان کرنا ہوتی تو نام لے کر بیان کرتے۔ اِسی طرح دُعا میں جمع حاضر کا صیغہ اِستعمال کرتے لیکن اگر دُعا میں بھی گناہوں کا ذکر ہوتو اُس وقت واحد متکلم کا صیغہ اِستعمال کرتے۔

صبر و شکر:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ کا مشاہدہ کریں تو قرآنِ مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ مَعَ

الصَّابِرِیۡن 9 کی تفسیر نظر آتی ہے۔ بیماری میں، پریشانی میں، مالی مصائب میں کبھی بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ کبھی اَیسا طریقہ اِختیار نہیں کیا جو صبر و شکر کے منافی ہو۔ کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ سے شکوہ نہیں سنا گیا۔ صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق پیدائشی بیمار ہیں اور اَب اُن کی عمر 29 سال ہے۔ اُن کی کیفیت دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں اکثر آنسو جھلکتے ہیں۔ 29 سال کے طویل عرصے میں اُن کی تکلیف کو دیکھتے ہوئے بھی کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ سے شکوہ کرتے ہوئے نہیں سنا اور نہ ہی کبھی اُن کی ذمہ داری پر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ زندگی کی پریشانیوں میں بھی اِسی طرح صبر و شکر کا مظاہرہ کرتے ہوئے دِکھائی دیتے۔

نشان صبر اور اِستقلال ہے اقبال والوں کا
کہ ساتھی ہے خدا صبر اور اِستقلال والوں کا

فقر و قناعت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ زندگی کو اِنتہائی سادگی اور قناعت سے بسر کرتے رہے۔ بے جا نمود و نمائش، نہ دُنیا کی حرص و ہوس، نہ جمع کر لینے کا شوق اور نہ ہی محبتِ مال، ضروریاتِ زندگی پر اِنتہائی محدود سا خرچ رکھا ہے۔ لیکن جب اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ کی راہ میں خرچ کرنا ہوتا، اُس سے کبھی ہاتھ نہیں روکا۔ لیکن دُنیاوی کاموں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فضول خرچی نہیں کرتے تھے۔ نہ طمع، نہ جمع، نہ منع کے قائل تھے۔

تَوَکُّلْ عَلَی اللّٰہِ:

قرآنِ کریم میں اِرشادِ ربانی ہے: وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ 10 "آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ) کی ذات پر توکل والے اِنسان ہیں"۔

خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِرشادِ مبارک ہے: اِذَا سَاَلۡتَ فَاسۡئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسۡتَعَنۡتَ فَاسۡتَعِنۡ بِاللّٰہِ 11 "جب سوال کرو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ) سے ہی کرو"۔ اور جب مدد مانگو تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ سے مدد مانگو"۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی معاملاتِ زندگی میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ کی ذاتِ مبارکہ پر ہی توکل کرتے تھے۔ کبھی مصائب و آلام، بیماری، مالی پریشانی کے دَور میں بھی شکوہ اور پریشانی والی کیفیت دِکھائی نہیں دی۔ بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے یہی اَلفاظ نکلتے تھے کہ "اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ بہتر فرمائے گا"۔

---

9 القرآن الکریم سورۃ البقرۃ آیت 153۔ 10 القرآن الکریم سورۂ آل عمران آیت 122۔ 11 شعب الایمان حدیث 1043-9528، سنن ترمذی حدیث 2516، مسند احمد حدیث 2807، کنز العمال حدیث 43435-5691۔

تَوَکُّلُ عَلَی اللہِ اِیمان کے فرائض میں سے ایک عظیم فریضہ ہے جس کے دِل میں توکل کا نورنہیں اُس کا دِل اَندھیری اور نااُمیدی کی نگری ہے۔ توکل ایک اَیسا عمل ہے جو بندے کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ کے قریب کر دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ پر توکل جما دیا اُس کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ کی مدد کافی وشافی ہے جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ سے مدد مانگی اُس نے اپنا دین اور دُنیا دونوں کو سنوار دیا۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزی اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود پر ہے۔ قبلہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام مُریدین کو نصیحت فرماتے کہ دین کا کام کرو اور یہ کام پورے خلوص سے کرو۔ جب دین کا کام پُرخلوص ہو کر کیا جائے گا تو رزق کا تم تک پہنچانا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ کے سُپرد ہے۔

1976ء کی بات ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جلو موڑ سے آگے تبلیغ کے لئے جایا کرتے تھے' گاؤں والے تقریباً 80 فیصد تک بدمذہب تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے درس دے کر نکلتے تو باہر (بدمعاش) لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو روک لیتے اور کہتے کہ کل اگر آپ آئے تو ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے آج چلا جاؤں کیا؟ تو وہ خاموش ہو جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اَگلی مرتبہ پھر درس دینے چلے جاتے تھے اور پھر اَیسا ماحول بن گیا کہ وہاں کی آبادی کا 80 فیصد حصہ صحیح العقیدہ ہو گیا۔ اَب وہاں جامعہ یوسفیہ کا بھی قیام ہے' مسجد یارسول اللہ کا بھی قیام ہے اور خوب دین کی تبلیغ ہو رہی ہے۔

ہر نماز عمامہ شریف اور ٹوپی کے ساتھ:

بابا جان سرکار رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ عمامہ شریف پہن کر ہی رکھتے تھے ہر نماز عمامہ شریف کے ساتھ پڑھتے تھے گھر میں بھی نماز پڑھنی ہوتی تو عمامہ شریف کے ساتھ پڑھتے۔ بیماری کی حالت میں جب ہسپتال میں داخل ہوتے تو وہاں بھی عمامہ شریف ساتھ ہوتا' جب نماز اَدا کرنی ہوتی تو عمامہ شریف پہن کر نماز پڑھتے۔ ہم نے کبھی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بغیر عمامہ شریف کے نماز اَدا کرتے نہیں دیکھا (ماسوائے حالت احرام)۔

عفو ودرگزر:

کچھ بدمذہب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گلی میں دھوکہ دہی کے ساتھ مسجد ضرار کی طرز پر مرکز تعمیر کرنے لگے۔ بابا جان رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب کی ڈیوٹی لگائی کہ بیٹا یہ کام نہیں ہونا چاہئے۔ اور یاد رکھنا جان جاتی ہے تو جائے مگر اِیمانی معاملہ خراب نہیں ہونا چاہئے۔ الحمد للہ' اللہ رب العزت

کے فضل و کرم اور سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عنایت اور باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاؤں سے اُسے رکوا دیا گیا اور بعد میں وہ لوگ باباجان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم نے کئی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اور آپ کے بڑے بیٹے کو قتل کرنے کی تیاری کی تھی۔ اِتنی بڑی بات سننے کے بعد بھی (چونکہ وہ معافی مانگنے آئے تھے) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُنہیں معاف فرما دیا۔

طویل خاموشی والے انسان

باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہر معاملہ میں خاموشی اِختیار کرتے تھے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد فرما دیتے تھے اور فرماتے تھے اَب اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہ ہی سارے معاملات دیکھے گا۔ ایک بھی شخص اَیسا نہیں جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ غلط رویہ کیا ہو اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو کوئی جواب دیا ہو اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خاموشی کے بعد وہ شخص اللہ رب العزت کی طرف سے پکڑ میں آجاتا تھا۔ علاوہ ازیں ہر وقت خاموش رہتے ماسوا تبلیغ دین و درس قرآنِ مجید و سُنّت مبارکہ۔

خشیتِ اِلٰہی:

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہ کے بندے اپنی ذات میں خشیتِ اِلٰہی کا خاص اِہتمام کرتے ہیں۔ اِرشاد ربانی ہے: اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا [12] ''اللہ (تبارک وتعالیٰ عزّ وجلّ) سے اُس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں''۔

کیونکہ وہ اُس کی صفات کو جانتے اور اُس کی عظمت کو پہچانتے ہیں جتنا علم زیادہ ہوگا اُتنا خوف زیادہ ہوگا۔ باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیضان سے اِس وصف کا حسین مرقع تھے۔ خلوت وجلوت میں یکساں خشیتِ اِلٰہی میں رہتے تھے۔ خوشی ہو یا غمی کسی بھی لمحے اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم و کریم کی یاد سے غافل نہیں ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نظر کی درستی، قلب کی صفائی اور باطل کی روشنی کے لئے خوفِ اِلٰہی کو ضروری قرار دیتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیضان سے اِس وصف میں بھی باکمال تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے برادرانِ طریقت اور مُریدین کو اپنے ہر لیکچر میں خوفِ خدا کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی یہ کہہ دیا جاتا کہ باجماعت نماز کی بجائے گھر میں نماز اَدا کرلیں کیونکہ آج آپ بہت تھک چکے ہیں تو فرماتے ہیں کہ مجھے خدا کا خوف آتا ہے کہیں اَیسا کرنے سے مَیں کافر ہی نہ ہو جاؤں۔ رجوع اِلی اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فلسفہء تصوف کی روح تھی۔

---

[12] القرآن الکریم سورۃ فاطر آیت 28۔

قوتِ حافظہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ قوتِ حافظہ میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ اَولیاءِ کرام اَیسی عظیم المرتبت ہستیاں ہوتی ہیں کہ اُن کے قلب و ذہن دُنیاوی آسائشوں اور توہمات سے پاک ہوتے ہیں۔ اُن کا دِل و دماغ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور اُس کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کے لئے گامزن رہتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ حافظ نہ ہونے کے باوجود قرآن پاک کا کثیر حصہ اور اَحادیثِ مبارکہ کا عظیم ذخیرہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زبانی یاد تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علم کو عمل کے سانچے میں ڈھال کر اِخلاص وتقویٰ کے ساتھ حفاظتِ دین اور خدمتِ اِسلام کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حافظے کی عظیم نعمت سے نوازا تھا۔ تعلیم وتعلّم کے لئے حافظہ سب سے اَہم چیز ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی جگہ پروگرام کے لئے جاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد وپیش میں علم وعمل کے پروانوں کا ہجوم لگ جاتا۔ قوتِ حافظہ کی ایک بہت بڑی مثال آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ جو بھی شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرتا آپ رحمۃ اللہ علیہ اُس کا نام دریافت فرماتے وہ شخص مدتوں اِدھر اُدھر رہتا لیکن جب ملاقات کے لئے آتا تو قبلہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ اُس کے نام سے اُس کو یاد فرماتے۔ اِسی طرح قرآن مجید اور سُنّتِ مبارکہ میں قوتِ حافظہ کمال درجے کا رہا جب کسی سے کسی مسئلہ پر بات ہوتی تو اُس مسئلہ پر دلائل کے طور پر متعدد آیاتِ قرآنی اور بیسیوں اَحادیثِ مبارکہ کے حوالوں کا اَنبار لگا دیا جاتا۔

کمالِ علم:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت عابد وزاہد' ظاہری وباطنی علوم سے مالا مال تھے۔ بڑے بڑے علماء' فقہاء' فضلاء' اُمراء اور فقراء آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مستفید ومستفیض ہونے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دوستوں' مُریدوں کی تربیت نہایت اَحسن طریقے سے فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر اَمیر وغریب کو ایک نظر سے دیکھتے۔ مُرید کو درجۂ کمال تک پہنچانے کی اِنتہائی کوشش فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تمام علومِ قرآن شریف' حدیث شریف' فقہ کے ساتھ ساتھ متعدد علوم میں بھی کمال حاصل تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآنِ مجید اور حدیث شریف کی روشنی میں مسائل شریعت وطریقت کی خوبصورت وضاحت فرماتے۔ ہمہ وقت تبلیغِ دین اور مسلک اہلِ سُنّت وجماعت کی ترویج میں

کوشاں رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسی محبت اور حکمت سے قرآن شریف اور حدیث شریف سے دلائل پیش فرماتے کہ نہ صرف سائل مطمئن ہو جاتا بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دیوانہ ہو جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دینِ اِسلام کے عظیم مبلغ اور مفسّر قرآن شریف تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ قرآن شریف اور حدیث شریف کی روشنی میں گفتگو بیان فرماتے۔

پیارے نبی کریم حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: تمہارا کسی کو کتاب اللہ کی ایک آیتِ مبارکہ سکھانے کیلئے جانا تمہارے لئے سو رکعتیں اَدا کرنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارا کسی کو علم کا ایک باب سکھانے کے لئے جانا خواہ اُس پر عمل ہو یا نہ ہو' تمہارے لئے ہزار رکعتیں اَدا کرنے سے بہتر ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کمالِ علم وکمال اَوصاف کے مالک تھے۔ نہ دن دیکھتے نہ رات' صرف اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کو پھیلانے میں کوشاں رہے۔

رشید احمد جنجوعہ یوسفی کہتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ صحیح معنوں میں سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پکے صوفی منش بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ' تحفظِ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اِتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں گزری۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت دلیر اور حوصلہ مند شخصیت کے حامل تھے۔ اُن کو کبھی بھی پریشان یا مغموم حالت میں نہیں دیکھا' وہ مشکل ترین حالات میں بھی نہایت حوصلہ مندی سے معاملات کو کنٹرول کرتے تھے۔ جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق کے پلاٹ کے حصول کا معاملہ درپیش تھا تو نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب کی طرف سے متعلقہ حکام کو الاٹمنٹ کے لئے باقاعدہ درخواست دائر کی تو معلوم ہوا کہ دیگر مکاتبِ فکر کے لوگ بھی پلاٹ ہذا کی الاٹمنٹ کے دعویدار ہیں۔ بغیر جھگڑا اور بداخلاقی کے مکمل قانونی کارروائی کے ساتھ اُس کو مذہب حق کے لئے وقف کروایا اور اس کی 27 لاکھ روپے قیمت بھی اَدا کی جو شیخ محمد فیصل پاشا صاحب نے اپنے والد گرامی کے ایصال ثواب کے لئے دی۔

رشید احمد جنجوعہ یوسفی کہتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی محترم جناب صوفی نصیر احمد یوسفی صاحب (مرحوم) نے عرض کی' مَیں بیعت ہونا چاہتا ہوں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اُس کے لئے آپ کو نمازِ پنجگانہ اور نمازِ تہجد کی پابندی کرنا ہوگی اور اپنے چہرے پر سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق داڑھی شریف سجانا ہوگی تو بھائی صوفی نصیر احمد یوسفی نے عرض کیا' حضور نمازِ پنجگانہ اور تہجد کی نماز تو مَیں

با قاعدگی سے اَدا کر رہا ہوں اَلبتہ داڑھی اِس لئے نہیں سجائی کہ چہرے پر خارش ہوتی ہے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ داڑھی کا اِرادہ کرو، خارش بھی ٹھیک ہو جائے گی اگر خارش ہوئی تو دیکھ لیں گے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے اور باقاعدہ طور پر بیعت کر کے مجھے پہلا مرید ہونے کا شرف عطا فرمایا اور ازاں بعد خرقۂ خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

باتَ کی تاثیر:

رشید احمد جنجوعہ یوسفی کہتے ہیں: ایک روز مَیں یونہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں بیٹھا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی موضوع پر اِظہار خیال فرما رہے تھے کہ حاضرین میں سے کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ کل آپ فلاں محفل میں تشریف فرما تھے اور ایک شخص بغیر داڑھی کے نعت شریف پڑھ رہا تھا تو آپ نے اُس کو روکا نہیں۔ (مَیں بتاتا چلوں کہ اُس وقت میرے چہرے پر بھی داڑھی شریف نہیں تھی) تو قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے کندھوں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے (بظاہر اُس شخص سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا کہ کوئی بات نہیں، کبھی نہ کبھی خیال آہی جائے گا اور چہرے پر داڑھی سج جائے گی۔ ماشاء اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اِس فرمان میں کیا تاثیر تھی کہ راقم نے اُس کے بعد شیو نہیں کرائی اور جب اَگلے جمعۃ المبارک کو نوری جامع مسجد حاضر ہوا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ چہرے پر داڑھی کے آثار دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور نعرۂ تکبیر بلند فرمایا اور ازاں بعد ناچیز کو حلقہ مریدین میں شامل فرمایا۔

بندۂ ناچیز کا تقریباً 40 سال کا عرصہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں گزرا، اِس دوران سفر وحضر میں، مختلف دینی محافل، دروس اور تنہائیوں میں بھی اُن کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملتا رہا، مَیں نے اُن کو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود اور اُس کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے سرشار اور شریعت مطہرہ کا پابند پایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کھانے میں کبھی نقص نہیں نکالتے تھے۔ ایک دفعہ کسی دوست کے گھر دعوت تھی تو مَیں نے اپنے دوست سے نمک لانے کے لئے کہا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اَیسا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ صاحب خانہ کے نظام میں دخل نہ دو۔ ماشاء اللہ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تربیت کرنے کا اَنداز تھا کہ وہ اپنے مریدین اور عقید تمندوں کی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھتے تھے اُن کی دُعاؤں اور خصوصی توجہ سے تمام مریدین کے چہرے سُنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سجے ہوئے ہیں۔

علامہ عدیل احمد یوسفی صاحب کہتے ہیں متبع سُنّت مفسر قرآن منیرِ اِسلام قبلہ باباجی سرکار علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گزرا ہوا وقت قیمتی ہے۔

حُسنِ اَخلاق کے پیکر:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نمایاں وصف اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کی طرف سے عطا تھا جب کوئی ملتا تو اَیسے لگتا جیسے پہلے بھی ملا ہو' آپ رحمۃ اللہ علیہ اِتنی محبت فرماتے اور یہ بات جامع مسجد سبیل والی شاہ عالم مارکیٹ کے خطیب مولانا حفیظ اللہ نقشبندی صاحب نے بھی بتائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب کسی کو مخاطب فرماتے تو پیارے بھائی' پیارے دوست اور پیارے بزرگ کہہ کر مخاطب فرماتے اور چہرے پر مسکراہٹ ہوتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سفر وحضر تبلیغ میں گزارے۔

عبادت پر مواظبت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر میں بھی (اگر رات کا سفر ہوتا تو) نمازِ تہجد کا اِہتمام فرماتے۔ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہے جو شخص فرائض واجبات سُنتوں کے بعد نوافل کی کثرت کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہ اُسے اپنا قُرب عطاء فرماتا ہے۔ [13] جہلم اور وزیر آباد کے تبلیغی دَورہ سے واپس آتے ہوئے ایک پٹرول پمپ پر رُک کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تازہ وضو فرما کر نمازِ تہجد اَدا فرمائی تو ہم نے بھی نمازِ تہجد پڑھنا شروع کی۔ علامہ حافظ محمد عدیل یوسفی نے آٹھ نوافل پڑھے اور ساتھ جو دو پیر بھائی اشفاق یوسفی صاحب اور شہباز یوسفی صاحب نے چھ چھ نوافل پڑھے تو فرمانے لگے نفل بارہ پڑھو اور ساتھ طریقہ بھی اِرشاد فرمایا کہ بارہ نوافل دو دو کر کے پڑھنے ہیں جن میں پہلے دو تحیۃ الوضو کے اور دو شکرانے کے پھر آٹھ تہجد کے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ الاخلاص اور دوسری رکعت میں تین دفعہ سورۃ الاخلاص پڑھنی ہے۔

بے لوث تبلیغ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ دُور ونزدیک جہاں بھی درس کے لئے تشریف لے جاتے کبھی معاوضہ طلب نہ کرتے اور برادران طریقت کو بھی اِرشاد فرماتے کسی سے کچھ مانگنا نہیں۔ اَیّام علالت میں جب بندہ آستانہ شریف حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے تبلیغ کیسی جارہی ہے اور ساتھ ہی فرمایا کسی سے کچھ مانگنا نہیں۔ پوری زندگی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی سے معاوضہ نہیں لیا' پھر فرمانے لگے اگر

---

[13] بخاری حدیث 6502۔

کوئی محبت سے خود دے تو تحفہ سمجھ کر رکھ لیا کرو۔

رمضان المبارک میں تبلیغ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ 2017ء رمضان المبارک کے مہینے میں تین دن مسلسل پتوکی میں ایک عرس کی تقریب میں تشریف لے جاتے رہے اور نمازِ فجر کے بعد درس اِرشاد فرماتے جس میں سینکڑوں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سننے کے لئے حاضر ہوتے اور فرماتے جب رمضان المبارک میں غزوۂ بدر ہوسکتا ہے تو تبلیغ بھی ہوسکتی ہے۔

توکل علی اللہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا میری اُمّت میں ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنتر منتر نہیں کرتے' فال کے لئے چڑیاں نہیں اُڑاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

2018ء رمضان المبارک نمازِ عصر کے درس کے بعد قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد ابوبکر صدیق میں تشریف فرما تھے۔ مذکورہ حدیث شریف پڑھتے ہوئے علامہ عدیل احمد یوسفی کو یہ سمجھ نہ آئی (فال کے لئے چڑیاں نہیں اُڑاتے کا کیا مطلب ہے) عرض کیا تو فرمانے لگے پہلے لوگ تھے جو چڑیاں یا کبوتر اُڑا کر اپنے دُرست اور غلط کا اِنتخاب کرتے' اگر چڑیاں دائیں طرف اُڑ جاتیں تو سمجھتے کام ٹھیک ہے جس کو وہ کرنا چاہتے ہیں' اگر بائیں طرف اُڑ جاتیں تو کہتے دُرست نہیں۔ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ پر توکل نہیں رکھتے۔ لیکن جو توکل کرتے ہیں وہ ستر ہزار لوگ بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ فرمانے لگے اُن لوگوں میں ہم بھی ہیں' ہم اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ پر توکل کرتے ہیں' بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ۔

اللہ والوں سے نسبت کا فائدہ:

عدیل احمد یوسفی نے عرض کیا' حضور اَولیاء کے جسموں کو کیڑے کھاتے ہیں؟ فرمانے لگے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر عرض کیا' جو اُن سے محبت کرنے والے ہوں۔ فرمانے لگے' پُتر باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اَسی سارے پُتراں نو جنت لے کے جاواں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق نے بڑے کمالات عطاء فرمائے تھے۔

مومن کا دِل مسجد میں لگا رہتا ہے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سَبۡعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللہُ تَعَالٰی فِیۡ ظِلِّہٖ یَوۡمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَدۡلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیۡ عِبَادَۃِ اللہِ وَرَجُلٌ قَلۡبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الۡمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللہِ اجۡتَمَعَا عَلَیۡہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیۡہِ وَرَجُلٌ دَعَتۡہُ امۡرَأَۃٌ ذَاتُ مَنۡصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیۡ اَخَافُ اللہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخۡفَاھَا حَتّٰی لَا تَعۡلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنۡفِقُ یَمِیۡنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللہَ خَالِیًا فَفَاضَتۡ عَیۡنَاہُ [14]

''سات قسم کے آدمیوں کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) اپنے (عرش کے) سایہ میں رکھے گا جس دن اُس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (1) اِنصاف کرنے والا حاکم، (2) وہ نوجوان جس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) کی عبادت میں جوانی گزاری ہو، (3) وہ شخص جس کا دِل ہر وقت مسجد میں لگا رہے، (4) دو اَیسے شخص جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کے لئے محبت رکھتے ہیں اِسی پر وہ جمع ہوئے اور اِسی پر جدا ہوئے، (5) اَیسا شخص جسے کسی خوبصورت اور عزت دار عورت نے بلایا لیکن اُس نے یہ جواب دیا کہ مَیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) سے ڈرتا ہوں، (6) وہ اِنسان جو صدقہ کرے اور اُسے اِس درجہ چھپائے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور (7) وہ شخص جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کو تنہائی میں یاد کرے اور اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگ جائیں''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے اگر کہیں درس کے لئے نہ جانا ہوتا تو فجر تا ظہر تصانیف کرتے اور نمازِ ظہر سے عشاء تک مسجد میں ہی جلوہ اَفروز ہوتے اور نمازوں کے بعد درس اِرشاد فرماتے اور ہمیں بھی درس دینے کو فرماتے پھر اِصلاح بھی فرماتے اور دُعا دیتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ تمہاری شرح صدر فرمائے۔

باجماعت نماز اَدا کرنا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ باجماعت نماز اَدا فرماتے اور سب کو اسی کی تلقین فرماتے۔ صحت کے حالت میں زیادہ وقت مسجد میں گزارتے اور خود نماز پڑھاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پُتر نماز پڑھنی تو ہوتی ہے تو پڑھا ہی لیا کرو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سخت علیل ہوئے تب بھی

14 بخاری حدیث 1423۔

نماز باجماعت آستانہ شریف میں اَدا فرماتے اور سُنتوں و نوافل بھی اَدا فرماتے۔

علمائے کرام سے محبت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ علمائے کرام سے بڑی محبت فرماتے اور اُن کا اَدب فرماتے اور طلباء کرام سے بھی بڑی محبت فرماتے جب کوئی عالمِ دین تشریف لاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اُٹھ کر ملتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور کھانا بھی کھلایا کرتے۔ علماء کرام کو کتابوں کے تحائف بھی عنایت فرماتے۔

طلباء کرام سے محبت:

طلباء کرام سے آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑی محبت فرماتے‘ ہفتہ وار اِجتماع میں اُن سے وعظ کرواتے پھر بطور اِنعام خدمت بھی فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ حافظ محمد عدیل یوسفی کو فرمایا‘ میری خواہش ہے کہ علماء کرام کا ایک پینل تیار ہو۔ اور فرماتے الحمد للہ طلباء کرام عظیم مبلغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان آج بھی صاحبزادگان والاشان اور عظیم مبلغین کی کثیر جماعت کی صورت میں جاری ہے اور اِن شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام مریدین اور محبین کے نام:

حافظ محمد عدیل احمد یوسفی کہتے ہیں: 2019ء رمضان المبارک سے قبل جمعۃ المبارک نمازِ عصر کے وقت جاوید یوسفی صاحب کا فون آیا‘ فرمانے لگے‘ باباجی سرکار آپ کو یاد فرما رہے ہیں‘ مَیں نے عرض کیا ہماری مسجد میں آج استقبالِ رمضان پروگرام ہے۔ اس کی دعوت لوگوں کو دے رہے ہیں‘ پروگرام کے فوری بعد حاضر ہو جانے کی اِجازت عنایت فرمائیں۔ فرمانے لگے جلدی آؤ پھر چلے جانا۔ بندہ حاضر ہوا تو فرمانے لگے نماز پڑھاؤ‘ جب نماز کا سلام پھیرا تو ذکر کے بعد فوری فرمایا اِستقبالِ رمضان والی حدیث (جس کے راوی حضرت سیّدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں) سناؤ‘ الحمد للہ طویل حدیث شریف تھی‘ ساری سنائی۔ لیکن باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ کیوں سن رہے تھے یہ معلوم نہیں۔ فرمانے لگے‘ آج مَیں نے نگینہ مسجد میں ایک بندے سے کہا‘ میری کتاب فضائل جمعۃ المبارک اور رمضان المبارک کے مسائل و فضائل پڑھی ہے تو جواب تسلی بخش نہ ملا۔ اِس لئے تمہیں بلا کر حدیث شریف سنی کہ تم بھی میری کتابیں پڑھتے ہو کہ نہیں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے حدیث شریف سن کر۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ اِرشاد فرما رہے تھے اور آنکھیں اَشک بہا رہی تھیں۔ فرمانے لگے‘ اپنے پیر بھائیوں کو کہو کہ میری کتابیں پڑھیں تمہارا کوئی جوڑ نہیں ہوگا‘ مَیں بہت محنت سے لکھتا ہوں۔

برادرِ طریقت علامہ مبشر حسین یوسفی عرض کرتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ فجر کا درسِ قرآن جامع مسجد ابوبکر صدیق میں بدھ سے اتوار والے دن دیا کرتے تھے۔ پیر اور منگل فردوس مسجد درس ارشاد فرماتے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس کے بعد اِرشاد فرمایا کہ ہر جمعۃ المبارک کو میرے ساتھ ایک طالب علم جایا کرے جو میرے وعظ سے پہلے 15-10 منٹ بیان کیا کرے۔ اَب 8 سے 10 طلباء کرام موجود تھے ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ مجھے موقع ملے اپنی اِصلاح کروانے کا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر کام دینِ اِسلام کی تعلیمات کے مطابق ہوا کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرعہ ڈالا جائے جس کا نام دو دفعہ آ جائے وہ میرے ساتھ جایا کرے گا۔ قرعہ ڈالا گیا مجھ ناچیز کا نام دو دفعہ آ گیا۔ اَب صبح بتانا تھا' آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے قرآن کریم کا درس ہوا ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے' ہم میں سے کسی نے اَبھی تک نہیں بتایا تھا اور وہ بات بھی اَبھی تک ہم چند لوگوں تک محدود تھی۔ جب مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر جمعۃ المبارک کو آپ میرے ساتھ جایا کریں گے۔ یہ بات عقل اِنسانی سے بالاتر ہے کہ ایک شخص وہاں موجود نہیں اور ہم میں سے کسی نے بتایا بھی نہیں تو انہیں معلوم کیسے ہو گیا؟ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارکہ بتاتی ہے کہ

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادٰى لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ [15]

''جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اُسے میری طرف سے اِعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اِس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو مَیں نے اُس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض اَدا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اِتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ مَیں اُس سے

[15] بخاری حدیث 6502۔

محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب مَیں اُس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو مَیں اُس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے' اُس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو مَیں اُسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو مَیں اُسے محفوظ رکھتا ہوں اور مَیں جو کام کرنا چاہتا ہوں اُس میں مجھے اِتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اِسے تکلیف دینا بُرا لگتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں وہ طاقت ڈال دی تھی جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ دِلوں میں چھپی باتوں کو بھی جان لیا کرتے تھے۔

جو فرماتے وہ کرتے:

برادرِ طریقت جناب محمد آصف یوسفی کہتے ہیں ایک دفعہ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملتان شریف جانے کا حکم ہوا' گرمی کا موسم تھا اور باباجان رحمۃ اللہ علیہ کو ڈاکٹر نے منرل واٹر کے اِستعمال کا کہا تھا' جلدی اور غفلت کی وجہ سے گاڑی میں پانی رکھنا بھول گیا' جب ہم لاہور سے باہر سندر پہنچے تو سرکار نے فرمایا بیٹا پانی پلاؤ' لیکن پانی موجود نہیں تھا' سندر سے لے کر ملتان تک کافی جگہ رُک کر پانی کا پوچھا لیکن نیسلے کے علاوہ پانی نہیں ملا' تو جہاں نماز کے لئے رکتے پٹرول پمپ سے عام نلکے کا پانی پی لیتے تھے لیکن کسی غیر ملکی کمپنی کا پانی نہیں پیا تھا۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتے اُس پر عمل بھی کر کے دِکھایا۔

درس وتدریس سے عشق:

آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ درس وتدریس سے لگاؤ اِس قدر تھا کہ بس زندگی کا کوئی لمحہ بھی خالی نہ جائے کیونکہ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ''بیٹا! مَیں نے تو ہر سانس کا حساب دینا ہے''۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ملتان اور حویلی لکھا جانے کا اِرادہ فرمایا اور نمازِ ظہر نگینہ مسجد اَدا کرنے کا پروگرام بنا' بعد از نماز روانگی ہوئی تو پہلے آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے گلشن راوی جانے کا حکم دیا جہاں ایک ضروری میٹنگ میں شرکت فرمائی اور پھر حویلی لکھا کے لئے سفر شروع ہوا' وہاں رات محفل میں آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا' صبح 9 بجے ہم ملتان شریف کے لئے روانہ ہوئے وہاں آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ ظہر کے بعد خواتین کے پروگرام میں درس فرمایا' پھر عصر کے بعد ملتان کے جامعات کا دورہ

فرمایا اور عشاء کے بعد ایک اور محفل میں درس فرمایا' یوں رات کے تقریباً 12 بج گئے۔ مسلسل جاگنے' گرمی اور سفر کی وجہ سے ہم دوست کافی تھک گئے۔ لیکن قربان جاؤں سرکار کی ہمت پر' جیسے ہی سفر شروع ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ گاڑی چلانے والے کو فرمانے لگے: بیٹا! اگر تو ہمت کر کے مجھے فجر کے وقت ابوبکر مسجد پہنچا دو تو مَیں درس دے دوں گا۔ میرا اور لوگوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ اللہ اکبر کبیرا!

غریب پروَری:

شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ مفتی محمد آصف یوسفی صاحب کہتے ہیں کہ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ جب بھی سفر پر جاتے تو کوشش یہ کرتے کہ ساتھ کسی غریب پیر بھائی کو لے کر جایا جائے اور جب ہم واپس لاہور پہنچتے تو وہ پیر بھائی جو مالی لحاظ سے کمزور ہوتا اُسے بہت کچھ ضرور عطاء فرماتے اور ساتھ یہ بھی فرماتے بیٹا! یہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی طرف سے عنایت ہے کیونکہ تُو نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کے دین کا کام کیا ہے' اُس کی راہ میں سفر کیا ہے' یہ تیرا اِنعام ہے۔

سُنّت مبارکہ کی اَدائیگی پر اِظہارِ مسرت:

ایک دفعہ پیر محل جانے کا حکم ہوا اور اس پروگرام کی دعوت ایک غریب لیکن دِل کے اَمیر آدمی نے دے تھی' محفل کا اِختتام لگ بھگ 11 بجے ہو گیا' اس کے بعد ہمیں کھانا پیش کیا گیا۔ جیسے ہی ہم نے کھانا کھایا تو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے اِجازت طلب فرمائی۔ اِسی اثناء میں ایک آدمی آ کر اصرار کرنے لگا کہ میرے گھر تشریف لائیں۔ اُس کی محبت کا اَنداز اَیسا تھا کہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چلو بیٹا' اُس کے گھر پہنچے تو آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ عشاء اَدا کرنے کے بارے دریافت کیا کہ کہاں اَدا کرنی ہے؟ لیکن اُس کے گھر میں اِتنی جگہ نہیں تھی جہاں باجماعت نماز اَدا ہو سکے۔ پھر آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اُس بندے سے فرمایا بیٹا پریشان مت ہو ہم اوپر چھت پر نماز اَدا کر لیتے ہیں' جیسے ہی چھت پر پہنچے وہاں ایک موٹے بان سے بنی ہوئی چارپائی پڑی تھی اُسے دیکھتے ہی آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی' آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً قمیض مبارک اُتاری اور اُس چارپائی پر لیٹ گئے' اُس وقت تک لیٹے رہے جب تک بان کے نشان آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک پر نہ پڑ گئے' پھر اُٹھ کر فرمانے لگے: بیٹا! آج ایک اور سُنّت اَدا ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوفیٔ باصفا — عالم باعمل — قُطبِ جلی — پیرِ طریقت
رہبرِ شریعت — نیّرِ اوجِ شرافت — زبدۃُ العارفین — پیکرِ ایثار و وفا
یادگارِ اسلاف — پروانۂ توحید و رسالت — فنافی الرسول ﷺ — منظورِ نظرِ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی

حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیرِ اسلام

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

پر

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم

کا فضل عظیم

بابا جان سرکار رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کا فضل:

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مَیں نگینہ کتب خانہ 49 عمر دین روڈ وسن پورہ میں اپنی دکان پر رات کے تیسرے پہر اَورادِ فتحیہ شریف پڑھ رہا تھا کہ مجھے نیند آ گئی۔ آنکھ کھلنے پر اَورادِ فتحیہ شریف کا وظیفہ مکمل کیا۔ صبح ہوئی تو میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ مجھے معاف کر دیں۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نے تمہیں کچھ نہیں کہا، تم نے بھی مجھے کچھ نہیں کہا، تو معافی کیسی؟ اُس نے کہا کہ آپ مجھے معاف کر دیں۔ مَیں نے کہا، اَچھا! معاف کیا تو پھر اُس نے کہا کہ رات کو آپ کی دکان پر آیا تھا آپ کے ہاتھ میں کتاب تھی اور آپ سو رہے تھے۔ میرے دل میں شیطانی خیال آیا کہ پیسے چرا لوں۔ جیسے ہی مَیں نے دکان میں قدم رکھا تو ایک لمبے سفید کپڑوں والے بزرگ نے مجھے پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ تم خیال کرتے ہو کہ ہمارا بیٹا سو رہا ہے تو تم اُس کی چیزیں چرا لو گے۔ ہم اِن کی حفاظت کے لئے موجود ہیں۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو بندہ اَورادِ فتحیہ شریف پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ کے ایک ہزار چار سو (1400) ولی اُس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

نوٹ: اَب اُن کی تعداد 1402 ہو چکی ہے اُن میں ایک بابا جی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بابا جی سرکار منیر الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

اللہ والوں کی نظر کا کمال:

پیر طریقت فہد احمد یوسفی صاحب فرماتے ہیں: 1997ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حافظ محمد ارشاد یوسفی صاحب کے ہمراہ حویلی لکھا کا سفر کیا۔ دورانِ سفر آپ رحمۃ اللہ علیہ دینی گفتگو فرماتے رہے اور تمام راستہ ہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبتیں ہی سمیٹیں۔ حافظ محمد ارشاد صاحب کے گھر پر رات کو تہجد کے وقت بیان کے بعد واپسی ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بستر پر تشریف فرما ہوئے اور سب ساتھیوں کو سونے کی ہدایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے چہرہ مبارک پر اپنی سفید چادر اوڑھ لی۔ اَبھی گفتگو کا سلسلہ جاری تھا کہ کسی نے حافظ ارشاد صاحب کو آواز دینا چاہی تو بابا جانی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پتر ٹھہر جاؤ وہ اَبھی وضو کر رہے ہیں۔ وضو کر کے آ جائیں گے۔ کچھ دیر بعد قاری صاحب کمرہ میں تشریف لائے تو اُن کو دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ وضو فرما کر آئے ہیں۔ حافظ صاحب جب کمرہ میں داخل ہوئے تو بابا جان رحمۃ اللہ علیہ نے لیٹے لیٹے بغیر دروازہ کی طرف دیکھے، قاری صاحب کو مخاطب کر کے

سلسلۂ گفتگو شروع کیا۔ بعد میں اِستفسار پر قاری ارشاد نے بتایا کہ بابا جان کو اُنہوں نے وضو کی بابت اِطلاع نہیں دی تھی بلکہ بابا جان کی حسنِ نظر ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھ لیا۔

ہمارے ایک محترم بھائی سیّد قیصر شاہ صاحب فرماتے ہیں مَیں نے زندگی کا ایک طویل عرصہ سعودی عرب میں گزارا۔ ہم ریاض میں تھے کہ ہمیں پتا چلا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میرے پاس ایک آدمی اَیسا تھا جس کا عقیدہ کمزور تھا۔ مَیں نے اُس کو ترغیب دلائی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے چلیں، وہ مجھے کہنے لگا کہ یہ اللہ کے بندے بس اَیسے ہی ہوتے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ مَیں چاہتا ہوں جب ہم مسجد حرام میں داخل ہوں تو وہ فلاں دروازے کے پاس کھڑے ہوئے ملیں، پھر مَیں مانوں گا کہ اللہ کے ولیوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم معاملات سے باخبر فرما دیتا ہے۔ مَیں نے دُعا کی کہ بابا جان اِس بندے کا عقیدہ بھی دُرست کرنا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ آپ ہمیں وہاں ملیں تو آپ ہمیں وہیں ملیئے گا۔ ہم نے سفر کرنا شروع کر دیا اور جب ہم اُس جگہ سے گزرے جہاں اُس نے بابا جان رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے کہا تھا تو بابا جان رحمۃ اللہ علیہ پہلے سے وہاں موجود تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو آواز دی کہ شاہ صاحب آجایئے مَیں آپ کے اِنتظار میں ہی کھڑا ہوں۔

دُور سے باتوں کو سماعت فرمانا:

علامہ حافظ عدیل احمد یوسفی کہتے ہیں تین روزہ دورۂ پتوکی میں جب پہلے دن ہم پتوکی پہنچے تو نوید احمد یوسفی صاحب کے ساتھ چھ سات لوگ، اَگلے دن تین لوگ، تو فرمانے لگے کل کی نسبت آج یہ تعداد کم ہے، جب ان کو بتایا تو وہ کہنے لگے حضور ہم یہ ہی باتیں کر رہے تھے جس کی آپ نے ہمیں خبر دی تو مجھے فرمانے لگے کہ پُتر اُن کی باتوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ نے بذریعہ القاء مجھے آگاہ فرمایا ہے۔

کیسے قسمت بدلی؟

برادرِ طریقت جناب ڈاکٹر محمد حسین یوسفی صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں نے سلسلہ نقشبندیہ یوسفیہ میں منبعِ ولایت پیرِ طریقت رہبرِ شریعت یادگارِ اَسلاف حضور قبلہ باباجی سرکار پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت حضرت علامہ مولانا قاری محمد حسن قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ مولانا قاری ارشاد احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت سے کی۔ شیخ کامل کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے تو زندگی میں ایک روحانی انقلاب آ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دِل ہی میں نہیں سمائے بلکہ ذہن وقلب پر بھی چھا گئے۔ مَیں جب پہلی دفعہ قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے قاری محمد ارشاد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر منعقدہ

محفل میلاد میں حاضر ہوا۔ وہاں مَیں باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اُس وقت مَیں عقیدے کے لحاظ سے کسی اور مسلک میں تھا۔ میری طرف مخاطب ہوکر باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صحاح سِتہ کسے کہتے ہیں؟ مَیں نے عرض کیا یہ ایک کتاب ہے۔ آپ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کتنی بڑی کتاب؟ مَیں نے عرض کیا بہت بڑی کتاب' آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نرم اور خوبصورت لہجے میں فرمایا پُتر چھ کتابوں کے مجموعہ کو صحاح ستہ کہتے ہیں۔ مَیں شرمسار ہوا کہ اِتنی دیر تبلیغ پر لگادی مجھے صحاح ستہ کا ہی نہیں پتہ۔ خیر دورانِ گفتگو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے دودھ والا واقعہ سنایا اور یہ بات بھی اِرشاد فرمائی کہ مسجد سے نکلنے کا سُنّت طریقہ یہ ہے کہ بایاں قدم باہر رکھیں اور پہلے دایاں پاؤں جوتے میں ڈالیں۔

میرے دِل میں خیال آیا کہ اگر بایاں قدم مسجد سے باہر نکالنا ہے تو دایاں جوتا کیسے پہنیں باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے جوتے میرے پاس تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد سے باہر نکلنے لگے تو مَیں نے جوتے رکھے' باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے میری کمر پر تھپکی لگائی اور فرمایا پُتر بایاں قدم جوتے کے اُوپر رکھ لیں اور دایاں جوتا پہن لیں۔ میرا یہ سوال دل میں تھا۔ دل کی کیفیت کو سمجھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب اِرشاد فرمایا۔

دوسری بات جو میرے دِل میں تھی کہ مومن کے جوٹھے میں شفاء ہے' پیر کو چاہئے کہ وہ بھی مرید کا جوٹھا کھائے پیئے۔ ہر پیر کہتا تو ہے لیکن عمل نہیں ہوتا۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ میری دُکان پر تشریف لائے تو مَیں نے مہمان نوازی کے لئے دودھ کا اِنتظام کیا۔ سب دوست اَحباب کو دودھ دیا گیا۔ میرے ہاتھ میں بھی دودھ کا گلاس تھا' مَیں نے آدھا دودھ پی لیا۔ باقی جو دوست اَحباب تھے اُنھوں نے برکت کے لئے باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے دودھ میں دَم کروانا شروع کردیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کو دَم کردیا۔ جب مَیں نے عرض کیا حضور میرے گلاس میں بھی پھونک ماردیں۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے وہ گلاس پکڑ لیا اور میرا جوٹھا دودھ پی کر فرمانے لگے۔ ''پُتر مومن دے جوٹھے وچ شفاء اے''۔ وہ بات جو میرے دِل میں تھی وہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا کی قبولیت:

(1) قاری محمد ارشاد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے گاؤں ماتاں کوٹھی میں جلسہ تھا' جلسے کے بعد مسجد کے اِمام جناب محمد عباس نے عرض کی کہ سرکار مہربانی فرمائیں میرے غریب خانہ میں تشریف لائیں' ہم سب برادرانِ طریقت اور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بھائی عباس کے گھر گئے۔ عباس صاحب نے عرض کی حضور

بیٹیاں ہے بیٹا نہیں ہے۔ بیٹے کے لئے دُعا فرما دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا گھر میں شہد ہے؟ عباس بھائی نے بتایا کہ ہاں حضور شہد ہے' فرمایا لے کر آؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شہادت کی اُنگلی شہد میں ڈالی اور اپنے منہ میں ڈال لی اور فرمایا روزانہ اِس طرح اُنگلی چوسنا ہے۔ اور ایک چمچ شہد کھانا ہے۔

بعد میں اُسی گاؤں میں جلسہ ہوا جس میں بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے تو محمد عباس صاحب بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور بتایا کہ سرکار آپ کی دُعا سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ نے بیٹا دیا' مہربانی فرمائیں گھٹی آپ ڈالیں۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ اُن کے گھر تشریف لے گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بچے کو گھٹی دی۔

(2) ڈاکٹر محمد حسین یوسفی کہتے ہیں: الحمد للہ میرا نکاح حضور قبلہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا تھا' شادی کے کچھ عرصہ بعد بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ایک پروگرام میں حویلی لکھا تشریف لائے اور میرے گھر بھی تشریف لائے تو مجھ سے پوچھا کہ کوئی اَولاد کی خوشخبری؟ مَیں نے عرض کی سرکار اَبھی تک تو نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں مجھے تو بیٹا نظر آ رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ تجھے بیٹا دے گا۔ الحمد للہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیٹا دیا جس کا نام محمد عبداللہ یوسفی رکھا۔

(3) چک ماتانوالہ کے محمد اقبال' مولانا مفتی آصف یوسفی کے ماموں ہیں اُن کے گھر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت تھی۔ دعوت کے بعد محمد اقبال یوسفی صاحب نے عرض کی کہ حضور تین بیٹیاں ہیں' بیٹا نہیں ہے۔ دُعا فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں آم تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ آم کو نرم کرتے رہے' آم نرم کر کے محمد اقبال یوسفی صاحب کو دے دیا' فرمایا اِس کو کھا لو۔ اور پھر بیٹے کے لئے دُعا فرمائی۔ فرمایا پُتر اللہ خیر کرے گا' اللہ بیٹا دے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ نے بھائی اقبال یوسفی کے گھر بیٹا دیا جس کا نام محمد اویس رکھا گیا۔ جو جامعہ یوسفیہ لاہور میں حفظ کر چکا ہے اور درس نظامی کی تیاری میں ہے۔

تھوڑا کھانا زیادہ کو کفایت کر گیا:

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں: بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ماتانوالہ ملک محمد اشرف کھوکھر کے گھر تشریف لائے۔ مجھے اَندازہ نہیں تھا کہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سب دوست اَحباب کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے ہیں۔ مَیں نے پانچ سات بندوں کا کھانا تیار کروایا۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد مَیں نے عرض کی حضور کھانا تناول فرمالیں۔ فرمایا پُتر چلو۔ مسجد میں جتنے اَفراد رہ گئے (تقریباً ستر یا اَسی اَفراد تھے) سب بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آ گئے۔ ملک محمد اشرف کا گھر بھر گیا' مَیں پریشان ہو گیا۔ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' ڈاکٹر صاحب کھانا لاؤ۔ مَیں نے عرض کی حضور کھانا اِتنا نہیں ہے۔

فرمایا کھانا میرے سامنے لاؤ۔ مَیں نے ہانڈی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود تقسیم فرمانے لگے۔ ہر چمچ پر بِسۡمِ اللہ شریف پڑھتے' یقین کریں سب نے کھانا کھایا لیکن کھانا بچ بھی گیا۔ سب لوگ جو اُس وقت موجود تھے وہ حیران تھے کہ اللہ کے ولی کے ہاتھ لگنے سے برکت آگئی۔ یہ واقعہ دیکھ کر ماتانوالہ میں تقریباً چھ سات اَفراد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیعت بھی ہوگئے۔

مرید کے اَحوال سے باخبر:

حویلی لکھا کے برادرانِ طریقت ماہانہ محفل میں شرکت کے لئے لاہور آرہے تھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے فلاں بندہ ٹھیک نہیں' فلاں میں یہ عیب ہے۔ اُس وقت ماہانہ محفل نگینہ مسجد میں ہوا کرتی تھی۔ جب ہم سب پیر بھائی نگینہ مسجد میں پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہو رہا تھا' کسی اور موضوع پر بات ہو رہی تھی۔ لیکن جب ہم وہاں پہنچے فوری موضوع بدل گیا' وہ ساری گفتگو جو ہم راستے میں کرتے آرہے تھے' وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری اشارۃً بیان فرما دی۔ فرمانے لگے غیبت چھوڑ دو' پہلے اپنی اِصلاح کرو۔ کئی لوگ راستے میں مسلمان بھائیوں کی غیبت کرتے ہیں کہ فلاں ٹھیک ہے' فلاں ٹھیک نہیں ہے۔

شیخ کامل کے آستانہ پر کس خیال سے جائیں:

ڈاکٹر محمد حسین یوسفی کہتے ہیں: پہلی دفعہ حضرت علامہ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت عرس مبارک کی محفل نماز عشاء سے فجر تک ہوتی تھی۔ حویلی لکھا سے پیر بھائیوں کے ہمراہ روانگی پر بندۂ ناچیز کی والدہ نے فرمایا کہ بیٹا کچھ روٹیاں اور حلوہ پکایا ہے' ساتھ لیتے جاؤ' مَیں نے بھی سوچا سفر پر جا رہا ہوں پتہ نہیں لنگر کب ملے۔ جب وہاں پہنچے تو صاحبزادہ پیر طریقت خلیل احمد یوسفی صاحب کی زیارت ہوئی' آپ نے فرمایا بیٹا پہلے لنگر کھالو۔ ہم نے لنگر کھایا۔ جمعہ کی نماز کے بعد پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب کی زیارت ہوئی۔ فرمانے لگے پُتر لنگر کھالو۔ ہم نے پھر لنگر کھالیا۔ نمازِ مغرب کے بعد ہمارے بابا جان رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے آستانہ شریف پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی فرمانے لگے پُتر آؤ لنگر کھالو۔ گنجائش بالکل نہیں تھی۔ لیکن باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا حکم' ہم نے پھر لنگر کھایا۔ جب ہم سب لنگر کھا رہے تھے تو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ مسکرا رہے تھے۔ لنگر کے بعد فرمانے لگے' پُتر پیر کے آستانے پر آئیں تو یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ پتہ نہیں لنگر ملے گا یا نہیں۔ کئی بندے گھر سے لنگر لے آتے ہیں۔

کپورے کھانے پر نصیحت:

صدر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی حلقہ حویلی لکھا میاں اقبال ندیم یوسفی صاحب فرماتے ہیں کہ حافظ محمد نواز سدیدی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ ختم پاک میں تقریر کے دوران قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے کپورے نہ کھانے کا مسئلہ بیان کیا۔ میاں ندیم صاحب فرماتے ہیں، مَیں نے ایک ساتھی سے کہا یار لگتا ہے مجلس میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے کپورے کھائے ہیں کیونکہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کا موضوع اور تھا لیکن درمیان میں یہ کپورے کا مسئلہ کہاں سے آ گیا۔ خیر جلسہ ختم ہوا، ڈاکٹر محمد حسین یوسفی کے تایا جی خواجہ محمد شریف صاحب ملے اور کہنے لگے ندیم صاحب آپ کے پیر صاحب کامل ہیں، مَیں آج کپورے کھا کر آیا تھا۔ میری توبہ، آج کے بعد کپورے نہیں کھاؤں گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے چند روز قبل تقریباً پندرہ پیر بھائی باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی صاحب نے ہمیں کھانا کھلایا، بعد از طعام آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں دیکھ کر فرمانے لگے واہ خوشی کی بہار آ گئی۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ہر پیر بھائی کو کچھ نہ کچھ خاص اِرشاد فرمایا۔ نصیحت بھی فرمائی۔ بشارت علی یوسفی کی فرمائش پر ڈاکٹر محمد حسین یوسفی کو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے نعت پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اُس وقت جب نعت شریف شروع ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی صاحب سے فرمانے لگے، مجھے عمامہ شریف دو۔ عمامہ شریف پہن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نعت شریف سنی۔ صاحبزادہ پیرِ طریقت بشیر احمد یوسفی اور صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی اُس وقت موجود تھے اُس وقت کیا کیفیت تھی یہ وہاں پر موجود لوگ جانتے ہیں۔

نعت: ایہہ دھرتی نہ ہندی نہ آسمان ہندا پڑھی تھی۔

باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو ہر شعر پر خوبصورت اَنداز سے اَدا اور عشقِ مصطفی بیان سے باہر ہے۔

شیخ کی نگاہ:

ایک مرتبہ جنوری 2018ء میں امیر المجاہدین حضرت علامہ خادم حسین رضوی صاحب کا پرجوش خطاب سن کر میرے دِل میں خیال آیا اور مَیں نے رو رو کر دُعا مانگی کہ یا اللہ! مجھے بھی اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں میں شامل کر لے، بعد میں جب اُس دن مَیں سویا تو خواب میں ایک شخص ملا اور مجھے کہا کہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے لئے خوشخبری کا

پیغام بھیجا ہے اور ایک سبق بھی پڑھنے کے لئے دیا۔ سبق بتا کر وہ چلا گیا اور فوراً میری آنکھ کھل گئی۔ اُٹھنے کے بعد مجھے وہ سبق آدھا یاد رہا اور آدھا بھول گیا' مَیں کچھ دن بعد جمعۃ المبارک کو جامع مسجد نوری میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے جمعہ اَدا کیا اور اس کے بعد اپنا خواب عرض کیا' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیٹا جتنا یاد ہے اُتنا سبق پڑھتے رہا کرو بہت فائدہ ہوگا (ان شاء اللہ) مَیں پڑھتا رہا۔ تقریباً ایک سے ڈیڑھ ماہ بعد ہفتہ وار پروگرام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو مَیں نے عرض کی' سرکار مجھے کوئی اَیسا وظیفہ فرما دیں جس سے میری روحانیت میں اضافہ ہو جائے۔ قربان جاؤں آپ رحمۃ اللہ علیہ پر' کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد مجھے وہی سبق بتایا جو خواب میں آدھا بھول گیا تھا (سبحان اللہ!) جب مَیں نے سنا تو مجھے فوراً یاد آ گیا کہ یہ تو وہی ہے جو آدھا مَیں پڑھتا ہوں' اِس کو مکمل آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے یاد کروا دیا۔ یہ سبق بتانے کے بعد مجھے فرمایا: بیٹا یہ پڑھو تمہاری روحانیت دِنوں میں بڑھے گی۔

ولی اللہ کی نگاہ فراست:

قیصر شبیر یوسفی کہتے ہیں: ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر آئے ہوئے تھے تو ہم نے کم لوگوں کا کھانا بنایا ہوا تھا' تو کافی زیادہ پیر بھائی آ گئے تھے تو مَیں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا' حضور! کھانا تو کم ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پتر فکر نہ کرنا' پندرہ بندوں کا کھانا تھا اور بندے تیس تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ڈال کر دیتے گئے اور سب بندوں نے کھانا کھا لیا اور بچ بھی گیا۔

جدہ ایئر پورٹ پر ایک لڑکی تھی اُس کا ہینڈ بیگ جہاز میں کھو گیا تھا' اُس میں کافی ساری رقم تھی اور اُس کا قیمتی سامان بھی تھا اور وہ ہال میں بہت رو رہی تھی اور پریشان تھی۔ کسی نے اُس بچی سے کہا کہ یہ بابا جی پیر صاحب ہیں' اِن سے دُعا کروائیں تو جو اُس کا بھائی یا والد تھا وہ بولا کوئی ضرورت نہیں جانے کی اُن کے پاس' وہ لڑکی بچاری بڑی پریشان تھی کسی کی اَمانت بھی اُس کے پاس تھی' اپنے بھی پیسے تھے۔ وہ آخر کار پریشانی کے عالم میں اپنے اُسی بھائی کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے کر آئی' اپنا حال بتایا کہ جہاز میں میرا ہینڈ بیگ گم ہو گیا ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پُتر یہ وظیفہ پڑھو! اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ مہربانی فرما دے گا' آپ کا بیگ مل جائے گا۔ دو گھنٹے بعد ایک سیکیورٹی گارڈ آیا اُس نے اُس لڑکی کو بلایا اور بولا کہ آپ کا بیگ مل گیا ہے اپنا سارا سامان چیک کر لیں' وہ بولتی ہے کہ سارا سامان پورا ہے اور وہ بھاگتی ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ اَدا کیا۔ اور اُس کے ساتھ جو اُس کا بھائی تھا اُس نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ اَدا کیا۔

دل کا حال جاننا:

برادرِ طریقت جناب شاہد تنویر یوسفی (چائنہ سکیم) والے کہتے ہیں:

ہم 2003ء میں چائنہ سکیم میں رہائش پذیر ہوئے اور ہماری خوش بختی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے گھر جامع مسجد نگینہ کے ہمسائے بنے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی توفیق سے میں جامع مسجد نگینہ میں نماز پڑھنے آتا تھا۔ اُن دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد نگینہ میں بعد از نمازِ فجر درسِ قرآن مجید اِرشاد فرماتے تھے۔ ایک دن درس سننے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ تشریف لے جانے کے لئے اُٹھے تو مَیں نے گزارش کی سرکار آپ کی بیعت کرنی ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شاہد محبت میں فرق تو نہیں آئے گا؟ مَیں نے عرض کیا' حضور نہیں۔ تو آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیعت کرلیا۔ اُس رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شادباغ میں بیان تھا' مَیں جگہ ڈھونڈ کر وہاں پہنچا تو محفل ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان شروع ہوا۔ برکاتی صاحب جو میزبانِ محفل تھے انہوں نے ایک نعلین پاک جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا اور اس پر 7 نگ لگے ہوئے تھے۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے عمامہ شریف پر لگا دیا۔ اَب میرے دِل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کاش! آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ نعلین پاک مجھے عطا فرما دیں۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ختم ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جانے لگے تو مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لئے گیا تو مجھ سے فرمانے لگے شاہد کیا حال ہے؟ مَیں نے عرض کیا' اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے اور میرے ہاتھ میں کوئی چیز پکڑا کر فرمانے لگے یہ تبرک لے لو۔ جب مَیں نے مٹھی کھول کر دیکھا تو وہی نعلین پاک تھا جس کی دِل میں مَیں نے خواہش کی تھی۔

دُعا کی قبولیت:

سیّد اِمداد حسین شاہ (سربراہ' تحریک محاسبہ ملتان) فرماتے ہیں' آپ رحمۃ اللہ علیہ 1993ء میں میرے سمدی مرزا محمد طفیل بیگ مرحوم شادباغ والے اور اپنے گروپ کے ساتھیوں کے ساتھ حج پر تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت ہی پیارے اِنسان تھے' وہ دردِ دل رکھتے تھے' اُمّت کا دَرد تھا' دین کا دَرد تھا' اپنے ساتھیوں کا دَرد رکھتے تھے۔ اِس سال منیٰ میں پاکستانی حاجی کیمپوں میں آگ لگ گئی اور یہ قریب قریب وہ کیمپ تھے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے ساتھی بھی موجود تھے' اِس موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تمام دوستوں کے لئے جو دُعا فرمائی وہ قابلِ دید تھی اور اللہ تبارک و تعالیٰ جَلَّ شانہ کے فضل وکرم سے وہ تمام ساتھی حادثے سے محفوظ رہے۔

پیرِ طریقت فہد احمد یوسفی کہتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جب مَیں پیلے گوجراں

شریف باباجی سرکار نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونا شروع ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ 23، 23 گھنٹے مسلسل مصروفِ مطالعہ اور عبادت رکھتے اور یہ سلسلہ 7 سال جاری رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے رہتے اور رات کے 2 بجے باباجی سرکار نگینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ''پُتر منیر'' سو جاؤ اور ٹھیک 3 بجے ایک گھنٹے کے بعد اُٹھ جانا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! ایک گھنٹے کے بعد مجھے کون اُٹھائے گا تو باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمانا بیٹا! اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اُٹھادے گا۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ٹھیک ایک گھنٹے کے بعد مَیں نے اپنے بستر سے اُٹھ کر کھڑے ہوجانا اور باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر نوافل اَدا کرکے، فجر کی نماز اَدا کرنے اور اَسباق میں مصروف ہوجاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پندرہ پندرہ دن باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مسلسل حاضر رہتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونا شروع ہوئے تو اُن دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سائیکل ہوا کرتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے مَیں سائیکل کو بس کی چھت پر رکھ کر فیصل آباد شریف ساتھ لے جاتا اور پھر وہاں سے باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو سائیکل پر سوار کر کے تاندلیانوالہ اور دوسرے مقامات پر لے جایا کرتا۔

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلی مرتبہ باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو سائیکل پر سوار کر کے لے جانے لگے تو باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیٹا! مَیں پیچھے سوار ہو جاتا ہوں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ عرض کرنے لگے: نہیں حضور! آپ سائیکل پر آگے تشریف فرما ہوں تو باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سنو بیٹا!

پیر آگے ہو تو راہنما
پیر پیچھے ہو تو پشت پناہ
پیر اوپر ہو تو سر کا تاج
اور پیر نیچے ہو تو کشتی نوح

تو آپ رحمۃ اللہ علیہ عرض کرنے لگے: حضور! آپ میرے لئے راہنما ہیں، آپ آگے ہی تشریف رکھیں۔

باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ٹھیک ہے بیٹا! مَیں آگے ہی بیٹھ جاتا ہوں مگر اِس بات کا خیال رکھنا کہ آپ کی سائیکل کے اَگلے ٹائر کے نیچے بھی کوئی کیڑا مکوڑا آکر نہیں مرنا چاہئے۔ اِس سے مراد اِنتہائی اِحتیاط اور نظر کی حفاظت تھی۔

جمعۃ المبارک کے روز حاضری:

قبلہ باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعۃ المبارک باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پڑھتے تھے اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ جاتے تو باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اُن کے کپڑوں کا جوڑا مبارک اپنے ہاتھوں سے دھوکر اور استری کر کے لے جایا کرتے تھے۔ قبلہ والدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: مَیں نے کبھی باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑے دھوکر پانی نالیوں میں نہیں پھینکا تھا بلکہ کسی مٹی والی جگہ پر یا چھت پر ڈال دیا کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخِ کامل سے اِس قدر محبت فرماتے تھے کہ اُن کے کپڑوں سے لگے پانی کو بھی ناپاک نالیوں میں نہیں جانے دیتے تھے بلکہ اُن کو گملوں میں یا درختوں کو ڈالا کرتے تھے یہی محبت فنافی الشیخ ہونے کے لئے ضروری ہے۔

ایک مرتبہ اَیسا ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کافی ناساز ہوگئ اور باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا جوڑا مبارک دُھل نہ سکا۔ اُن دنوں محمد ارشد بٹ صاحب مرحوم جو صاحبزادگان کے ماموں جان ہیں کا ہمارے والدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کافی آنا جانا تھا تو اُنہوں نے پوچھا کیا بات ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں اور آپ کافی پریشان بھی ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ مَیں طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے کپڑے نہیں دھو پایا اور جمعۃ المبارک بھی قریب ہے تو محمد ارشد بٹ صاحب کہنے لگے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑے مجھے دے دیں مَیں اپنی ہمشیرہ سے دھلوادوں گا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کے اصرار پر کپڑے دے دیئے مگر ساتھ یہ تاکید فرمائی کہ کپڑے دھوکر پانی نالیوں میں نہ جائے بلکہ پاک جگہ پر یا چھت پر گرا دیا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کہنے کے مطابق اُنہوں نے اَیسا ہی کیا اور اپنی ہمشیرہ کو تاکید کی کہ اِس طرح کپڑے دھونے ہیں۔

ایک مرتبہ باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمانے لگے: بیٹا! ذرا غور کرو جب سورج غروب ہوتا ہے تو اپنے پیچھے کیا لکھا چھوڑ جاتا ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مَیں نے تقریباً ایک سال تک غروبِ آفتاب کے وقت سورج کی طرف بہت غور کیا' تو مجھے معلوم ہوا کہ جب سورج ڈھلتا ہے تو اپنے پیچھے لفظ ''اللہ'' چھوڑ جاتا ہے اور اِس کی وہی ہیئت ہوتی ہے جو میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہر تصنیف کے شروع میں اِس کو لکھا۔

کتابوں کے حوالہ جات:

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: جب باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی حدیث مبارک سنائی تو مَیں نے عرض کرنا حضور! اِس کا حوالہ بھی بتادیں تو باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے چھتیس چھتیس کتابیں

لائبریری میں سے نکلوا کر فرمانا دیکھو بیٹا! اِن سب کتابوں میں یہ حوالہ جات موجود ہیں۔

قرآنِ مجید کی تلاوت:

پیر طریقت رہبر شریعت فہد احمد یوسفی فرماتے ہیں: 2015ء میں اللہ تبارک و تعالیٰ جَلَّ شانہ کے فضل و کرم اور خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائی تو وہاں پر اُن کا قرآن پاک کی تلاوت کا ذوق ہی اَلگ تھا۔ دِن یا سوا دِن میں قرآن پاک مکمل کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا۔

حضرت علامہ مولانا قاری محمد احمد حسن (ناظم الحسن علویہ اسلامک اکیڈمی چک باوا حویلی لکھا) فرماتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ گوناگوں خصائل سے متصف تھے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو معاصرین سے ممتاز کرتے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ علومِ قدیمہ و جدیدہ کا حسین اِمتزاج اور انسائیکلو پیڈیا تھے۔ بات رعب و دبدبہ کی بجائے اپنے علم کی طاقت سے منوانے میں طاق تھے۔

فیاض فطرت نے آپ کو تَفَقُّہُ فِی الدِّینِ اور حکمت و دانائی کا وہ ملکہ عطاء فرمایا تھا کہ معاند بھی داد دیئے بغیر نہ رہ سکتا۔علومِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وہ مُسکِت تقریر فرماتے کہ مخالف انگشت بدنداں رہ جاتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآنی معارف، تفسیر، علم الکلام، بلاغتِ قرآنی پر کامل درک تھا۔مناظرانہ طرزِ گفتگو سے کلیتاً اِجتناب فرمایا کرتے تھے۔سامع کے ذہن پر معارفِ قرآنی کا القاء کرنے کا اَیسا فن جانتے تھے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فکری بے راہروی سے بچ جاتا۔

گفتگو عام فہم اور سامع کی دلچسپی کے عین مطابق ہوتی اور قرآنی آیاتِ مبارکہ میں حسنِ ترتیب کا اَیسا لحاظ ہوتا، گویا ایک لڑی میں موتی پروئے جارہے ہیں۔

اکثر ایک جملہ اِرشاد فرماتے کہ ''پتر'' بات نرم ہو'' دلیل گرم ہو'' اوّل تا آخر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پوری گفتگو مدلل، نتیجہ خیز اور اصلاح پر راغب کرنے والی ہوتی۔

باعمل ہونا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا دوسرا بڑا خاصہ ہے۔کوئی جملہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ حق ترجمان سے اَیسا نہیں سنا گیا جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل نہ ہو۔

روزمرہ کی معمولی باتوں میں بھی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خیال رکھتے اور التزام فرماتے۔ مثال کے طور پر تامین یعنی ہر کام کا آغاز دائیں طرف سے کرنا سُنّت ہے۔

''ہم ایک پیر بھائی کے گھر موجود تھے کہ مجھے پانی میں چینی ملانے کا حکم فرمایا، بے دھیانی

میں میں نے اینٹی کلاک وائز چمچ ہلانا شروع کردی' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: کعبہ شریف کا طواف کیسے ہوتا ہے؟ پتر چکر سیدھا کریں''۔

سبحان اللہ! کیا حسین اَندازِ تربیت تھا' عامیانہ معمول کو یادگار بنادیا۔

محترم حاجی ندیم شعبان یوسفی زید فضلہٗ فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ اِنتہائی متورع اور متقی اِنسان تھے' اکثر فرمایا کرتے:

جینے	ہیں	دو	اُصول
خوفِ	خدا	اور عشقِ	رسول

یہ خشیتِ اِلٰہی آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے علمائے ربانیین کا حصہ ہے۔

شدید علالت کے باوجود آخر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ورع وتقویٰ کا دامن نہیں چھوڑا' مسواک' عمامہ شریف' شلوار کی بجائے چادر پہننا' چمڑے کا جوتا اِستعمال کرنا اور سلام میں پہل کرنا' اِن تمام سنن پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مواظبت تھی' پیرانہ سالی کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کو (حالت احرام کے علاوہ) کبھی ننگے سر نہیں دیکھا گیا۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نصب العین تھا' منصب تقریر ہو یا سلسلۂ تحریر آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ فریضہ بڑی ذمہ داری سے نبھاتے رہے۔ شعبہ تصنیف بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ پر رشک کناں ہے۔

مختلف مؤقر قومی جرائد اور اَخبارات میں چھپنے والے اِصلاحی مضامین اور ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' کے مجلہ جات اِس کے علاوہ ہیں۔

تصانیف مدلل اور بالخصوص آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات' مختلف مفسرین کی آراء اور اَحادیثِ نبویہ سے مزین ہیں۔ کثیر مقامات پر اپنی رائے اور مذہب ضرور بتاتے اور کئی مقامات پر تبصرہ کئے بغیر نتیجہ قارئین پر چھوڑ دیتے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن جیسے جدید ذرائع اَبلاغ پر درسِ قرآن مجید کا سلسلہ جاری رہا۔ ''نگینہ ٹی وی'' کے نام سے فیس بک اور یوٹیوب پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا چینل بھی تبلیغ دینِ اِسلام میں مصروفِ عمل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ''مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ'' کا جذبۂ اِیثار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشدِ کامل سے پایا تھا جو عمر بھر انیس جاں رکھا۔

تبلیغ فی سبیل اللہ:

سالہا سال جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن میں خطابت فرماتے رہے اور

معاوضہ کے طور پر کبھی ایک روپیہ تک وصول نہ فرمایا' دورانِ گفتگو جب بھی نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آتا تو طبیعت مچل جاتی اور والہانہ عقیدت سے جھوم اُٹھتے اور اِس شعر کی عملی تفسیر تھے:

تھی وہ عمر بھی جو انیسِ جاں
میرے دل میں حبِّ نبی رہی
کبھی آنسوؤں میں مچل گئی
کبھی آہ بن کے دبی رہی

اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سرشت میں تھا' سالانہ معلمِ انسانیت کانفرنس میں جونہی کوئی قاری' نعت خواں' مقرر یا نقیبِ محفل خلافِ حقیقت بات کرتا' آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوبصورت اَنداز میں برمحل داد و اِصلاح فرماتے۔ مروّجہ اَربابِ طریقت کی طرح اپنی مدح پسند نہ فرماتے بلکہ اِس وجہ سے سرزنش بھی فرمادیتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجالس علمی وفکری اور اِصلاحی ہونے کے ساتھ ساتھ روحانیت سے بھرپور ہوتیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پُرتاثیر گفتگو سامعین کو جھنجھوڑ کے رکھ دیتی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیٹھنے والا اپنے اَندر مثبت تبدیلی واضح طور پر محسوس کرتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پُرمغز عالمانہ تمکنت اور متبسم چہرہ ہمیشہ کے لئے دِل میں گھر کر جاتا تھا۔

باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بڑی فصیح وبلیغ اور جامع گفتگو فرماتے' آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہر بات سامعین کے لئے مسلمہ ہوتی تھی۔ کئی مجالس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ جدید مواصلاتی آلات کی مثال دے کر سماعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نظریہ سمجھاتے کہ اَشکال کی گنجائش نہ چھوڑتے۔

ایک مرتبہ فرمانے لگے: خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہلے استن حنانہ پر ٹیک لگا کر خطبہ دیتے' پھر منبر قبول فرمالیا' اِس کی وجہ یہ تھی کہ سامعین زیادہ سے زیادہ متوجہ ہوں اور زیادہ دُور تک پیغام پہنچایا جاسکے' یہی کام سوشل میڈیا اور جدید ذرائع اَبلاغ کر رہے ہیں۔

اِختلافی گفتگو سے اِجتناب فرماتے لیکن معتقداتِ اہلسنّت پر سائل کو مبہم جواب نہ دیتے۔ بات مکمل سمجھا دیا کرتے تھے' ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ میں ایک طالبہ آئی جو اعتقادی طور پر کسی باطل نظریئے سے متاثر تھی' طالبات سے مختلف سوالات کرنے لگی' کبھی اِختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بات کرتی تو کبھی میرے بھی دو ہاتھ' حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھی دو ہاتھ والی رٹی رٹائی گردان سناتی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے بلایا اور مشفقانہ لہجے میں اُس کا نام پوچھا' پھر باپ کا نام دریافت فرمایا' اُس نے کہا ''محمد یوسف'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سوال فرمایا: کیا آپ کے باپ کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ سکتے ہیں' کہنے لگی نہیں کہہ سکتے' پھر فرمایا: کیا آپ کے والدِ گرامی پر وحی آتی ہے؟ کیا اُن کی بیوی اُمّ المؤمنین ہے؟ کیا اُن کا کلمہ پڑھا جاتا ہے؟ کیا نماز اور اَذان میں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ اُن کا نام لیا جاسکتا ہے؟ کیا اُن کے گھر والے اہل بیت اَطہار کہلوا سکتے ہیں؟ کیا اُن کا گھر رِیَاضُ الْجَنَّۃِ ہے؟ اَب وہ بچی دُرست سوچنے پر مجبور ہوگئی اور اپنے باطل نظریئے سے توبہ کرگئی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا منفرد اَسلوب۔۔۔ تحریر وتقریر کو حیاتِ جاوداں عطا کرتا ہے' یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہے کہ سامعین کے دِل کی بات پڑھ لیتے اور اگر سننے والا کامل توجہ سے سنتا تو اُسے سوال کرنے کی حاجت نہ رہتی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محمدی قافلوں کا پُرنور سلسلہ جاری وساری رکھا جو دعوت و اِرشاد کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ خود اِحتسابی کا نسخۂ ثمین بھی تھا۔ مفتیانِ کرام کی قیادت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس کی سرپرستی فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر وتقریر کا خلاصہ اِصلاحِ اَفراد اور اِصلاحِ معاشرہ ہے۔

وہ میراث جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عالم لدنی حضرت علامہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت محدث اعظم پاکستان' جیسی نابغۂ روزگار ہستیوں سے پائی تھی وہ عمر بھر تقسیم کرتے رہے۔

علامہ قاری محمد احمد حسن کہتے ہیں یہ اللہ والوں کی شان ہے: وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا o [16] آپ رحمۃ اللہ علیہ محبِ وطن اور آبروئے وطن تھے اور سر اُٹھا کے جینے والوں میں سے تھے' مگر عاجزی واِنکساری کا یہ عالم تھا کہ ایک معمولی کارکن یا عام آدمی کی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ تک رسائی تھی اور ہر ملاقاتی اِس زعم میں تھا کہ اُسے سب سے زیادہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے قُرب اور شفقت میسر ہے' ہر مخاطب کو اِتنا مان دیتے تھے کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گرویدہ ہوجاتا۔

بڑے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ اُس کے پاس بیٹھنے والا اپنے آپ کو چھوٹا نہ سمجھے' آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہم جلیس بھی اِسی اِحساس سے سرشار رہتا۔ یہی وجہ تھی کہ جنازہ پر ہر شرکت کرنے والے کو اپنا جہانِ آرزو اُجڑتا نظر آیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ محنت کے دھنی تھے اور یہ جہد مسلسل بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لازمہ تھا۔ کسی نے لمحہ بھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فارغ بیٹھے نہیں دیکھا۔ اصلاحِ اُمّت کا کام اُن کا جنون تھا' وہ اِس اَنداز سے

---

[16] القرآن الکریم الفرقان آیت 63۔

شبانہ روز کام کرتے کہ پیرانہ سالی دنگ رہ جاتی ۔ نوجوان تھک جاتے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ جوانوں کی طرح باہمت نظر آتے تھے۔ تھکاوٹ کی جگہ مسکراہٹ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقدس لبوں پر پھیل جاتی ‘ اکثر فرماتے کہ حق والوں کو ہر محاذ پر اِتنا کام کرنا چاہیے کہ باطل کو گھسنے کی جگہ نہ ملے‘ اگر کوئی جگہ خالی بچے گی تو دوسرے (اس کو) پُر کریں گے۔ پیرانہ سالی کے باوجود نماز کی دعوت دینے گلی گلی‘ قریہ قریہ خود تشریف لے جاتے۔

نشیمن پر نشیمن اِس طرح تعمیر کرتا جا
کہ بجلی گرتے گرتے آپ ہی بیزار ہو جائے

بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بندہ پروری اور کرم گستری میں لجپال تھے‘ اِتنی مصروف زندگی گزارنے کے باوجود اِنسان دوستی اور غریب نوازی میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

ایک دفعہ جناب محترم ندیم شعبان یوسفی زید شرفہٗ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے کہ گاڑی خراب ہوگئی۔ اَحبابِ طریقت یوسفی برادران کی خواہش تھی کہ کسی دوسری گاڑی کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لاہور پہنچا دیا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علی الصبح ریڈیو اسٹیشن لاہور پروگرام بھی ریکارڈ کروانا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکیلے جانے پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے‘ جب مریدین نے مجبور کیا تو فرمانے لگی:

’’پتر توڑ دا ساتھ اے‘ ایہہ تے قیامت تک نہیں چھٹنا‘ تسیں ایتھے دی گل کردے او‘‘۔

یعنی یہ ساتھ تو قیامت تک رہے گا‘ مَیں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وفا کے وہ اَنمٹ نقوش چھوڑے کہ ہر ہر قدم پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ رہے گی۔

جانے والے تجھے روئے گا زمانہ برسوں

تعلیم، صحت اور روزگار کسی بھی معاشرے کی بنیادی ضروریات ہیں‘ تعلیم اِن میں اَہم ترین ہے۔ انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب اور نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب کے پلیٹ فارم سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدارس دینیہ کا ایک جال بچھا دیا‘ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حسنِ اِنتظام ہر اَدارے سے جھلکتا ہے۔ حویلی لکھا میں بھی کئی اَدارے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ نگرانی خدمتِ دین اور خدمتِ خلق میں مصروفِ عمل ہیں۔ محترم قاری ارشاد احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت کی پھر چراغ سے چراغ روشن ہوتے گئے۔

بحمدہٖ تعالیٰ! اِن اَداروں نے سالوں کا سفر مہینوں میں طے کیا اور آج ہر اِعتبار سے صف

اَوّل میں نظر آتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ سرپرستی نگینہ ہسپتال اور ایمبولینس سروس مصروفِ عمل ہیں' جبکہ دُکھی اِنسانیت کی خدمت کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین اور رفقاء کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے' سیلاب زدگان کی مدد کا مرحلہ ہو یا اِجتماعی شادیوں کی تقریب' علاقائی مسئلہ ہو یا قومی خدمت' آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کردار ہمیشہ نمایاں رہا۔

یہی وجہ ہے کہ ہر اَدارے کے دیوار و دَر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر نوحہ کناں ہے' یہ ایک جان کی نہیں ایک جہان کی موت ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی ایک جاں گسل صدمہ سہی لیکن حوصلہ افزاء بات یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صلبی اور روحانی فرزنداں وہ دیا جلائے ہوئے ہیں جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روشن کیا' اُس مضبوط رسی کو تھامے ہوئے ہیں جس کے اعتصام کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی' اُس کھیت کی آبیاری کر رہے ہیں جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خون سے سینچا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی زندگی دراَصل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ہے۔

علامہ قاری محمد احمد حسن فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادوں کی تربیت اَیسی فرمائی ہے کہ ہو بہو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عکسِ جمیل ہیں' بڑے صاحبزادے صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی دامت برکاتہم عصری تعلیم سے مزین ایک بہترین منتظم' مہمان نواز' مبلغ' صاحب دانش و بینش اور قبلہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین و متوسلین کے قدر دان ہیں۔ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی جوانی کی تصویر ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی دامت برکاتہم علوم قدیمہ و جدیدہ پر دسترس رکھنے والے ممتاز عالمِ دین' مستند مفتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو اَیسی دِل آویز اور اَثر اَنگیز ہے کہ سامعین ششدر رہ جاتے ہیں۔ چہرے پر تبسم اور متانت کا اِمتزاج ہے۔ ایم فل اسکالر ہیں۔ مختلف یونیورسٹیز میں علمی مجالس میں لیکچرز ڈیلیور کرتے رہتے ہیں' منکسر المزاج اور خلیق ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جَلَّ شانہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے عظمت و عروج میں مزید اضافہ فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

بابا جان سرکار رحمۃ اللہ علیہ پوری زندگی اُسوۂ حسنہ پر عمل کا دَرس دیتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ راہِ عزیمت کے عظیم مسافر تھے' اُن کی زندگی بھی تبلیغ' اُن کی وفات بھی تبلیغ' زندگی بھی شاندار' وصال بھی باکمال' اَیسے حق پرست کہ جن پر حق پرستی ناز کرے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی اَولاد بھی اِنہی خطوط پر گامزن ہے جن پر اُنگلی پکڑ کے آپ رحمۃ اللہ علیہ چلایا کرتے۔

سُنّت کی پیروی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ڈاکٹر محمد حسین یوسفی صاحب کہتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کو اپنے لئے عملی نمونہ بنایا' حضور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت کے مطابق اپنی زندگی اِسلام کی تبلیغ و اشاعت میں گزاری۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا ہر قول وفعل شریعتِ مطہرہ کے تابع تھا۔ شریعتِ مطہرہ پر اِتنی اِستقامت تھی کہ چھوٹے چھوٹے آداب بھی ترک نہ کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشدِ کامل باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کے فضل وکرم سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک گراں بہا اور بے مثل ہیرے کی مانند تراشا تھا کہ جسے کسی بھی پہلو' جہت اور سمت سے دیکھا جائے ایک نیا رنگ روپ نظر آتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلیٰ علمی کمال اور ارفع روحانی جمال سے نواز رکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت مبارکہ اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئینہ دار تھی۔ اپنے مریدین' متوسلین کو بھی اتباعِ سُنّت کی ہمیشہ تاکید فرماتے۔

اِتباعِ سُنّت:

ڈاکٹر محمد حسین یوسفی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ گاڑی میں آرام فرما رہے تھے مَیں نے سیب کاٹا اور سرکار سے گزارش کی حضور سیب تناول فرمالیں۔ میرے دائیں ہاتھ میں پلیٹ تھی' مَیں نے بائیں ہاتھ سے سیب آپ کو دینا چاہا۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں بند تھیں۔ اَچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ اُٹھے اور پیچھے دیکھا فرمانے لگے: ڈاکٹر صاحب بائیں ہاتھ سے پکڑا رہے تھے؟ مَیں حیران ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے خبر دی کہ مَیں سُنّت کی خلاف ورزی کر رہا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوری میری اِصلاح فرمائی۔ پُتر ہمیشہ چیز دائیں ہاتھ سے دینی چاہیے۔

2003ء کی بات ہے اُس وقت باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اُستاذ الحفاظ حافظ محمد نواز سدیدی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر رات قیام کیا۔ صبح تہجد کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ اُٹھے مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پُتر وضو کراؤ۔ تو مَیں نے پانی گرم کروا کر وضو کروانا شروع کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسواک کی' لوٹے سے مَیں نے پانی ڈالا۔ میرے دائیں ہاتھ میں لوٹا تھا جبکہ بائیں ہاتھ میں صابن تھا۔ مَیں دائیں ہاتھ میں موجود لوٹے سے پانی ڈالتا اور بائیں ہاتھ سے صابن پکڑانے کی کوشش کرتا تو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ کھینچ لیتے اور مسکراتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے غور کر پُتر غلطی کر رہا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا غلطی ہو رہی ہے۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بار بار ہاتھ دھونے کے لئے آگے کرتے اور جب مَیں صابن آگے کرتا آپ

رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ پیچھے کر لیتے اور ساتھ محبت بھرے اَنداز سے میری کمر پر تھپکی لگاتے اور مسکرا کر فرماتے پُتر غور کر۔ وہاں پر موجود پیر بھائی جناب قاری اِرشاد صاحب نے آہستہ سے میرے کان میں کہا لوٹا نیچے رکھ دو اور دائیں ہاتھ سے صابن پیش کرو۔ مَیں نے لوٹا نیچے رکھا اور دائیں ہاتھ سے صابن دیا تو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے میرے رخسار پر ہلکی تھپکی لگائی' فرمایا اَب ٹھیک ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی دَورہ کے لئے حویلی لکھا تشریف لائے' سالانہ معلمِ اِنسانیت کانفرنس کے موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ جامعہ یوسفیہ حویلی لکھا کے دفتر میں تشریف فرما ہوئے' پیر بھائی محمد انور یوسفی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جوتا کمرے میں رکھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ تہجد کے لئے اُٹھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جوتا دیکھا تو فوری فرمایا: ڈاکٹر صاحب میرا جوتا کس نے رکھا ہے؟ انور صاحب بولے سرکار مَیں نے رکھا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے پُتر مجھے ثواب سے محروم کر دیا۔ ہر رُخ والی چیز کا رخ قبلہ شریف کی طرف ہونا چاہئے۔

مالک کی اِجازت اور اُصول:

ایک پیر بھائی کے گھر کھانا تھا اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ اور برادرانِ طریقت کو ایک کمرے میں بٹھا دیا اور خود کسی کام کے لئے باہر چلا گیا۔ شدت کی گرمی تھی وہ پنکھا چلانا بھول گیا۔ غالباً میاں اقبال ندیم یوسفی صاحب پنکھا چلانے کے لئے آگے بڑھے سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پُتر مالک کی اِجازت کے بغیر پنکھا نہیں چلانا۔

رَب کیوں نہیں نظر آتا:

برادرِ طریقت محمد عباس یوسفی نے سوال کیا سرکار اللہ رب العزت شہ رگ کے قریب ہے لیکن نظر نہیں آتا۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے خوبصورت اَنداز سے فرمایا پُتر آنکھوں کے قریب ترین کیا چیز ہے؟ وہ خاموش رہے' تقریباً سب سے باری باری سوال کیا کوئی عینک کہتا' کوئی کہتا میرے کپڑے باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے آنکھوں کی پلکیں قریب ہیں لیکن نظر نہیں آتیں' کب نظر آئیں گی جب آئینہ دیکھیں گے اور پُتر جب آئینہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیکھو گے تو رب نظر آجائے گا۔ اپنی ہر ہر اَدا سُنّت کے مطابق کر لو پھر دیکھنا رَب نظر آتا ہے یا نہیں۔

سُنّت پر اِستقامت:

میاں ندیم اقبال یوسفی فرماتے ہیں' شیخِ کامل حضور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم قادریہ نعیمیہ حویلی لکھا میں سالانہ جلسہ عرس مبارک میں تشریف لائے۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ پروگرام سے واپسی پر

جامعہ یوسفیہ کے دفتر میں آرام کے لئے لیٹے' اُس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ قدرے تھکے ہوئے محسوس ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لیٹ گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہ عمامہ شریف اُتارا نہ عینک اور نہ واسکٹ اُتاری۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گہری نیند سو گئے۔ میاں ندیم اقبال یوسفی فرماتے ہیں میرے دِل میں خیال آیا کہ مَیں جرابیں اُتار دوں۔ مَیں نے دائیں پاؤں کی جراب اُتارنا چاہی تو قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً اپنا پاؤں کھینچا' فرمانے لگے پتر بائیں پاؤں کی جراب پہلے اُتارو۔

تواضع کی عظیم مثال:

میاں ندیم اقبال یوسفی صاحب فرماتے ہیں ایک دن مَیں لاہور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دفتر میں کھانا لگوایا۔ میرے ساتھ حضرت علامہ مولانا قاری محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ تھے' باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ خود کھانا کھلا رہے تھے۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دہی ڈال کر دی' کچھ دہی میرے کپڑوں پر گر گئی۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے پُتر مجھے معاف کر دو۔ یہ اَلفاظ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ نہیں تین دفعہ فرمائے۔ مَیں نے عرض کیا' سرکار کوئی بات نہیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے پُتر نہیں مجھے معاف کر دو۔ تمہارے کپڑے خراب ہو گئے۔ اِتنی عاجزی کہ مَیں کیا بتاؤں۔

دعوت و تبلیغ سے محبت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف ہر فرد کو اِسلام کے ساتھ وابستہ کرنے کی کوشش کی بلکہ اِسے برقرار رکھنے کی بھی کوشش کی۔ طلباء اور شاگردوں کو نامور عالم اِسلام بنایا مختلف اَفراد میں دین اِسلام کی تبلیغ کا جذبہ پیدا کیا' دین کی خدمت کے طریقے سمجھائے۔ مَیں نے اپنی زندگی میں اَیسی شخصیت نہیں دیکھی جو اِختصار اور جامعیت میں اَعلیٰ درجہ پر فائز ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بجا طور پر سمندر کو کوزے میں بند کر دینے کی صلاحیت رکھتے تھے' تبلیغ اِسلام سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو محبت تھی جب آپ رحمۃ اللہ علیہ حویلی لکھا میں محفل کے لئے وقت عنایت فرماتے تو فرماتے تب ٹائم ملے گا کہ وہاں فارغ نہیں بیٹھنا دعوت و تبلیغ کرنی ہے' ہر نماز کے بعد مساجد میں درسِ قرآن مجید کا اِنتظام کرو تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ حاصل ہو سکے۔ حویلی لکھا تشریف لاتے تو ایک دن میں چار چار جگہ درسِ قرآن مجید' پھر ساری رات برادران طریقت کی اِصلاح فرماتے۔

تبلیغ کے حوالہ سے واقعہ:

حضرت علامہ مولانا قاری ارشاد احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ملتان سے واپسی پر باباجی

سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پُتر آؤ آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنّت اَدا کرتے ہیں۔ ساہیوال کے قریب ایک گاؤں میں ہمارے ایک پیر بھائی حضرت علامہ مولانا امتیاز احمد یوسفی صاحب اِمامت فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اَچانک اُن کے گھر چلے گئے‘ دستک دی اَندر سے آواز آئی! کون؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا منیر احمد یوسفی تو علامہ امتیاز احمد یوسفی صاحب نے فوری دروازہ کھولا‘ خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا‘ علامہ صاحب جتنی دیر آپ کی اہلیہ کھانا پکاتی ہے اُتنی دیر تک آؤ گلیوں میں تبلیغ کرتے ہیں۔ قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ گراؤنڈ میں گلیوں میں شدید گرمی میں لوگوں کو دین کی دعوت دیتے اور فرماتے‘ نمازِ عصر مسجد میں پڑھنی ہے۔ قاری ارشاد یوسفی صاحب فرماتے ہیں جب عصر کی نماز کا وقت ہوا مسجد عوام الناس سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کی نماز کے بعد وعظ و نصیحت فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے صبح نمازِ فجر کے وقت نماز کی صدا ’’صدائے فاروقی‘‘ لگایا کرو‘ مسجد سے نکل کر گھروں میں لوگوں کو دین کی دعوت دو۔

دعوت و تبلیغ کے فوائد:

حویلی لکھا میں اکثر لوگ جو بُرائیوں میں مبتلاء تھے‘ اُنہوں نے باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی سنگت اِختیار کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کر کے سچی توبہ کی‘ آج اُن کے چہروں پر سُنّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور سروں پر عمامہ شریف ہے‘ پانچ وقت کے نمازی ہیں۔ حضور قبلہ عالم باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کثیر لوگوں میں خوفِ خدا بھر گئے‘ کئی آنکھوں کو معرفت کی چمک دے گئے‘ کتنے لوگوں کے ماتھوں کو آشنائے سجدہ کر گئے‘ کتنے لوگوں کے چہروں کو داڑھی شریف سے سجا گئے‘ لوگوں کے سروں پر عمامہ شریف سجا گئے اور لوگوں کے دِلوں میں شمعِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روشن کر گئے۔

تربیت کا نتیجہ:

حویلی لکھا میں تقسیم اسناد دوپٹہ پوشی کا پروگرام ہوتا ہے‘ جس میں تقریباً نو سے دس ہزار خواتین شمولیت کرتی ہیں۔ قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا خصوصی بیان ہوتا تھا جس میں قوم کی بیٹیوں کی خوب اِصلاح کی جاتی تھی۔ ایک دن حویلی لکھا میں محمد احمد کپڑے والا ہے اُس کی مجھے کال آئی اُس نے مجھے کہا ڈاکٹر صاحب مَیں ایک بات کرنا چاہتا ہوں‘ مَیں نے عرض کیا جناب حکم فرمائیں۔ تو محمد احمد صاحب نے پہلے مجھے خواتین کے کامیاب جلسے کی مبارک باد دی اور پھر کہنے لگے بات یہ کہ جب مَیں کل گھر کھانا کھانے آیا تو گھر کی ساری خواتین اور بچیاں سب اجتماع میں گئی ہوئی تھیں‘ مجھے بڑا غصہ آیا کہ کوئی تو گھر ہوتا۔ خیر مَیں اِنتظار میں بیٹھا ہوا تھا تقریباً دن 2:30 بجے گھر والے واپس

گھر آئے۔ کہتے ہیں گھر آتے ہی میری چھوٹی بھتیجی جو تقریباً چھ سال کی ہے، وہ بار بار سیڑھیاں چڑھتی تو کہتی اَللّٰہُ اَکبَرُ اور جب اُترتی تو کہتی سُبحَانَ اللہِ۔ مَیں نے پوچھا یہ کیا کر رہی ہو تو وہ بولی چاچو آج جو باباجی آئے ہیں ناں وہ کہہ رہے تھے سیڑھیاں چڑھیں تو اَللّٰہُ اَکبَرُ پڑھیں جب نیچے اُتریں تو سُبحَانَ اللہِ پڑھیں۔ میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ اِتنی چھوٹی بچی اِس اجتماع میں سیکھ کر آئی ہے تو بڑے کیوں نہ سیکھ کر آئے ہوں گے۔ کہتے ہیں ڈاکٹر صاحب کل سے لے کر آج تک صبح وشام گھر میں باباجی کی باتیں ہو رہی ہیں۔ باباجی نے یہ فرمایا، باباجی نے وہ فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ادارے کو کامیاب کرے۔

باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی صلہ رحمی:

ڈاکٹر محمد حسین یوسفی فرماتے ہیں اُن کا مکان خستہ حالت میں تھا جو شدید بارش کی وجہ سے گر گیا۔ بندۂ ناچیز بہت پریشان تھا۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو اِطلاع ملی۔ مَیں ماہانہ محفل پر گیا، اِجازت طلب کی، سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پُتر اَبھی بیٹھ جاوٴ۔ اِتنے میں صدر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی شیخ محمد عقیل احمد یوسفی صاحب اور نائب صدر جناب عبدالعلیم یوسفی صاحب نے باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک چیک دیا، سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے وہ چیک مجھے دیا اور فرمایا پُتر جاوٴ مکان کی تعمیر شروع کرو اور دُعا فرمائی۔ آپ یقین کریں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا اور اُن پیسوں کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے غیب سے اَیسی مدد کی کہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ میرا مکان خوبصورت بنا جس میں مَیں آج رہ رہا ہوں۔ یہ قبلہ عالم باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاوٴں کا صلہ ہے۔

باباجان رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاق:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی سلف صالحین کا بہترین نمونہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا کوئی حصہ بھی شرعی حدود سے باہر نہیں گزرا۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی مہمان نوازی سے اَسلاف کی مہک آتی تھی۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا تو فرماتے پُتر کھانا کھایا ہے، چائے پی ہے؟ خیر خیریت پوچھتے، پیر بھائیوں کے بارے میں پوچھنا، مدارس مساجد کی رپورٹ بارے استفسار آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول مبارک تھا۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ محبت کا شہر تھے۔ دُنیا لاکھ منہ موڑے لیکن وہ کسی کا دل نہیں توڑتے تھے۔ محلات تو چھوڑ کر نہیں گئے مگر خوبصورت رویے ضرور چھوڑ گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وراثت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاق وکردار ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ترکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل عادات آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگردوں عقیدت مندوں عوام سے

بڑی محبت فرماتے تھے۔ اگر کسی مرید یا عقیدت مند کی کسی غلطی پر متنبہ کرنا مقصود ہوتا تو کنایہ اِشارہ سے پوری مجلس کو مخاطب کر کے راہنمائی فرماتے تا کہ اُس کی عزت نفس مجروح نہ ہو اور وہ اپنی اِصلاح بھی کرے۔

قرآن مجید سے محبت:

محمد احمد نوریوسفی (ایم۔اے) فرماتے ہیں:

ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف تشریف لائے، وہاں میرے ماموں کی رہائش گاہ ہے۔ مَیں نے ماموں کے بیٹے کو جب دعوت دی تو وہ پروگرام میں آئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو اَگلے دن مجھے فون کر کے بتایا کہ بھائی محمد احمد اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو بابا فرید جیسی شخصیت عطا کی۔ مَیں نے پوچھا وہ کیسے؟ تو کہنے لگے مَیں نے بابا فرید کی زندگی بھی پڑھی ہے لہٰذا آپ کے پیرو مرشد سُنّت کے مطابق معاملات پر تو مجھے فریدی رنگ نظر آیا ہے یعنی جو دیکھتا وہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا دیوانہ ہو جاتا تھا۔

سلام کرنے میں پہل:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کون سا اِسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ہر ایک کو سلام کیا کرو، چاہے تو اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔ محمد احمد نوریوسفی (ایم۔اے) فرماتے ہیں، ایک دفعہ اَیسا ہوا کہ ہم جامع مسجد ابوبکر صدیق میں ماہانہ محفل میں لاہور آئے ہوئے تھے۔ مَیں وضو کی جگہ پر کھڑا تھا چونکہ میری نظر کا مسئلہ بھی تھا۔ مَیں وضو کرنے والا تھا تو مَیں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وضو میں مصروف ہیں تو مَیں نے یہ سوچا کہ وضو کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ کروں گا۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ وہیں کھڑے ہو گئے۔ جب مَیں وضو کر کے اُٹھا تو سرکار نے مجھے خود سلام کیا۔ مَیں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پُتر ہمیشہ سلام میں پہل کرنی چاہئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا خوبصورت جملہ فرمایا کہ بیٹا سلام میں پہل کرنے سے ایک تو سُنّت زندہ ہوتی اور سلام کرنے سے اِنسان کے اَندر عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ کمال اَندازِ تربیت تھا۔

عاجزی واِنکساری:

ایک مرتبہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناگوار گزرا تو فرمایا

تم عجمیوں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھ کر کھڑے نہ ہو جایا کرو۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سختی سے منع فرماتے تھے کہ جب مَیں کسی محفل میں آؤں اور تلاوتِ قرآن مجید یا نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھی جا رہی ہو تو لوگ قرآن مجید یا نعت سننے کو چھوڑ کر میری خاطر کھڑے ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے پُتر بندے کی عزت قرآن مجید کی وجہ سے ہوتی ہے' نعت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر اُن کی تعظیم نہ ہو گی تو اِنسان عزت والا نہیں بن سکتا۔ اور عاجزی اور اِنکساری بھی ناز کرتی ہو گی۔

نمازِ تہجد:

حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے' پھر دو دو رکعت نمازِ تہجد پڑھے تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ مَیں تو حیران ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ نے ہمیں اَیسے بزرگ سے نوازا کہ جو سراپا سُنّت تھے۔ 20 سالہ میری زندگی کے مشاہدہ کے اَندر جتنی بار بھی ملاقات ہوئی مَیں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ تہجد کے پابند تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے پُتر اگر تم چاہتے ہو فرشتے سلام پیش کریں تو نمازِ تہجد پڑھا کرو۔

کھانا کھانے کے آداب:

نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا دسترخوان پر بیٹھ کر تناول فرماتے تھے' کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا' دائیں ہاتھ سے شروع کرنا' پہلے دوسروں کو تقسیم کرنا اور پھر آخر میں دُعا کرنا پھر بعد میں ہاتھ دھو کر کلی کرنا یہ سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شامل تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سراپا متبع سُنّت بنایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ دسترخوان پر ہاتھ دھو کر دائیں جانب سے شروع فرماتے' دوسروں کو تقسیم کر کے خود آخر میں تناول فرماتے اور دسترخوان اُٹھانے سے پہلے دُعا فرماتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ متبع سُنّت ہونے کی وجہ سے کھانے میں برکت فرما دیتا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر عمل سنت کے مطابق ہوتا:

علامہ مفتی رضوان انور یوسفی صاحب فرماتے ہیں ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد فردوس شادباغ لاہور میں درسِ قرآنِ مجید فرما کر مسجد سے باہر نکلے تو چند ہی لمحوں کے بعد دوبارہ واپس مسجد تشریف لائے اور ساتھ ہی پھر باہر تشریف لے آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:

مَیں نے مسجد سے باہر نکلتے ہوئے دایاں پاؤں پہلے باہر رکھ دیا تھا جس کی وجہ سے مَیں

دوبارہ مسجد واپس آ کر پھر بائیں پاؤں کو پہلے باہر رکھ کر مسجد سے نکلا ہوں۔ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) اس کو کہتے ہیں سُنّت کے مطابق عمل کرنا

جن کی ہر ہر ادا سُنّتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
اَیسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سورۃ الفاتحہ کے دَم سے شفاء:

محمد مبشر اسلم یوسفی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی محمد اسلم کے بیٹے ہیں کہتے ہیں کہ میرے برادر اصغر محمد مظفر جو 4 یا 5 سال کا تھا کہ اَچانک اُس کے بائیں گھٹنے پر اَندر کی جانب ہتھیلی کے برابر رسولی اُبھر آئی۔ تو اس کو آپریشن کی غرض سے میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا تو والد صاحب کو نہ تو ہسپتال کا اِنتظامی ماحول پسند آیا اور نہ ہی آپریٹ کروانا چاہتے تھے۔

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ مصری شاہ والے گھر تشریف فرما ہوئے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو محمد مظفر کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی دَم فرمایا اور میری والدہ صاحبہ کو بھی کچھ قرآنی آیات مبارکہ پڑھ کر دَم کرنے کو کہا اور کچھ عرصے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محمد مظفر کو پھر دم فرمایا اور برادرِ اَصغر کی ٹانگ کا معائنہ کیا اور وہ رسولی جس کا آپریشن ہونا طے پا چکا تھا' جسم سے بالکل صاف ہو چکی تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا' آپ نے کیا پڑھ کر پھونکا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے بچے کو شفاء عطا فرما دی ہے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مَیں نے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے شفاء عطا فرما دی اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کا ہزار ہا شکر ہے۔ برادر اصغر کو کبھی دوبارہ اَیسا مسئلہ درپیش نہیں آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اے خدا وہ قوتِ سماعت عطا کر دے
کہ اَلفاظِ منیر یوسفی روح کو معطر کر دے
وہ جو چلے گئے مالک تیری ہی رضا
ہو شوقِ دید پورا اَیسی نظر عطا کر دے
رہے اُن کی تازگی نسلوں میں میری
اُن کی آنکھوں کی روشنی سب کو عطا کر دے

میرے مالک مَیں اُن کے پاؤں کی دھول ہی بن جاؤں
یا الٰہی اَیسی تو مجھ پر اپنی عطاءِ کرم کر دے
تازہ ہے اور رہے گی اُن کے علم و فضل کی خوشبو
جستجو میں ہے مبشر فقط اک کلی ہی میسر کر دے

باباجان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کرنا:

محمد مبشر اسلم یوسفی کہتے ہیں سن 2006 یا 2007 کی بات ہے۔ جامع مسجد نوری میں نمازِ جمعہ اَدا کی۔ اُس دِن خاص طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سوال کی نیت سے گیا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر اپنی باری کا اِنتظار کر رہا تھا اور سوچ رہا تھا۔ کس طرح سوال کروں۔ اَبھی اِسی کش مکش میں تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا چہرہ مبارک میری طرف کرتے ہوئے کہا' بولو بیٹا مبشر پوچھو کیا پوچھنا ہے۔

جب سے نوری مسجد میں نماز جمعۃ المبارک اَدا کر رہا تھا وہ پہلی بار تھا کچھ پوچھنا چاہا پر اَلفاظ نہیں مل رہے تھے اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی فرمایا' بیٹا پوچھو کیا سوال پوچھنا ہے۔ تو مَیں نے عرض کیا' ایک کمپنی میں جاب آفر ہو رہی ہے اور تنخواہ بھی 5 ہزار زیادہ ملے گی۔ تو کیا نوکری تبدیل کرلوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کام کیا کرنا ہوگا۔ مَیں نے عرض کیا' کمپنی کی ایکسائز ڈیپارٹ کی کچھ فائلیں گم ہیں۔ اُن کو تلاش کرنا ہے اور نیو فائل کو محفوظ کرنا ہے۔

اِس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں بیٹا کمپنی والے تنگ کریں گے اور پھر 3 سے 4 مہینے میں وہی ہوا کہ نہ صرف کمپنی نے وہ ڈیپارٹمنٹ بند کر دیا بلکہ کچھ ملازمین کو اپنے روزگار سے بھی ہاتھ دھونا پڑا جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فراستِ نظر نے بندۂ ناچیز کو پریشانی سے محفوظ رکھا۔

نگینہ مسجد کی مَنت مانگ لو:

محمد شہباز یوسفی (چائنہ سکیم) والے کہتے ہیں:

ایک دِن بندۂ ناچیز آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا عرض کیا' باباجان ہماری ایک لوہا کاٹنے والی قینچی ہے جس کی مالیت تقریباً بارہ لاکھ ہے تو وہ ایک سال کے اُدھار پر بارہ لاکھ کی فروخت ہو رہی ہے اِس کے علاوہ کوئی خریدنے والا نہیں آ رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پتر نگینہ مسجد کی منت مانگ لو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ گاہک بھیج دے گا۔ سات دن گزرنے کے بعد ایک گاہک آیا اور کہنے لگا بارہ لاکھ بیس ہزار لے لو اور پہلے رقم لو بعد میں قینچی دے دو۔ مَیں اُسی وقت موٹر سائیکل پر سوار ہو کر سیدھا باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے شہباز پتر آج بڑا خوش

نظر آرہے ہو خیر ہے؟ مَیں نے عرض کیا، حضور قینچی نقد رقم پر فروخت ہوگئی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے پتر صبر کرتے تو یہ اور مہنگی بک جاتی کیونکہ آپ نے نگینہ مسجد کی منت مانگ لی تھی جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کا گھر ہے۔ مَیں نے دس لاکھ اپنے پاس رکھا کیونکہ مَیں نے اُسی وقت منت مانگ لی تھی کہ جتنے کی بھی قینچی فروخت ہوگی 10 لاکھ پاس رکھوں گا باقی نگینہ مسجد میں جمع کروادوں گا۔

بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کا سچا فرمان:

محمد شہباز یوسفی (چائنہ سکیم) والے کہتے ہیں: 2005ء میں میرے والدِ گرامی نے (ٹی بی کے مرض کے ساتھ) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حج کیا۔ واپسی پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''بابیو تانوں ٹی بی، ٹوبی کوئی نئیں، ایویں پریشان نہ ہویا کرو''۔

حج سے واپسی پر ہم نے والد صاحب کے لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائے اور ٹیسٹ رپورٹ ڈاکٹر کو دکھائی تو ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کون سی دوائیاں اِستعمال کر رہے ہو؟ میرے پاس وہ لفافہ جس میں کافی دوائیاں موجود تھیں ڈاکٹر صاحب کو دے دیا تو ڈاکٹر صاحب نے وہ لفافہ زور سے اُٹھا کر میرے آگے پھینکا اور کہنے لگا، بابے نوں ٹی بی ٹوبی کوئی نئیں ہے آپ کو کس ڈاکٹر نے کہا ہے۔ آج کے بعد یہ پرانی دوائی اِستعمال نہیں کرنی، میرا نسخہ اِستعمال کرنا ہے ہم نے دوائی لی اور گھر پہنچے تو اُس دن سے یہ بات دِل میں موجود تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں یہ بات میرے والد صاحب کو بتائی تھی ''بابیو تانوں ٹی بی ٹوبی کوئی نئیں'' جو کہ آج ڈاکٹر نے ٹیسٹ رپورٹ کرنے کے بعد بتائی ہے۔

دُعا کی برکت:

محمد شہباز یوسفی (چائنہ سکیم) والے کہتے ہیں: ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گودام میں تشریف لائے تو میری خوشی کی اِنتہا نہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ہمارے گودام میں قدم رکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ نے برکتوں کے خزانے کھول دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں اور ہمارے کاریگروں کو دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا ''پُتر تسی ملازماں نوں نماز واسطے وقت دیا کرو'' مَیں نے عرض کیا، حضور آپ کی تربیت کا اَثر ہے، ہم ملازموں کو نماز کے لئے وقت دیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے پُتر اللہ پاک نے آپ کو بہت نوازنا ہے کیونکہ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ نے پہلے ایک گودام مصری شاہ میں عطاء کیا بعد میں دوسرا بھی عطا کر دیا۔

1999ء میں میرے گردہ میں پتھریاں بن گئیں جس کے بارے میں ڈاکٹرز نے

میرے بار بار تقریباً 18 آپریشن کئے جس کی وجہ سے میرا گردہ ضائع ہوگیا۔ مَیں بار بار آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دُعا کرواتا' میرے والد محترم حاجی سردار احمد یوسفی بھی بہت پریشان رہتے لیکن جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوتی تو فرماتے' پُتر شہباز گھبرانا نہیں' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ آپ کو شفاء عطا فرمائے گا' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے آپ لوگوں سے دین کا کام لینا ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ کا فضل اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاؤں کا صدقہ ہے کہ 20 سال گزر چکے ہیں' میرا ایک گردہ ہے اور مَیں مکمل طور پر صحت مند ہوں۔

محمد ندیم یوسفی (نیو وے اکیڈمی شادباغ والے) کہتے ہیں' مَیں شادباغ فردوس جامع مسجد میں نماز پڑھتا تھا۔ وہاں روزانہ نمازِ مغرب کے بعد تعلیم و تربیت کا پروگرام ہوتا تھا۔ مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا درس سُنتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو درس دیتے تھے مَیں ایک کاپی پر یا کاغذ پر لکھتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو بات کرتے قرآن مجید اور حدیث پاک کی روشنی میں حوالہ دے کر کرتے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ علمِ غیب کے بارے میں درس دے رہے تھے۔ درس دینے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ دُعا فرما رہے تھے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ جب جانے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف دیکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے کان میں کیا ہوا ہے؟ مَیں نے روئی رکھی ہوئی تھی۔ مَیں نے کہا ریشہ نکلتا ہے اور کان میں سوراخ ہے۔ ڈاکٹر سندھو عامر روڈ سے علاج کروا رہا ہوں۔ لیکن آرام نہیں آرہا۔ بہت تکلیف ہوتی ہے۔ قبلہ باباجان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: روئی نکالو مَیں نے روئی نکالی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ پڑھ کر کان میں دَم کیا۔ اور کہا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ شفاء دے گا۔ کچھ دنوں بعد کان کی تکلیف بھی ختم ہوگئی۔ اور کان میں سوراخ بھی خود ہی ختم ہوگیا جبکہ ڈاکٹر سندھو نے کہا تھا آپریشن ہوگا۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا سے آپریشن کے بغیر ہی کان ٹھیک ہوگیا۔ اِس بات کو تقریباً 18 سال ہوگئے ہیں۔

فرخ یوسفی صاحب (ٹاؤن شپ لاہور) والے کہتے ہیں' محمد احمد یوسفی صاحب جو آپ کے پاس جامع مسجد نگینہ میں موجود ہیں۔ یہ ہمارے گھر میں بچوں کو پڑھانے آتے تھے' اور اُس وقت یہ عیسائیت کے پیروکار اور مبلغ تھے' اُن کا نام Ronald David Howell تھا' مَیں انہیں مسرت شادی ہال میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان سننے کی دعوت دیتا' تو یہ اُدھر درس سننے آتے تھے۔ ایک پروگرام میں جب یہ موجود تھے تو مَیں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خاموشی سے یہ عرض کیا کہ ایک کرسچن ٹیچر بھی درس سننے آتے ہیں' اور آج بھی موجود ہیں جو آپ رحمۃ اللہ علیہ اُن کے حوالہ سے بھی تھوڑی گفتگو فرما دیں۔ تو اُس دن باباجان رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کے لئے اَیسی خوبصورت گفتگو فرمائی کہ وہ ساری گفتگو اُن کے دِل میں اُتر گئی۔ محمد احمد صاحب نے وہاں درس سننے کے بعد اُسی رات 1:00 بجے میرے گھر میں آکر دستک

دی، مَیں نے جب اُن کو دیکھا کہ خیریت دریافت کی تو مجھے کہنے لگے کہ مجھے کلمہ پڑھاؤ، مَیں اُن کو اَندر لے آیا اور ڈرائنگ روم میں بٹھایا، پھر مَیں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ٹیلی فون کیا اور بتایا کہ جن کا آپ سے ذکر کیا تھا وہ آئے ہیں اور مسلمان ہونا چاہتے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مَیں فون پر ہی ہوں، آپ اُنہیں کلمہ پڑھاؤ تو مَیں نے اُن کو کلمہ پڑھایا، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کا اِسلامی نام محمد احمد یوسفی صاحب رکھا۔ اُس کے بعد محمد احمد یوسفی صاحب نے اپنی ہر چیز کو اِسلام میں ڈھال لیا اور لباس اور عمامہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اَنداز پر کرلیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ محمد احمد یوسفی صاحب سے بڑی شفقت فرمانے لگے اور مَیں نے اکثر سُنا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اُنہیں ولی اللہ کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

یہ ماشاء اللہ! آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتوں میں سے بہت اَہم کرامت ہے کہ ایک کرسچن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس سننے کے بعد تڑپ کر مسلمان ہوگیا اور یہ واقعہ 16اکتوبر 2002ء میں ہوا۔ محمد احمد یوسفی صاحب ماشاء اللہ اَبھی حیات ہیں اور آج کل باباجان رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کا انگریزی میں تراجم کررہے ہیں۔ اور اَب اُنہوں نے قرآنِ مجید کا ترجمہ بھی شروع کیا ہوا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ اُن کی خیر فرمائے۔

وقت میں برکت:

فرخ یوسفی کہتے ہیں: مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حویلی لکھا ایک گاؤں ماتاں والا، پروگرام پر گیا۔ وہاں سے واپسی کے لئے ہم فجر کی نماز پڑھنے کے بعد 6 بجے چلے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا کہ بیٹا جلدی پہنچنا ہے وہاں کچھ کام ہے۔ اُس وقت ہم چونیاں کی طرف سے آتے تھے 6 بجے ہم وہاں سے نکلے جب لاہور ٹھوکر نیاز بیگ کے اشارے پر پہنچے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گھڑی دیکھی تو اُس وقت 7:00 بجے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تھپکی دی اور فرمایا ماشاء اللہ! آپ اَچھے ٹائم پر لے آئے ہیں اور مَیں حیران تھا اِس بات پر کہ دو، اَڑھائی گھنٹے کا سفر آپ جتنی چاہے جلدی کرلیں، ایک گھنٹے میں طے نہیں ہوسکتا اور یہ واقعہ مجھے آج بھی یاد ہے کہ یہ ایک گھنٹے میں فاصلہ کیسے سمٹ گیا، یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خاص کرامت تھی کہ فاصلہ سمٹ گیا اور فاصلہ طے ہوگیا۔

فرخ یوسفی کہتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر ماہ ہمارے گھر تشریف لاتے تھے اور جو روٹین میں کھانا تیار کیا جاتا تھا وہی کھاتے تھے، ہمارے گھر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ جب تشریف لاتے تو ہمارے گھر والوں کے علاوہ باہر کا کوئی بندہ موجود نہ ہوتا تھا، لیکن ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آٹھ دوست اور بھی تھے تو ہم لوگ پریشان ہوگئے کہ ہم نے تو جو روٹین کے مطابق کھانا بنایا تھا وہی ہے، تو اَب پریشانی یہ لاحق ہوگئی

کہ اِتنے بندوں کا کھانا کس طرح پورا ہوگا۔ تو مَیں نے اپنی زوجہ سے کہا کہ کوئی بات نہیں ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کرتے ہیں' ان شاء اللہ! سب ٹھیک ہو جائے گا۔ مَیں نے چاولوں کی ایک ٹرے پر کپڑا ڈال کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھ دیا' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو اپنے پاس رکھا اور بسم اللہ شریف پڑھتے ہوئے اُس میں سے کھانا ڈالنا شروع کر دیا اور کرتے کرتے ہر بندے کو کھانا پہنچ گیا اور سب نے الحمدللہ پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور جب وہ ٹرے ہمیں واپس دی گئی تو وہ ویسے کی ویسے تھی۔ میرے سارے گھر والے حیران تھے اِس بات پر کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کو چاول کیسے کھلائے یہ تو سارے کے سارے چاول واپس آگئے ہیں۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت بڑی کرامت تھی جو مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔

شیخ کا مرید سے تعلق:

برادرِ طریقت جناب عدیل محبوب یوسفی صاحب کہتے ہیں:

دسمبر 2017ء میں اپنی زندگی کے کچھ معاملات کی وجہ سے بہت پریشان تھا۔ اِس دُنیا سے دِل اُٹھ سا گیا تھا' زندگی کا وقت بہت مشکل گزر رہا تھا خود کو اکیلا محسوس کرتا تھا' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے دِل میں خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت دِل میں موجود ہے تو بس خود کو دین کی طرف لگانے کا سوچتا اور رات کو اُٹھ کر نمازِ تہجد کی سُنّت کے مطابق پڑھا کرتا تھا' اُن ہی دنوں ایک ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ خطاب فرما رہے تھے کہ اَچانک مجھے محسوس ہوا کہ جیسے وہ صرف مجھ سے یہ بات فرما رہے ہیں کہ (جو شخص مدینہ شریف میں جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام کرنا چاہتا ہے مگر وہاں جا نہیں پاتا' وہ یہاں ہی کھڑا ہو کر سلام پیش کرے اُس کا سلام پہنچ جائے گا) مَیں اُس رات تہجد کے بعد کھڑا ہوا' اُسی طرح کیا اور روتا رہا بعد میں سو گیا' سونے سے کچھ دیر بعد مجھے محسوس ہوا کہ میرے دائیں ہاتھ پر کسی نے ہاتھ رکھا ہے اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا ہے۔ وہ ہاتھ اور اُس کا اِحساس اَیسا تھا کہ مَیں بیان نہیں کر سکتا' میرے پاس اَلفاظ نہیں۔ اِتنا نرم جیسے ریشم اور جیسے گوشت سے بھرا۔ مَیں نے آنکھیں کھولنا چاہیں کیونکہ مَیں نیند سے بیدار ہو چکا تھا مگر کچھ دیر تک یہ اِحساس اَیسے ہی رہا' پھر جب آنکھ کھلی تو کوئی بھی نہیں تھا۔ مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ جو کچھ ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ کرم سے ہوا' کیونکہ مَیں سمجھتا ہوں کہ پیرِ کامل کا رابطہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہوتا ہے تو مریدین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفقت بھی پیرِ کامل کی بدولت ہوتی ہے ورنہ مجھ جیسے بندے کی کوئی اَوقات نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مساجد، مدارس، دارالافتاء اور سکول کا قیام

موجودہ دَور ٹیکنالوجی کا دَور ہے۔ اِس دَور میں کسی بھی قوم کی ترقی کا اِنحصار اِس بات پر ہے کہ وہ قوم کس حد تک تعلیم یافتہ ہے۔ کسی بھی قوم میں جس قدر لوگ پڑھے لکھے، مہذّب اور با شعور ہوں گے وہ قوم اُتنی ہی زیادہ ترقی کرے گی اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ آج کے طلباء و طالبات کل کے مِعمارانِ ملّت ہیں۔ آج اگر ان کی ذہنی، جسمانی، فکری اور روحانی تربیت کی جائے گی تو اَچھا معاشرہ وجود میں آجائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیاری بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کرنے کی ضرورت کو شدّت سے محسوس کیا کہ کس طرح مسلمان خواتین کی روحانی اور عملی تربیت کا تسلی بخش اِنتظام کیا جائے کیونکہ جب بچیاں اِسلامی تعلیم و تربیت کے زیور سے مزیّن ہو جاتی ہیں تو علم کی روشنی سے پورے خاندان کو منوّر کرنے میں اَہم کردار اَدا کرتی ہیں۔

اِس سلسلے میں نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر انتظام **جامعہ یوسفیہ** کا قیامِ عمل میں لایا گیا اور اہلِ اِسلام اہلِ سُنّت و جماعت کے مدارس کے نمائندہ اِدارے، **تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان** سے 23 اگست 2000ء کو جامعہ کا اِلحاق ہوا اور جامعہ کو درجہ وسطانی میں اِلحاق کا سرٹیفکیٹ ملا۔ بعدازاں 2006ء میں **جامعہ یوسفیہ** کی درجہ فوقانی میں الحاق نمبر 1355 کے تحت رجسٹریشن ہوئی اور اَب موجودہ سن 2021ء تک عُلیا میں رجسٹرڈ ہو چکا ہے اَب **جامعہ یوسفیہ** کے طلباء و طالبات تمام درجات (عامہ، خاصہ، عالیہ، عالمیہ، تخصص فی الفقہ، تخصص فی الحدیث، تخصیص فی التفسیر، تخصص فی القرآت) کے کورسز جاری ہیں۔

بحمدہٖ تعالیٰ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی اور انجمن اِشاعت دِین اِسلام کے زیر اِنتظام لاہور، حویلی لکھا اور ملتان شریف میں بیسیوں جامعات اور مساجد دینِ متین کی تبلیغ و اِشاعت میں شب و روز مصروفِ عمل ہیں۔ علاوہ ازیں جدید تعلیم کے لئے اِسلامی ماحول سے مزین نگینہ دارِ اَرقم سکول اور علاج معالجہ کے لئے نگینہ میڈیکل کمپلیکس بھی پوری لگن کے ساتھ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اَنجمن اِشاعتِ دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب سے ملحقہ ادارے و مساجد

1۔ جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور (ہیڈ آفس)

2 جامع مسجد یارسول باٹا پور لاہور

3 جامع مسجد قباء ہربنس پورہ لاہور

4 نگینہ میڈیا سیل متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق بلاک C-I گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

5 ابوبکر کمپیوٹر سیکشن متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق بلاک C-I گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب سے ملحقہ مساجد

1۔ جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق بلاک C-I گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
2۔ جامع مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گلزارِ مدینہ پارک مین رِنگ روڈ لاہور
3۔ جامع مسجد محمد اسد قریشی مناواں باٹا پور لاہور
4۔ جامع مسجد سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ عماد ٹاؤن کاہنہ نو لاہور
5۔ جامع مسجد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نیو ہاؤسنگ سکیم کرول گھاٹی لاہور
6۔ جامع مسجد و مدرسہ فیضان مدینہ ساندہ کلاں لاہور
7۔ جامع مسجد نگینہ رشیدہ اختر شکور آباد حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ
8۔ جامع مسجد نگینہ شریفاں محلہ پیر اسلام

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب سے ملحقہ مدارس و مراکز

1۔ جامعہ یوسفیہ برائے طلباء متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق بلاک C-I گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور (ہیڈ آفس برائے طلباء کرام)
2۔ جامعہ یوسفیہ برائے طالبات بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور (ہیڈ آفس طالبات)
3۔ دارالعلوم حمیہ قادریہ یوسفیہ برائے طالبات سکیم نمبر 2 بلاک Z شادباغ لاہور
4۔ جامعہ یوسفیہ برائے طالبات غلام حسین پارک شادباغ لاہور
5۔ جامعہ یوسفیہ برائے طالبات باٹا پور جلو موڑ لاہور
6۔ جامعہ یوسفیہ برائے طلباء باٹا پور جلو موڑ لاہور
7۔ جامعہ یوسفیہ برائے طلباء بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور
8۔ جامعہ یوسفیہ برائے طلباء اندرون بھاٹی گیٹ لاہور
9۔ جامعہ یوسفیہ برائے طلباء متصل جامع مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گلزارِ مدینہ پارک مین رِنگ روڈ لاہور
10۔ جامعہ یوسفیہ برائے طلباء متصل جامع مسجد سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ عماد ٹاؤن کاہنہ نو لاہور
11۔ جامعہ یوسفیہ برائے طالبات حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ
12۔ جامعہ بنات الاسلام حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ
13۔ جامعہ یوسفیہ البشریٰ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

14۔ جامعہ غوثیہ یوسفیہ چک ماتاں کوٹھی حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ
15۔ جامعہ دار السّلام برائے طلباء حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ
16۔ جامعہ فیضانِ نگینہ چھوٹا گاجہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ
17۔ جامعہ یوسفیہ برائے طالبات گلزیب کالونی ملتان شریف
18۔ جامعہ یوسفیہ برائے طالبات مجتبیٰ کینال ویو ممتاز آباد ملتان شریف
19۔ نگینہ دارِ اَرفع سکول 533 بلاک C-1 بالمقابل گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور
20۔ دار الافتاء جامعہ یوسفیہ بلاک C-1 گجرپورہ چائنہ سکیم لاہور
21۔ نگینہ میڈیکل کمپلیکس بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور
22۔ نگینہ فری میڈیکل وآئی کیمپس کا اِنعقاد
23۔ نگینہ ایمبولینس سروس (حویلی لکھا)

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب انجمن اِشاعت دِین اِسلام کی خصوصی معاونت کے ساتھ عرصہ دراز سے غریب اور نادار لوگوں کے لئے خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

اجتماعات اور محافل کا اِنعقاد

ہفتہ وار اجتماعات کے پروگرام کا آغاز 75 کی دہائی سے نوری جامع مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور سے ہوا اُس کے بعد یہ سلسلہ فردوس جامع مسجد میں بھی شروع ہوگیا' اور سَن 2000ء کے بعد یہ ہفتہ وار اجتماع جامع مسجد نگینہ میں منتقل ہوا جو تا حال جاری ہے۔

روزانہ کے دُروس:

بعداز نمازِ فجر 1980ء تا 2000ء جامع مسجد فردوس شاد باغ

بعداز نمازِ فجر 2000ء تا 2011ء جامع مسجد نگینہ چائنہ سکیم

بعداز نمازِ فجر 2011ء تا 2019ء جامع مسجد ابوبکر صدیق چائنہ سکیم (بدھ تا اتوار)

بعداز نمازِ فجر 2011ء تا 2019ء جامع مسجد فردوس شاد باغ (پیر' منگل)

ہفتہ وار و ماہانہ دُروس:

ہفتہ کی رات بعداز نمازِ عشاء جامع مسجد نگینہ چائنہ سکیم

ہر ماہ کی پہلی اتوار جامع مسجد ابو بکر صدیق چائنہ سکیم (بعد از نمازِ ظہر)

ہر ماہ کی دوسری اتوار رہائش گاہ قیصر مختار و برادران گارڈن ٹاؤن (بعد از نمازِ ظہر)

ہر ماہ کی دوسری اتوار جامع مسجد عثمانیہ نبی والوں کی اقبال ٹاؤن (بعد نمازِ عصر)

ہر ماہ کی دوسری اتوار جامع مسجد یا رسول اللہ گلشن راوی

ہر ماہ کی تیسری اتوار جامع مسجد مدینہ گارڈن ٹاؤن

ہر ماہ کی تیسری اتوار جامع مسجد فاطمۃ الزہراء جوہر ٹاؤن (بعد از نمازِ ظہر)

ہر ماہ کی چوتھی اتوار جامع مسجد عمر فاروق گارڈن ٹاؤن (بعد از نمازِ ظہر)

ہر ماہ کی چوتھی اتوار جامع مسجد ملا الٰہی اندرون بھاٹی گیٹ لاہور (بعد از نمازِ ظہر)

جامع مسجد قباء ہربنس پورہ لاہور (بعد از نمازِ عصر)

جامع مسجد تبارک فتح گڑھ لاہور (بعد از نمازِ مغرب)

ہر ماہ کا تیسرا بدھ قریش شادی ہال کالج روڈ ٹاؤن شپ (بعد از نمازِ عشاء)

ہر تین ماہ بعد ادارہ ہذا کی حویلی لکھا میں موجود مختلف برانچز میں درس کا اہتمام ہوتا تھا۔

سالانہ دُروس

سالانہ محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کے پُر مسرت موقع پر جامع مسجد محمد ابو بکر صدیق میں ہر سال فروری کے مہینے میں سالانہ معلمِ انسانیت کانفرنس کا اِنعقاد کیا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ کے فضل وکرم سے اِن تمام عظیم اجتماعات کی بدولت بیسیوں مبلغین تیار ہو رہے ہیں۔ اِن تمام اجتماعات میں خواتین کے لئے باقاعدہ پردے کا اِنتظام ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں سینکڑوں مساجد ہیں جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ علم کا نور پھیلاتے رہے۔

محمدی قافلے:

اِن تعلیمی وتربیتی پروگراموں سے کندن بن کر نکلنے والے نوجوان محمدی قافلوں کی صورت میں ملک کے طول وعرض میں پھیل کر اشاعتِ اِسلام کا کام کر رہے ہیں۔ محمدی نوجوان' گھروں' دفتروں' دکانوں' فیکٹریوں' پارکوں' بازاروں' چوکوں اور کھیل کے میدانوں میں جا کر دعوتِ دین اِسلام دیتے ہیں جس کے سبب سینکڑوں لوگ راہِ راست پر آ چکے ہیں۔ حال ہی میں تقی پور میں ایک پورا مسیحی خاندان مسلمان ہوا ہے۔

2020ء میں ہونے والی معلمِ اِنسانیت کانفرنس

اللہ رب العزت کے فضل و کرم، خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت اور بابا جان نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت منیرِ اسلام حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ نظر سے 2 فروری 2020ء کو 14 ویں سالانہ مُعلّمِ اِنسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس کا اِنعقاد کیا گیا۔ جو کہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ہونے والی پہلی معلمِ اِنسانیت کانفرنس تھی۔ ماہِ جنوری کے آغاز سے ہی اَحباب کو کانفرنس کی دعوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ قبلہ والدگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے دوستوں، برادرانِ طریقت اور تمام محبین نے اِنتہائی شفقت اور محبت کا اِظہار فرمانے کے علاوہ ہمیں مالی، جانی، بدنی اور ہر طرح کا تعاون سے بھی نوازا۔ اِس کانفرنس کے انعقاد سے پہلے بھی ہمیں تمام اَحباب کی محبتیں بھرپور اَنداز میں میسر آ رہی تھیں مگر کانفرنس کے اِنعقاد سے دل کو یہ سکون ملا کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اور فیض جاری ہے اور (اِنْ شَاءَ اللہ) جاری رہے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام دوست اَحباب اور مریدین نے اِس عظیم الشان کانفرنس کے اِنعقاد و اِنتظامات کے لئے جس طرح ہمارے ساتھ تعاون فرمایا اور اس میں شرکت فرمائی ہم تہہ دل سے اُن سب کے شکرگزار ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صوفیٔ باصفا   عالم باعمل   قُطبِ جَلی   پیرِ طریقت

رہبرِ شریعت   نیّرِ اوجِ شرافت   زُبدۃُ العارفین   پیکرِ ایثار و وفا

یادگارِ اسلاف   پروانۂ توحید و رسالت   فنافی الرسول ﷺ   منظورِ نظر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی

حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

مُنیرِ اسلام

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

کی

تبلیغی خدمات

علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی خدمات

رحمت عالم سرورِ کائنات حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات قیامت تک کے اِنسانوں کے لئے ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد یہ ذمہ داری علمائے کرام اور اَولیائے عظام پر آ گئی۔ قرآنِ مجید میں اِس ذمہ داری کے حوالہ سے یوں اِرشاد ہوتا ہے: کُنتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللہِ [17]

تم بہتر ہو اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں' تم بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ پر اِیمان لاتے ہو۔

قرآنِ مجید میں ایک اور جگہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ [18] ''اپنے پروردگار کی راہ کی طرف لوگوں کو دانائی اور عمدہ نصیحت کے ذریعے سے بلاو اور لوگوں سے مباحثہ کرو اَیسے طریقے پر جو بہترین ہے''۔

اِس طرح خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اِجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بھی دعوت وتبلیغ کے مشن کو جاری رکھنے کی وصیت کی اور فرمایا:

فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ [19] جو یہاں موجود ہیں میری باتوں کو اُن لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔ اِسی لئے اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِس ذمہ داری کو بڑی جانفشانی کے ساتھ سر اَنجام دیا۔ درس وتدریس کا میدان ہو یا دینی اَفکار کی تبلیغ' اَشاعت اِسلام کے ہر میدان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ مصروفِ عمل رہے۔ کہیں درسِ قرآن تو کہیں رسائل واَخبارات' کہیں منبر ومحراب تو کہیں مساجد و مدارس آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی خدمات کی گواہی دے رہے ہیں۔ گویا کہ تبلیغ کا ہر شعبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ناز کرتا ہے۔

سلسلہ درسِ قرآن وحدیث:

بنی نوع اِنسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے پیغمبروں پر کتابیں اور صحیفے نازل کئے۔ اُن میں سے آخری کتاب قرآن مجید فرقان حمید ہے جو احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب قیامت تک تمام اِنسانوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

---

[17] القرآن الکریم سورۃ آل عمران آیت 110۔ [18] القرآن الکریم سورۃ النحل آیت 120۔ [19] شعب الایمان حدیث 4774' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32188' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 13374' صحیح بخاری حدیث 1739' شرح السنۃ حدیث 112' کنز العمال حدیث 12354-5652۔

قرآن کریم میں اِرشادِ ربّانی ہے: فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ[20] پھر آپ قرآن سے اُس کو نصیحت کیجیے جو میرے عذاب سے ڈرتا ہو۔

شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِرشادِ مبارک ہے: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ[21] ''تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا''۔

چونکہ علماء کرام اَنبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور اَنبیاء کرام علیہم السلام کے بعد یہ ذمہ داری علمائے کرام پر آ گئی۔ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس ذمہ داری کو جانفشانی کے ساتھ سر اَنجام دیتے ہوئے قرآن مجید کی ترویج و اَشاعت کے لئے سلسلہ درسِ قرآن وحدیث میں مصروف رہے۔ ویسے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر خاص و عام موقع پر اِسلامی تعلیمات کو عام کرتے رہے ہیں' لیکن کچھ مخصوص اَوقات اور مقامات جن پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درسِ قرآن وحدیث کا سلسلہ سالہا سال سے جاری رکھا۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے درویش! قرآن شریف کی تلاوت کرنا تمام عبادتوں سے اَفضل اور بہتر ہے۔ دُنیا اور آخرت جو کچھ اِن کے درمیان ہیں سب سے بہتر قرآنی تلاوت ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس قرآن کا یہ سلسلہ بروز جمعۃ المبارک بمقام جامع مسجد نوری نزد ریلوے اسٹیشن لاہور بعد از نماز فجر اور بعد از نماز عصر شروع کیا۔

جامع مسجد نوری سے آغاز ہونے والا درس قرآن کا یہ سلسلہ روزانہ' پندرہ روزہ' ماہانہ اور سالانہ کی بنیاد پر سینکڑوں مساجد' محافل' تقریبات میں آخری وقت تک جاری رہا اور اَب صاحبزادگان' معتقدین اور برادران طریقت اِس سلسلے کو لے کر چل رہے ہیں اِن شاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔ دَرُوسِ قرآن مجید کے اِس سلسلے کی مختصر سی تفصیل درج ذیل ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ تحریری اور تقریری سطح پر درسِ قرآن کی طرح درسِ حدیث شریف کا فریضہ بھی بخوبی نبھاتے رہے ہیں۔ تحریری سطح پر کتب' اخبارات اور ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ درسِ حدیث کا آغاز کئے رکھا ہے۔ اسی طرح تقریری سطح پر مساجد' محافل مجالس' ریڈیو' ٹیلی ویژن اور مذہبی تہواروں پر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف کے درس کو عام کرنے کی ذمہ داری سنبھالے رکھی تھی۔

تقریری تبلیغی خدمات:

ساری زندگی تبلیغی خدمت میں مصروف عمل رہے' کھانے پینے' سونے جاگنے اور اپنا خیال

---

[20] القرآن الکریم سورۃ ق آیت 45۔ [21] شعب الایمان حدیث 2019' سنن ابو داوٗد حدیث 1452' مسند البزار حدیث 698' سنن ترمذی حدیث 2907' بخاری حدیث 5027' سنن دارمی حدیث 3380' شرح السنۃ للبغوی حدیث 1172۔

رکھے بغیر تبلیغ اسلام میں ساری صلاحیتیں صرف کیں اور تبلیغی انداز شعلہ بیانی کی بجائے نہایت خوبصورت، بڑے دھیمے انداز، نہایت پُر اَثر اور مسکراتے چہرے کے ساتھ، حوالوں کی مدد سے واعظانہ تقریر کرتے رہے ہیں۔

(i) مذہبی اجتماعات:

آپ رحمۃ اللہ علیہ عالم اِسلام میں قادر الکلام مقرر کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اَہم مذہبی موقعوں پر منعقد ہونے والی محافل جیسے عید میلاد النبی، عید الفطر، عید الاضحیٰ، جمعۃ المبارک، یومِ عاشورہ، شبِ برأت، شب معراج، اعتکافِ رمضان اور مذہبی کانفرنسز میں بحیثیتِ مقرر اپنی فصاحت و بلاغت سے لوگوں کی تربیت کرنے میں مصروف عمل رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اِنتظام ہونے والی محافل اور تعلیمی و تربیتی پروگراموں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ مقرر کی ذمہ داریاں سرانجام دیتے رہے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سالہا سال سے جمعۃ المبارک کے خطیب کی ذمہ داری سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پہلا جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور میں دیا۔ بعد ازیں چوک ناخدا لال مسجد لاہور اور پھر جامع مسجد رحیمیہ مکھن پورہ لاہور پھر تکیہ گھنگرو شاہ چاہ میراں لاہور میں جمعۃ المبارک کے خطبات دیئے۔ اور پھر تاحیات آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعۃ المبارک کے روز پہلے جامع مسجد فردوس غلام حسین پارک شاد باغ لاہور اور پھر جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور میں جمعۃ المبارک کا خطبہ اِرشاد فرماتے۔ یہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعۃ المبارک کی نماز بھی پڑھاتے۔

(ii) قومی تہوار و تقریبات:

ملک و قوم اور اُمّت مسلمہ کی سلامتی کو برقرار رکھنا اور شر انگیز عناصر سے بچانا بھی دینی فرائض میں شامل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس دینی فرض کو سرانجام دیتے ہوئے اَہم قومی و ملی تہواروں جیسے یوم آزادی، یومِ دفاع، قراردادِ پاکستان، یومِ تکبیر، یومِ ختم نبوت و دیگر اَہم موقعوں پر اپنی تقاریر اور رسائل و جرائد میں لکھے جانے والے مضامین سے اُمّت مسلمہ میں اِتحاد و یگانگت اور اِصلاح و فلاح کی بیش از بیش خدمت سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اور اپنے زیر اِنتظام اداروں کی مناسبت سے بھی اِن ایام میں بہترین پروگرام کا انعقاد کرواتے رہے۔

الیکٹرونک تبلیغی خدمات:

اَب لسانی وعظ و تبلیغ کا دائرہ نئی جہت اِختیار کر چکا ہے۔ عمومی اور روایتی جلسے جلوسوں، خطبات

اور جمعۃ المبارک کے اِجتماعات کی اَہمیت اپنی جگہ' لیکن اَب دُنیا کے گلوبل ویلج بن جانے کی وجہ سے اَبلاغ کا اَنداز بدل گیا ہے۔ آج کے جدید دَور میں پیغام ریڈیو' ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کی وجہ سے پلک جھپکتے پہنچایا جا سکتا ہے۔ تبلیغی خدمات کو کتابی تحریر' جمعۃ المبارک کے اجتماعات' مذہبی جلسوں اور عروس تک محدود کرنا آج کے جدید دَور کے اِنسان سے فاصلہ پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

جدید دَور کے اِنسانوں سے اَبلاغ کے ہر ذریعے کو اِستعمال کرنا آج کے صوفیاء اور مبلغینِ اِسلام پر ضروری ہے۔ لہٰذا دَورِ جدید کے لوگوں کی اِسی ضرورت کے تحت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کتابوں' رسالوں' مذہبی جلسوں' عروس' جمعۃ المبارک کے اجتماعات کے ساتھ ساتھ مواصلات کے سبھی جدید ذرائع ریڈیو' ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ بھی استعمال کیئے تا کہ تبلیغ کے فرائض کو بخوبی اَنجام دیا جا سکے۔

(i) ریڈیو پاکستان

ریڈیو پاکستان لاہور سے آپ کی تقریریں نشر ہوتی رہیں۔ ریڈیو پاکستان سے نشر ہونے والی تقریریں بعدازاں ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور میں شائع ہوئی تھیں۔

زمانۂ حال میں موجود ٹی وی ایک اَیسا مواصلاتی ذریعہ ہے جو ہر طبقہ فکر اور عوام الناس میں مقبول ترین ہے۔ پڑھے لکھے اَفراد' خواتین' بچے بوڑھے سب کی رسائی اِس تک ممکن ہے۔ اِس لئے یہ دیگر کاموں کے ساتھ تبلیغ و اَشاعت میں اَہم کردار اَدا کر رہا ہے۔ اِس کے ذریعے بات کو سیکنڈوں میں ملک کے طول و عرض کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک میں بھی پھیلایا جا سکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس مواصلاتی رابطہ کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے تبلیغ کی ذمہ داری سر اَنجام دیتے رہے ہیں۔ پاکستان کے قومی ٹی وی سے آپ نشری تبلیغ کا فریضہ اَدا کرتے رہے۔

(iii) نجی پرائیویٹ چینلز:

پاکستان کے قومی ٹیلی ویژن کے علاوہ پرائیویٹ چینلز

Din tv, 92 news, Waqt news, Q tv, news one

وغیرہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن و حدیث کی اَشاعت کا کام کرتے رہے ہیں۔

(iv) سی ڈیز' آڈیو ویڈیو میموری کارڈز اور کیسٹس:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درسِ قرآن اور درسِ حدیث کے بیانات سی ڈیز' آڈیو ویڈیو میموری کارڈز میں بھی دستیاب ہیں۔ وہ لوگ جو مطالعہ سے رغبت نہیں رکھتے' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیانات کو سن کر قرآن و سُنّت کی تعلیم سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اِسی طرح لائبریری سے نہ جانے والے لوگ اور ناخواندہ

لوگ بھی علمِ دین سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ شب و روز دین اِسلام کی سرفرازی اور بلندی کے لئے مصروف عمل رہے۔ اور اِس سلسلے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمہ وقت درس و تدریس میں مصروف ہوتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آڈیو بیانات کے عنوان کا ذکر درج ذیل ہے۔

شانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	وسیلہ کی تلاش	اصلاحِ معاشرہ
وُضو کا طریقہ	واقعۂ معراج	مسجدوں میں قیام
شکر کا طریقہ	محبتِ الٰہی	نعت پڑھنا
غزوۂ بدر	علم کی فضیلت	اعمال صالح
مومن اور منافق	دُرود شریف کی فضیلت	قلب
شان صدیق اکبر	آخری چہار شنبہ	حضرت شعیب علیہ السلام
نزولِ قرآن	شانِ اولیاء کرام	بندوں کو معاف کرنا
اللہ کے بندے کون؟	والدین کے حقوق	نماز کی اَہمیت
اللہ کا ہاتھ	والدین کی اولاد پر شفقتیں	شرک اور توحید
غوث الا اعظم رحمۃ اللہ علیہ	جہاد فی سبیل اللہ	صراط مستقیم
حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام	جنت کے باغ	اللہ جل جلالہ سے مانگنے کا طریقہ
فضیلتِ قرآن	فضائلِ رمضان	حلال وحرام جانور
امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	متقی کون / شرک کیا ہے؟	امام حسین رضی اللہ عنہ
لا الہ الا اللہ کا مطلب	نماز کی اہمیت	سجدۂ تعظیمی حرام ہے
غیر اللہ کسی کو پکارنا	قل شریف کیا ہے	حدیثِ قسطنطنیہ
حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا	ختمِ نبوت	ذکرِ الٰہی
خُلق عظیم	سورۃ النمل کا آغاز	درود اور مومن
طریقۂ نماز	علمِ غیب	تقویٰ کا لباس
حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام	فضائلِ حج	حج اور عمرہ کے مسائل
مسجد قبلتین	محبت واتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ہمسایوں کے حقوق
میثاق النّبیین	فضائل سورۃ الفاتحہ شریف	حضرت ابراہیم علیہ السلام

رمضان المبارک	نظر کرم یا سیدی یارسول	اللہ جل جلالہ کی طرف دعوت
شہید زندہ ہے	شیطانی دُعا	معجزاتِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	اللہ جل جلالہ کی قدرت کی نشانیاں	فضائل شعبان المعظم
مطالعہ کی ضرورت	نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ایصالِ ثواب
اہل بیت	اِستقامت	اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
نمازِ تہجد	حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	سورۃ الفاتحہ کی شان
سورۃ الشوریٰ اور اولیاء کے معنی	اِنسان کو پیدا کرنے کا مقصد	میرے لئے اللہ ہی کافی ہے
حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانی	بیعت رضوان اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ	رمضان المبارک کے مسائل
حقوقِ والدین اور حقوق اولاد	کیا عالم اور جاہل برابر ہے؟	اللہ کے ولی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی		

(iv) سوشل میڈیا:

زمانہ ترقی کے عروج پر ہے۔ دُنیا سمٹ کر بیس انچ کے ٹی وی پر دِکھائے جانے والے مخصوص پروگراموں کی دَوڑ سے آگے نکل کر چند انچ کے موبائل میں جاسمائی ہے' جہاں رنگ' خطے' قومیں' مذاہب اور مختلف ثقافتیں ہر آنکھ اور کان کو دِکھائی وسنائی دے رہی ہیں۔ غیر مسلم دُشمن عناصر اِس ٹیکنالوجی کا اِستعمال کر کے اپنے مذہب کے پر چار کرنے کے ساتھ ساتھ اُمّتِ مسلمہ میں اِنتشار پھیلانے کا کام کر رہے ہیں۔ اِن دُشمن عناصر کی سازشوں اور وقت کے تقاضوں کے تحت علمائے اِسلام نے جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر پلیٹ فارم پر اُمّت مسلمہ کے دفاع اور تربیت و اِصلاح کا بیڑہ اُٹھا رکھا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی سوشل میڈیا کے تقریباً سبھی ذرائع کو بروئے کار لاتے رہے اور تبلیغ دین فرماتے رہے۔

نگینہ ٹی وی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ ادارہ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) نے انٹرنیٹ پر ایک نئے چینل کی بنیاد رکھی تا کہ چوبیس گھنٹے فروغِ اِسلام کے لئے کام کیا جا سکے۔ فیس بک انٹرنیٹ پر nagina.tv قرآن مجید اور حدیثِ مبارکہ کے ساتھ ساتھ اِصلاحی پروگرام دِکھائے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوفیٔ باصفا | عالم باعمل | قُطبِ جَلی | پیرِ طریقت
رہبر شریعت | نیّر اَوجِ شرافت | زُبدۃُ العارفین | پیکر ایثار ووفا
یادگارِ اسلاف | پروانۂ توحید و رسالت | فنافی الرسول ﷺ | منظورِ نظر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی
مُنیرِ اسلام
حضرت علامہ مولانا الحاج
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ
حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

کی مختلف
موضوعات
پر تصانیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف موضوعات پر تصانیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیرِ قرآن مجید کے بعد جن موضوعات پر قلم اُٹھایا اُن میں سے چند کا ذکر یہ ہے۔

(1) آئیں دین سیکھیں:

علم ایک نور ہے۔ علم کا سیکھنا فرض ہے۔ جو لوگ اِیمان لائے اور اُن کو علم عطاء ہوا' اُن کا درجہ دوسروں سے بلند ہے۔ جب کوئی شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ اُسے جنت کے راستوں میں سے کسی ایک راستے پر چلا دیتا ہے۔ بیشک طالب علم کی خوشنودی کے لئے فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں۔ وہ علم جس سے اِنسان کا دین اور دُنیا اور آخرت سنور جائے وہ علمِ رحمت اور رضائے اِلٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

ہمارے پیارے نبی کریم حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِرشادِ عظیم ہے: جس شخص نے وہ علم سیکھا جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے مگر وہ اِسے رضائے اِلٰہی کے لئے نہیں بلکہ دُنیا جمع کرنے کے لیے سیکھے تو اَیسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار برس کی مسافت سے آئے گی۔ علم کو صرف دُنیا کمانے کے لئے نہیں سیکھنا چاہئے بلکہ علم پر عمل کرنے اور دین کی اِشاعت کا اِرادہ بھی ہونا چاہیے۔

علم سیکھنے کا مقصد اِیمان کی مضبوطی' عقیدے کی پختگی اور اَعمال کی درستگی ہونی چاہئے۔ جب تک اِیمان اور عقیدہ مضبوط نہ ہوگا قیامت کے دن کسی عمل کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''جو طلبِ علم کے لئے نکلا' وہ واپس لوٹنے تک اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ کی راہ میں ہے''۔

چھوٹے بچوں اور بڑوں سب کو دین کی بنیادی باتوں کا علم ہونا چاہئے تاکہ اُن کی زندگی صحیح معنوں میں اِسلامی زندگی بن سکے۔ اِسی غرض کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے تاکہ ملتِ اِسلامیہ کے ہونہار بچے اور بڑے حضرات اِسلام کے شیدائی اور سچے مسلمان بن جائیں۔

(2) اَمر بالمعروف و نہی المنکر:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب تالیف کرنے کا مقصد لوگوں کو اِس بات کی طرف رغبت دلانا تھا

کہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم وہ کام کریں جن کو ہمارے آقا و مولیٰ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرتے بھی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرنا پسند فرماتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِسی کام کے لئے دُنیا میں تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَچھی بات کا حکم دیتے تھے اور بُرائی سے منع فرماتے تھے۔ اِس کتاب میں یہی بتایا کہ اَچھی بات کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا کن لوگوں کا شیواء ہے اور اُن کاموں کے کرنے پر ربِّ کائنات عزوجل بندہ کو کن مراحل سے گزارتا ہے اور کن آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور نتیجہ میں کن درجات پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اُن کو فائز کر دیتا ہے۔

(3) سورۃ الاخلاص کی برکات:

پچھلے ڈیڑھ سو سال سے اِسلام میں نت نئے فرقے اور فتنے پیدا ہو رہے ہیں، جنہوں نے اِس دُنیا میں اِسلام کی عظمت کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ اور اِسلام کے ٹھیکیدار بن کر اور توحید کا نام نہاد جھنڈا ہاتھ میں لے کر کبھی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کی، کبھی صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور کبھی اَولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی توہین کی اور کچھ اہلِ اِسلام اَیسے بھی تھے جن کے دِل میں اِسلام اور اہلِ اِسلام کی حمیت کا سمندر موجزن تو تھا مگر ذہنوں میں موجود سوالات بہت زیادہ تھے۔ اَیسے لوگوں کے دِل کی تسلی اور فرحت کے لئے اِس کتاب جس کا نام کتاب التوحید المعروف سورۃ الاخلاص کے فضائل و برکات رکھا تاکہ پتہ چل سکے کہ کتاب التوحید یعنی سورۃ الاخلاص قُل شریف سے محبت کرنا مسلمانوں کا کام ہے اور قُل شریف کی تلاوت میں یہ اِعزاز ملتا ہے کہ فرشتے جنازہ میں شرکت کے لئے آجاتے ہیں۔

(4) ختم کے معانی

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے زندہ اور فوت شدہ لوگوں کے حقوق بیان کئے ہیں تاکہ اُن کی اَدائیگی کے بعد اِنسان اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں سرخرو ہو سکے مگر بدقسمتی ہے کہ اکثریت کو نہ زندہ کے حقوق کا علم ہوتا ہے اور نہ ہی فوت شدگان کے حقوق کا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں زندوں کے حقوق پر بہت ساری کتب تصنیف فرمائی وہاں فوت شدگان کے حقوق بھی واضح فرمائے اور اِس کتاب میں ختم کے معانی پر گفتگو کرتے ہوئے فوت شدگان کے لئے دُعا و اِستغفار صدقہ کے تمام طریقوں اور مسائل سے آگاہ فرمایا۔

(5) سجدۂ تعظیمی حرام ہے:

وہ اِک سجدہ جس کو تو سمجھتا ہے گراں
ہزار سجدوں سے دیتا ہے اِنسان کو نجات

چند بے علموں اور غیر تربیت یافتہ لوگوں کے عمل اور قبروں پر حاضری کے آداب سے آگاہی نہ ہونے اور اِسلام کے مسائل سے آگاہ نہ ہونے کا خمیازہ پوری قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔

اِسی وجہ سے اِسلام کے اُصول اور آداب زیارت واضح کرنے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کتاب کو تالیف فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ شریعت محمدی میں عبادت کے لئے کسی کو بھی سجدہ نہ کیا جائے کیونکہ عبادت کا سجدہ کرنا کفر اور تعظیمی سجدہ مطلقاً حرام اور ناجائز جبکہ والدین‘ اساتذہ اور علماء کرام کے ہاتھ پاؤں چومنا مطلقاً جائز ہیں۔

(6) داتا کے معانی:

قرآنِ مجید‘ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کا کلام لاریب ہے جس میں کسی قسم کا تضاد اور ٹکراؤ نہیں۔ اگر تضاد سُنا جائے تو یہ بیان کرنے والوں‘ پڑھنے والوں اور پڑھانے والوں کا اپنا ذہنی تضاد ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کا اِرشادِ مبارک ہے: ''اگر قرآنِ مجید غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اِس میں اِختلاف کثیر ہوتا''۔ لوگوں نے اپنی مرضی کے تراجم کر کے تحریفِ معنوی کا اِرتکاب کیا ہے اور غلط مطالب بیان کئے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید میں موجود ''الغنی'' مادہ سے آنے والے تمام مقامات پر واضح کر کے بتلایا ہے کہ الغنی کن کن معانی کے لئے اِستعمال ہوا ہے اور اُس کے کیا کیا معانی ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ حقیقی داتا ہے جبکہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم‘ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور اللہ تبارک وتعالیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اُس کے رسول علیہم السلام اپنے فضل سے جسے چاہیں غنی داتا کر دیتے ہیں۔

(7-8) چالیسواں کیا ہے؟‘ حقوقِ فوت شدگان:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کتاب کو تالیف اِس وجہ سے کیا تا کہ تمام لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ فوت شدہ اَفراد کے ایصالِ ثواب کا طریقہ کیا ہے اور اَعمال کی کمی کی وجہ سے جو اَفراد مشکلات کا شکار ہیں وہ بھی ختم ہو جائے۔

رہا دِنوں کا مقرر کرنا تو اِسلام نے ہر شے کے لئے وقت' دن مقرر کیا تا کہ ہر معاملہ صحیح طریقہ سے ہو سکے۔ تیجا' ساتواں' دسواں' چالیسواں کا وقت مقرر کرنا صرف اِجتماعی دُعا کے حصول کا ذریعہ ہیں ورنہ ایصالِ ثواب جب بھی کیا جائے پہنچ جاتا ہے۔

(9) تاریخِ وضواور مسائل:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب تاریخ وضو مومنین کی پاکیزگی کا سبب بنی کیونکہ وضو مومن کا ہتھیار ہے جس کے پاس اپنا ہتھیار ہوگا (وضو) اُس کو ناگہانی موت نہیں آئے گی اور وضو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے قُرب کا سبب ہے۔ وضو عبادت کی قبولیت کا جزو لازم ہے اور بندہ جتنا باوضو وقت گزارے گا ثواب ہی ثواب اور اَعضائے وضو قیامت والے دن نور کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

(10) پاکیزگی نصف ایمان ہے:

اِسلام کی بنیاد پانچ اَرکان یعنی توحید ورسالت' نماز' زکوٰۃ' روزہ اور حج پر ہے۔ یہ سب اِس بات کے مقتضی ہیں کہ اِنسان ذہنی' قلبی' جسمانی' فکری اور مالی لحاظ سے پاکیزہ اور ستھرا ہو۔ اِسلام اور طہارت لازم وملزوم ہیں' اِسلام نے طہارت اور پاکیزگی کو بہت اَہمیت دی ہے۔ اِس کا اَندازہ اِس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ''یعنی پاکیزگی نصف اِیمان ہے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں نہایت تحقیق اور عرق ریزی سے **پاکیزگی نصف اِیمان ہے** کے عنوان سے کتاب تالیف فرمائی ہے۔ تا کہ تمام لوگ اپنی ظاہری اور باطنی اِصلاح کے لئے پاکیزگی اور طہارت کا اِہتمام کر کے دین ودُنیا کے ثمرات سے مستفید ہو سکیں۔

(11) قربانی اور اُس کے مسائل:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب سُنّت حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی یاد کو صحیح طرز پر منانے کے لئے تحریر فرمائی تا کہ لوگوں کو پتا چل سکے کہ کس پر قربانی واجب ہے اور کیسا جانور خریدنا ہے' کب کیسے اور کس سے ذبح کروانا ہے تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی بارگاہ میں خرچ کیا ہوا مال قبول ہو جائے اور قربانی تقرب کا سبب بن سکے۔

(12) نماز مترجم:

سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں

رکھ دی گئی ہے''۔یعنی مجھے نماز ہی میں سرور حاصل ہوتا ہے۔

آج نمازِ پنجگانہ کی اَدائیگی میں اِنتہائی لاپرواہی اور غفلت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔اکثر تو ویسے ہی نماز اَدا نہیں کرتے جبکہ جو لوگ نماز اَدا کرتے ہیں' اُن میں اکثر اَیسے لوگ دیکھے جاتے ہیں جو نماز کی اَدائیگی میں بے اِحتیاطی کا شکار ہیں۔اَرکان کی تعدیل اور رکوع و سجود کی صحت کا کم ہی خیال کرتے ہیں۔

اِس کتاب کی تالیف کا مقصد یہ تھا کہ لوگ نماز کے مطالب و معانی کو صحیح طرح سے سمجھ کر اس کو وقت مقررہ پر اَدا کرنے کے لئے اپنا سر اپنے رب عزّوجلّ کے سامنے جھکانے کے عادی ہو جائیں اور قیامت والے دن سرخروئی حاصل ہو۔

(13) آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں:

تمام حمدیں' تمام ثنائیں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم کے لئے ہیں۔جس کی شان نہایت عظیم ہے۔جس نے محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معراج شریف کے مبارک موقع پر اُمّت کے لئے پانچ نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا۔جن کو تحفۂ عرشی کہا جاتا ہے۔نماز اِسلام کے پانچ بنیادی اَرکان میں سے ایک اَہم رکن ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے قرآنِ پاک میں کم وبیش 93 مرتبہ نماز کا ذکر فرمایا ہے' جس میں نماز قائم کرنے اور اَچھے طریقہ سے اَدا کرنے پر زور دیا ہے۔نماز کی قبولیت کو خشوع وخضوع پر موقوف فرمایا گیا ہے۔اِسے اِیمان اور کفر کے درمیان اِمتیاز کی علامت قرار دیا گیا ہے۔اِسے بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

بلاشبہ نماز ایک مکمل عبادت ہے۔جو بدنی' قولی اور قلبی عبادات کا حسین اِمتزاج ہے۔ لیکن اِس کی قبولیت کا اِنحصار اِس بات پر ہے کہ اِسے شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت کے مطابق اَدا کیا جائے۔اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ تم نماز اِس طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز اَدا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا حقائق کے تناظر میں ''**آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں**'' کے زیر عنوان کتاب تالیف فرمائی ہے تاکہ اہل اِیمان کے قلوب و اَذہان میں نماز کی فضیلت کو اُجاگر کیا جائے اور لوگوں کو قرآن وسُنّت کے مطابق نماز کی اَدائیگی میں راہنمائی حاصل ہو۔اِس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اِس میں ہر بات کو قرآنِ مجید و اَحادیثِ مبارکہ کے حوالہ جات سے

مزّین کیا گیا ہے۔

(14) آدابِ دُعا اور اوقاتِ قبولیت:

دُعا دراَصل بے چارگی اور درماندگی کی حالت میں مجبور اور لاچار کی پکار ہے' اور اِطمینانِ قلب کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ ہر اِنسان پریشانیوں' خطرات اور مصائب میں نیاز مندی سے اپنی حاجات اور ضروریات اپنے پروردگار کی جناب میں پیش کرتا ہے' اِنسان اپنی اِصلاح و فلاح کے لئے دُعا کرتا ہے۔

اِنسان کو دُعا کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ کے نزدیک دُعا کی بڑی قدرومنزلت ہے۔ سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں جس کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں کے وقت اُس کی دُعا اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمائے تو اُس کو چاہئے کہ خوشی اور عیش کے وقت خوب دُعا کرے۔ اگر اِنسان کو بظاہر دُعا قبول ہوتی نظر نہ آئے تب بھی یہ بہت بڑی سعادت ہوتی ہے کہ دُعا کی برکت سے خالق و مالکِ حقیقی سے مناجات اور سرگوشی کی نعمت حاصل رہتی ہے۔ خوشخبری ہو اُس اِنسان کو جو اپنے پروردگار کے حضور ہر حال میں دُعا کرتا رہتا ہے۔ دُعا کے نتیجے میں بندۂ مومن کی روح کو تسکین اور دِل کو اِطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(15) عظیم قرآنی دُعائیں:

دُعا کرنا عین فطرتِ اِنسانی کا تقاضا ہے۔ جب اِنسان مبتلائے مصائب ہوتا ہے اور چاروں طرف سے آفات و بلیات میں گھر جاتا ہے تو بے اِختیار اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے حضور دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ربِّ کائنات عزوجل کا اِرشادِ لاریب ہے۔ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ۔۔۔ 22 ''جب اِنسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کے حضور ہمہ تن رجوع ہو کر دُعا کرتا ہے''۔

بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرنے کی تاریخ اِتنی قدیم ہے جتنا اِنسان قدیم ہے۔ جب حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے اُس درخت سے کچھ کھا لیا' جس سے منع کئے گئے تھے تو ربِّ کائنات عزوجل نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام تم نے یہ کیا کیا ہے؟ تو حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے معافی مانگتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ 23 ''اے ہمارے ربّ (کریم) ہم نے اپنا آپ بُرا کیا' اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو

22 القرآن الکریم سورۃ الزمر آیت 8۔ 23 القرآن الکریم سورۃ الاعراف آیت 23۔

ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے''۔

ربّ کریم سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے جب دُعا کرنے والا دُعا کرتا ہے تو میں اُس کی دُعا کو قبول فرماتا ہوں۔ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دُعا کو عبادت کا مغز فرمایا ہے۔ دُعا اِنسانی عزائم اور اِرادوں کو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کرنے میں مدد دیتی ہے۔ دُعا اطمینانِ قلب کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اگر اِنسان کو دُعا کا سہارا نہ ہوتا تو آج دُنیا ایک وسیع پاگل خانہ ہوتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سعی عظیم کر کے **عظیم قرآنی دُعائیں** کے عنوان سے یہ نسخہ ترتیب و تالیف کیا ہے' بارگاہِ الٰہی میں دُعا ہے کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اِس سعی اور مخلص دوستوں کی حوصلہ اَفزائی کو مقبول و منظور فرمائے۔

(16) مقدس دُعائیں:

دُعا اِنسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ جب اِنسان مصائب' مشکلات' معاشی' معاشرتی' خاندانی اُلجھنوں اور اِنفرادی پریشانیوں میں پھنس جاتا ہے تو بے اِختیار اُس کے ہاتھ دُعا کے لئے بارگاہِ الٰہی میں اُٹھ جاتے ہیں۔

اللہ عزّوجلّ نے اپنے بندوں کو کھلی رعایت عطا فرمائی ہے کہ جب چاہیں اس کی بارگاہِ لازوال میں دُعا کریں۔ مگر تعجب اِس بات پر یہ ہے کہ بعض لوگ نماز کا سلام پھیرتے ہی دُعا کئے بغیر مسجدوں سے نکل جاتے ہیں یا سنتیں وغیرہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دُعا بہت قبول ہوتی ہے۔

(17) رمضان المبارک کے فضائل و مسائل:

رمضان المبارک اہل اِسلام کے لئے اللہ عزّوجلّ کا خصوصی اِنعام ہے کہ اِسی ماہِ مقدس میں سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نبوت کا اِظہار فرمایا اور اِسی میں اللہ جلّ جلالہٗ نے سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بذریعہ وحی قرآنِ پاک کے نزول کا آغاز فرمایا۔ اِن انعامات کے بعد ہجرت سے اَٹھارہویں مہینے شعبان المعظم 2 ہجری کو اللہ ربُّ العزت نے اہلِ اِیمان پر روزے فرض کئے تاکہ اُن میں تقویٰ و پرہیزگاری کا نور پیدا ہو۔ لیکن اَفسوس کہ رمضان المبارک کی عظمت و فضیلت کا خاطر خواہ اِدراک نہ ہونے کی وجہ سے ہم رحمت و بخشش اور مغفرت کے اِس بحرِ بیکراں سے کماحقہ اِستفادہ نہیں کر پاتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کتاب **''رمضان المبارک کے فضائل و مسائل''** میں نہایت تحقیق اور

عرق ریزی سے قرآن وحدیث اور سُنّتِ مبارکہ کے بیسیوں مستند حوالہ جات کی روشنی میں رمضان المبارک کی فضیلت' روزوں کی فرضیت اور روزہ سے متعلق دیگر جملہ مسائل کو نہایت آسان' سادہ اور عام فہم اَنداز میں بیان فرمایا ہے تاکہ تمام برادرانِ اِسلام راہنمائی حاصل کرسکیں اور انہیں پتا چل سکے کہ مَردوں اور عورتوں' بیماروں اور صحت مند لوگوں کو رمضان کیسے گزارنا چاہیے۔

(18) شعبان المعظم کی فضیلت:

شعبان المعظم کے عظیم مہینے کو اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیسے گزارا اِس عظیم کتاب میں آپ نے دلائل کی روشنی میں واضح کیا ہے تاکہ ہم سب اَحباب ثواب حاصل کرنے کے اس عظیم مہینے سے محروم نہ ہوجائیں۔

(19) کفنِ میّت:

فوت ہونے کے بعد تجہیز وتکفین سب سے پہلا معاملہ ہوتا ہے۔مومن زندہ بھی قابلِ احترام ہے اور مرنے کے بعد بھی قابلِ احترام ہے۔مومن کا اِحترام اللہ تبارک وتعالیٰ کو وحدہٗ لا شریک ماننے اور حضور سیّدنا نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سچا اور آخری نبی ورسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ماننے سے ہے اور جب یہ صحیح معنوں میں سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیروکار ہوجائے تو پھر یہ ''خَیْرُ الْبَرِیَّہ'' بھی ہے۔جب یہ فوت ہوجائے تو زمین وآسمان اِس کے فراق میں روتے ہیں۔جب یہ قبر میں جائے تو اِس کی قبر کو جنت کا باغ بنادیا جاتا ہے۔اَیسی عظمت وشان رکھنے والے صاحبِ اِیمان کے مرنے کے بعد اِس کی تعظیم وتوقیر یہ ہے کہ اِسے غُسل دیا جائے اور اَچھے کپڑے کا کفن پہنایا جائے۔کفن وہ کپڑا ہے جس میں میّت کو دفنانے کے لئے لپیٹا جاتا ہے۔
مسلمان ہونے کے ناطہ سے ہم سب کو کفن کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں کہ یہ کیسا ہونا چاہیئے' کتنا ہونا چاہیئے اور کس طرح پہنانا چاہیئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کتب اَحادیث مبارکہ اور تفاسیر سے ''کفن'' سے متعلق تفصیل جمع کی ہے۔

(20) آدابِ سلام:

محبتوں اور دوستیوں کے بندھن قائم کرنے اور پھر اُنہیں مضبوط کرنے کا خوبصورت طریقہ آپس میں سلام اور مصافحہ کرنا ہے۔لیکن سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے اور مصافحہ کرنے کے آداب سے آگاہی ضروری ہے۔

کئی لوگ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں' تو کہتے ہیں' آؤ جناب کیا حال ہے؟ کئی

لوگ سلام کرتے ہوئے ساواں علیکم' سلاواں علیکم یا سام علیکم کے اَلفاظ اِستعمال کرتے ہیں ۔اِن تمام حضرات کی نیت اگرچہ سلام کرنا ہی ہوتی ہے مگر یہ طریقہ دُرست نہیں ہے۔

لہٰذا اَیسے حضرات اور ہم سب کو آدابِ سلام و مصافحہ سے واقف ہونا چاہیئے تا کہ سلام مصافحہ کرنے کی اَصل غرض وغایت یعنی محبت اور دوستی کا ثمر بار آور ہو۔

(21) آدابِ عیادت اور نورِ شفاء:

اِسلام' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کا پسندیدہ دین ہے۔ اِسی دین کے نور کو پھیلانے کیلئے نبیُ آخرالزماں سرورِ کون و مکاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بے شمار تکالیف اور اَذیّتیں برداشت فرمائیں۔ شب و روز کی محنت سے لوگوں کے دِلوں کو نورِ اِیمان سے منور فرمایا۔ دِلوں سے کدورتوں اور نفرتوں کو دُور فرما کر محبتیں بھر دیں اور مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ مستقل محبتوں کے بندھن میں باندھ دیا۔ ایک دوسرے کے حقوق و فرائض اور ذمہ داریاں بتادیں اور اِن ذمہ داریوں اور حقوق و فرائض کو صحیح طور پر اَدا کرنے کیلئے اپنی بے مثل نورانی زندگی کا خوبصورت نمونہ پیش فرمایا۔

اِنہی حقوق و فرائض اور آدابِ زندگی میں عیادت و تیمارداری' علاج معالجہ' دُعا اور دَم و دُرود شریف بھی شامل ہیں۔ کسی بیمار کی عیادت اور تیمار داری کرنے سے بیمار کو کتنی راحت ہوتی ہے' یہ وہی بیان کرسکتا ہے جو خلوص اور محبت کی بنیاد پر اِس فرض کو اَدا کرتا ہے۔ ہر اِنسان پیار و محبت کا متلاشی ہے۔ کسی بیمار اور مریض سے محبت کی گفتگو نہ صرف یہ کہ مریض کو راحت بخشتی ہے بلکہ عیادت کرنے والے پر اَن گنت رَحمتوں کے نزول کا سبب بنتی ہے۔

اِسی تناظر میں آپ نے قرآن مجید اور اَحادیث مبارکہ کی روشنی میں ''آدابِ عیادت'' کے عنوان سے کتاب تالیف فرمائی ہے۔ تا کہ لوگوں کو آگاہی ہو۔

(22) کھانے پینے کے آداب:

یہ حقیقت ہے کہ اِنسان کا غذا کے بغیر چارہ نہیں'اِس لئے کہ قواءِ بدن اور ترکیبِ طبیعت کھانا کھانے اور پانی پینے کے سوا ناممکن ہے۔ لیکن شرطِ مروّت یہ ہے کہ اِس میں زیادتی نہ کرے اور دن رات کھانے کی فکر میں ہی مشغول نہ ہو۔

جب دسترخوان پر بیٹھیں تو خاموش نہ بیٹھیں۔ کھانا شروع کریں تو بِسۡمِ اللّٰہِ سے شروع

کریں اور دسترخوان پر کوئی اَیسی چیز نہ رکھیں اور نہ دِکھائیں جس سے ساتھی کراہت کریں اور شروع لقمہ نمکین سے ہونا چاہئے اور اپنے ساتھی کے ساتھ اِنصاف ملحوظ رکھیں۔

جو لوگ ساتھیوں سے خفیہ دعوت میں جائیں اور کھائیں۔بعض مشائخ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں' یہ حرام ہے اور یہ مجلس کے ساتھ خیانت ہے اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ 24 یعنی یہ لوگ وہ ہیں کہ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں بھرتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی تعلیم کے لئے قرآن مجید اور سنّتِ مبارکہ کی روشنی میں ''کھانے پینے کے آداب'' کے عنوان سے کتاب تالیف فرمائی۔جس کا مطالعہ بہت فائدہ مند ہوگا۔اِن شاء اللہ

(23) اَنوارِ درود وسلام:

ہم اہلِ اِسلام' اہلِ اِیمان پر ربِّ ذوالجلال والاکرام کا بے حد وحساب اِحسان وکرم ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب حضور سیّدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمّتی بنایا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے ہمیں دُرود وسلام کی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 56

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○

میں دُرود وسلام کے بھیجنے میں ہمیں بھی شامل فرمایا ہے۔دُرود وسلام کا وِرد اور عمل فطرت اور تخلیق اِنسانیت سے ہے۔خود ربِّ ذوالجلال والاکرام کیا معلوم کب سے پیارے محبوب حضرت سیّدنا و مولانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بصورت صفت وثناء بیان فرما رہا ہے اور فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے میں اِنسانیت کی تخلیق کے پہلے سے مصروف ہیں۔

ہم سب کے باپ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کو حق مہر کے طور پر دُرود شریف بھیجنے کا حکم ہوا۔ پہلے نکاح میں حق مہر کے طور پر دُرود شریف کا ہدیہ پیش کیا گیا ہے۔اولادِ آدم کی پیدائش کا آغاز دُرود شریف کی برکت سے ہے۔لہٰذا اولادِ آدم کو خصوصاً اِیمان والوں کو ختم المرسلین حضور سیّدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنا چاہئے اور اِس پر ہمیشگی چاہئے نیز کثرت دُرود شریف محبت کی علامت ہے۔

فَمَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ 25 ''جس کو کسی سے محبت ہو جاتی ہے وہ اُس کا بڑی کثرت سے ذِکر کرتا ہے''۔

24 القرآن الکریم سورۃ البقرۃ آیت 174۔ 25 تفسیر روح البیان سورۃ الحجر آیت 50۔

(24) حج وعمرہ زیارت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کتاب میں حج وعمرہ اور اِن کے فضائل و آداب اور سفرِ حج کا اِرادہ کرنے والوں کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے' اُن کو بیان کیا۔ اِنتہائی اِختصار مگر جامع اَنداز میں حج وعمرہ اورزیارتِ مدینہ منورہ وروضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری سے متعلق اَہم مسائل کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِن مسائل کو محض مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے جمع فرمایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اِس سعی جمیل کو قبول فرمائے۔

(25) اَسْتَغْفِرُ الله:

اللہ تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم ہے اور اِنسان طالب بخشش وکرم۔ اِبتدائے آفرینش سے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بخشش ورحمت برس رہی ہے۔ مصیبت اور پریشانی میں ہر کوئی رب ذوالجلال والاکرام ہی کو یاد کرتا ہے۔ عوام تو عوام' اَنبیاء کرام علیہم السلام بھی اللہ رب العزت کے حضور اِستغفار کرنے کو قربِ الٰہی کا ذریعہ جانتے تھے۔

نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں ہم گنہگاروں کو فرائض وواجبات اور سنن ومستحبات کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ کثرت سے اِستغفار کرنا چاہئے' یہ غضبِ اِلٰہی کو روکنے کیلئے تحفہ رب العالمین ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہمارے ساتھ اِتنی محبت ہے کہ اُس نے ہماری بخشش کے لئے فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے کہ تم اِیمان والوں کے حق میں اِستغفار کرتے رہو۔ اِنسانوں نے جب بھی بارگاہِ اِلٰہی میں استغفار کا سہارا لیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دین ودُنیا کی نعمتوں سے نوازا۔ ہردم کہنا چاہیے: اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَه ٥

(26) ولادت سیّد الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

اِس کتاب کے لکھنے کی غرض وغایت ''ضد برائے ضد اور کج بحثی'' کو ختم کروانا ہے۔ ہم اُمّتی ہیں ہمیں اپنے پیارے نبی ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان بیان کرنا ہے اور دُنیا کو بتانا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت کی کیا کیا برکتیں ہیں۔

لوگ اپنی بچیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے' عورتوں کو معاشرے کا ذلیل رکن سمجھا جاتا تھا' اِنسانیت دَم توڑ رہی تھی۔ کمزوروں کو غلامی کے طوق میں جکڑا ہوا تھا۔ یتیموں' مسکینوں' بیواؤں اور کمزوروں کا کوئی پُرسانِ حال نہیں تھا کہ رب ذُوالجلال والاکرام جَلَّ جلالہٗ نے اِمام الانبیاء حضور

سیّدنا رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو **وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ** 26 کا تاج پہنا کر بھیجا۔

ہمیں شکر اَدا کرنا چاہیئے کہ ہم اُن پیارے رسول سرکارِ کائنات حضور سیّدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُمّتی ہیں جو سارے نبیوں علیہم السلام کے سردار ہیں۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان کا چرچا کرنا چاہیئے۔ وہ چاہے عید میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے ہو یا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے۔

(27) ہمسایوں کے حقوق:

اِسلامی اَحکام میں جہاں حقوق اللہ اور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا بیان ہے، وہاں حقوق العباد کا بھی بیان ہے۔

آج ہم مسلمانوں کی اکثریت معاشرتی معاملات اور اِنسانی حقوق اور اُن کی اَدائیگی کے بارے علمی اور عملی لحاظ سے بہت غافل اور لاپرواہ ہے۔ اِسلامی نظامِ حیات میں کسی کے اَچھے اِنسان اور سچے مومن ہونے کی خوبی اور پہچان اُس کی عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات کی درستگی سے بھی ہے۔ جو شخص عبادات کے مقابلے میں معاملات اور باہمی اِنسانی حقوق وفرائض میں لاپرواہ، غافل اور غیر محتاط ہے وہ اَچھا مومن شمار نہیں ہوتا۔

اِنسان چونکہ کمزور پیدا ہوا ہے اِس لئے عملی زندگی میں عبادات اور معاملات میں اِس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ اِس سلسلہ میں ربّ ذوالجلال والاکرام کا اِرشادِ مبارک ہے: **وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَـارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَـارِ الۡجُـنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَـنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ وَمَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا** 27 "اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) کی بندگی کرو اور اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، پاس کے ہمسائے اور دُور کے ہمسائے، کروٹ کے ساتھی، راہ گیر اور اپنے غلام سے (بھلائی کرو) بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اُس کو پسند نہیں کرتا جو اِترانے والا اور بڑائی مارنے والا ہے"۔ یعنی جو شخص والدین سے حُسنِ سلوک نہ کرے، رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل وحقیر سمجھے وہ اِنسان مغرور اور متکبر ہے، اَیسے شخص کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہرگز پسند نہیں فرماتا۔

محولہ بالا اِرشادِ مبارک میں اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور محتاجوں کے بعد ہمسایوں کا ذکر فرمایا ہے جس میں دُور ونزدیک کے ہمسایوں کا ذکر کیا گیا

---

26 القرآن الکریم سورۃ الانبیاء آیت 107۔ 27 القرآن الکریم سورۃ النساء آیت 36۔

ہے جن سے حُسنِ سلوک اور اُن کے حقوق کی اَدائیگی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور سیّدِ عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خصوصی اَہمیت سے بیان فرمایا ہے۔ ہمسایوں کے وہ حقوق کیا ہیں جن کی اَدائیگی کو بیان فرمانے کے لئے حضرت سیّدنا جبرائیل امین علیہ السلام گاہے بگاہے بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوتے تھے اور شفیعِ اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گمان فرمانے لگے کہ مبادا ہمسائے کو ترکہ میں وارث بنا دیا جائے گا؟

(28) والدین اور اَولاد کے حقوق:

اِسلام میں والدین کے حقوق کے بارے میں یہ کتاب آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد کریم عالم یلمعی فاضل لَوذعی نائب غوث الثقلین منظورِ نظر حضرت داتا گنج بخش امین علم لدنی حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف فرمائی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِسے اَز سرِ نو ترتیب دیا ہے۔ آج کے دَور میں جب کہ اَولادیں ماں باپ کے اَدب و اِحترام اور حقوق کی اَدائیگی کے بارے میں غافل ہیں اور اکثریت کو تو علم ہی نہیں کہ ماں باپ کے حقوق کیا ہیں۔ ان حقوق کی اَدائیگی کے لئے یہ کتاب بفضلہٖ تعالیٰ بڑی مؤثر ثابت ہوسکتی ہے۔

(29) اچھے میاں بیوی/ حقوقِ زوجین:

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کی گرفت سے ڈرنے اور شفیعِ اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِطاعت کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اِس دُنیا میں اَوّل سے ہی عورت بڑی آزمائش بنی رہی ہے۔ اِس لئے اِس آزمائش میں کامیابی کے لئے بندۂ مومن کو اِسلامی اُصول وضوابط کے مطابق صحیح راہ پر چلنا چاہئے۔ ذراسی کوتاہی بہت بڑے نقصان کا پیشِ خیمہ ہوسکتی ہے۔ خاندان اور گھر اُجڑ سکتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں گھریلو حالات میاں بیوی کی آئے روز کی ناچاقیوں سے خوفناک صورت اِختیار کرلیتے ہیں اور نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے گھریلو حالات کی خرابیوں اور آپس کی نا اِتفاقیوں کے تناظر میں ''اَچھے میاں بیوی'' (حقوقِ زوجین) قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں مرتب کی ہے۔

(30) نکاح نصف دین ہے:

اِسلامی معاشرہ ٗ ایک مثالی معاشرہ ہوتا ہے۔ جس میں صاحبِ اِیمان لوگوں کے شب و روز اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے خوف اور صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ٗ وفا

داری اور فرمانبرداری میں گزرتے ہیں۔ بندۂ مومن کا ہر کام دوسروں کے لئے روشن نمونہ ہوتا ہے۔

نکاح جیسی عظیم اور پاکیزہ عبادت اور شادی جیسی مقدس تقریب کو ہم لوگوں کی اکثریت نے ایسے سانچے میں ڈھال لیا ہے' لگتا ہی نہیں کہ ہم کلمہ پڑھنے والوں کی یہ کوئی پاکیزہ اور عظمت وشرافت والی تقریب ہے۔

دن بدن ہمارا اِسلامی معاشرہ زوال پذیر ہو رہا ہے۔ خوفناک قسم کی روشن خیالی' اَخلاقی پستی اور اَخلاقی گراوٹ' ہماری جوانمردی اور اِسلامی شرافت کا جنازہ نکال رہی ہے۔

(31) جمعۃ المبارک اور اس کے فضائل:

اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک جَلَّ مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم اور خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین معلم اِنسانیت حضور سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رَحمت سے اور قطب جلی اَمین علمِ لدُنی سَیّدنا ومرشدنا حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض نظر سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ''فضائل جمعۃ المبارک وآدابِ خطبہ'' کے عنوان سے اِس کتاب کی تالیف کی نعمت حاصل کی ہے۔

(32) حضرت سیدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ یزید اور حدیث قُسطُنطِینِیَہ:

ہمارے ملک پاکستان اور دُنیائے اِسلام میں تین طرح کے مکاتبِ فکر پائے جاتے ہیں۔ (1) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دامن پکڑ کر اہلبیت کو کم سمجھنے والے' (2) اہل بیت رضی اللہ عنہم کا نام لے کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص کرنے والے اور (3) جو صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم دونوں کا اِحترام کرنے والے۔ اِن تین فکروں میں تین طرح کے اَفراد ہیں۔

مکاتبِ فکر میں ایک (1) وہ طبقہ ہے جو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یزید کے بُرے کاموں کی وجہ سے طعن کرتے ہیں۔ (2) دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو یزید کو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے عزت وتکریم کرتے ہیں اور (3) تیسرے نمبر پر وہ حضرات ہیں جو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان کے قائل ہیں لیکن یزید کے کردار کے مطابق اِس کا اَنجام کار کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ قبلہ بابا جان رحمۃ اللہ علیہ نے زیرِ عنوان کتاب کی تالیف فرمائی تاکہ مسلمانانِ عالم کو حقائق سے آگاہ کر کے صراطِ مستقیم پر گامزن کر کے اُن کی دُنیا اور آخرت کو سنوارا جائے۔

(33) صحیح بخاری بحوالہ تیسیر الباری 3 جلدیں:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1993ء کو تاج کمپنی ریلوے روڈ سے بخاری بحوالہ تیسیر الباری غیر مقلد وحید الزماں کی کتاب خریدی اور مطالعہ کے بعد اُس میں پائے جانے والے اظہر من الشّمس عقائد

اِسلام المعروف عقائد اہلسنّت کی نشاندہی کر کے سلسلہ وار ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور میں قسط وار شائع کیا اور غیر مقلدین کی خطا کاریوں کی نشاندہی کی اور عقائد اِسلام واضح کئے پھر اِس کتاب کی تین جلدوں میں اِشاعت کی۔

اہلِ اِسلام کی عظیم مذہبی اور روحانی شخصیت حامی سُنّت عاشقِ رسول نائب محدث اعظم پاکستان پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے پیرِ طریقت رہبرِ شریعت صوفیٔ باصفاء فنافی الرسول نیرِ اَوجِ شرافت حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ خط پیغام اَرسال کیا کہ اِس ''سیدھا راستہ'' میں آنے والے تیسیر الباری کے مضمون کو کتابی شکل میں شائع کریں کہ یہ دین کا مکمل انسائیکلو پیڈیا ہے۔

(34) خلیفہ بلا فصل امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

فضیلت اور اَفضلیت کے درمیان فرق نہ رکھ کر صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی ایک دوسرے پر برتری ثابت کرنے کی جسارت عظمٰی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اِسلام نے کس کو اَفضلیت دی' لوگ اِس سے بے خبر رہے۔ یہ کتاب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور اَفضلیت کے تمام اَبواب کی بہترین اور شاہکار صورت ہے اور ختمِ نبوت کے محافظ و مجاہد اَوّل سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کردار اور سیرت کے بہترین پہلوؤں کو عظمت کے ساتھ منور کرتی ہے تاکہ قوم کے اَفراد خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اَفضلیت کو جان سکیں اور معلوم ہو سکے کہ اِسلام کی عظمت میں خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار کیسا ہے۔

خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قولِ عظیم حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوئی' اُس نے کسی چیز کے بارے میں نبی (حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُسے دوبارہ آنے کے لئے فرمایا۔ وہ عرض کرنے لگی' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) فرمایئے' اگر میں آؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہ پاؤں۔ (شاید اُس کا مطلب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصال فرما جائیں) تو فرمایا: ''اگر تو مجھے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نہ پائے تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے پاس آجانا''۔ 28

28 فتح الباری جلد 7 ص 21' عمدۃ القاری جلد 8 جز 16 ص 178' تیسیر الباری جلد 5 ص 10' تفہیم البخاری جلد 5 ص 552' سنن ترمذی حدیث 3676' **المعجم الکبیر** للطبرانی حدیث 1557' صحیح بخاری حدیث 7360-7220-3659' صحیح ابن حبان حدیث 6656' مسند احمد حدیث 16756' شرح السنۃ للبغوی حدیث 3868' السنن الکبریٰ **للبیہقی** حدیث 16667۔

(35) یوسف مصرِ محبت (حصہ اوّل، دوم)

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے راہرو اور بھٹکے ہوئے لوگوں کے ساتھ ساتھ منزلِ مقصود تک پہنچنے والوں کے لئے یوسف مصرِ محبت کے دونوں حصے تالیف فرمائے اور پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علمِ لدنی فنافی الرسول منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علیہ نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر اللہ تبارک وتعالیٰ تک جو سلسلہ فیض و روحانیت کا بنتا ہے، جمع فرمایا کیونکہ فیض کا اَصل سرچشمہ رب کائنات عزوجل کی ذاتِ اَقدس ہے۔

خلیل احمد یوسفی نے پیرِ طریقت رہبرِ شریعت صوفیٔ باصفاء فنافی الرسول نیر اوجِ شرافت حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کو اِس کتاب کو لکھتے ہوئے رات کی تنہائیوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے نکلتے موتی اور آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کا مشاہدہ کیا اور زبان سے نکلتے ہوئے یہ لفظ بھی سنے کہ کوئی مرید صادق اِس کا مطالعہ کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو ولی کامل بنا دے گا۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علمِ لدنی فنافی الرسول منظورِ نظر داتا گنج بخش حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے وہ جملے جن کو سونے کے پانی سے لکھا جائے تو وہ بالکل بجا ہوگا۔ پیر ناقص بھی ہو مگر مرید کی عقیدت سچی ہو تو فیض لے جاتا ہے کیونکہ فیض دینے والی ذات رب کائنات جل جلالہ کی ہے۔

علاوہ ازیں انتہائی علالت کی حالت میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بچوں کے لئے محمدی قاعدہ ترتیب وتشکیل دیا۔ جو جلد ہی انگلش ترجمہ کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوفیٔ باصفا | عالم باعمل | قُطبِ جلی | پیرِ طریقت
رہبرِ شریعت | نیّرِ اوجِ شرافت | زُبدۃُ العارفین | پیکرِ ایثار و وفا
یادگارِ اسلاف | پروانۂ توحید و رسالت | فنافی الرسول ﷺ | منظورِ نظرِ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی
مُنیرِ اسلام
حضرت علامہ مولانا الحاج
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ
حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

کی

علمی و تحقیقی کاوشیں

حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و تحقیقی کاوشیں

تفسیرِ یوسفی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر لکھنے کا آغاز 1988ء سے کیا۔ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت قطب جلی نائب غوث الثقلین منظورِ نظر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری امین علم لدُنی حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ قدس سرہُ العزیز نے سورۃ الفاتحہ سے تفسیر کا آغاز کروایا۔ سورۃ الفاتحہ کی پوری آیاتِ مقدسہ کی تفسیر لکھوائی۔ اور تفسیر کا خاکہ بھی لکھوایا۔ لیکن مکمل تفسیر نہ لکھوائی جاسکی اور نہ لکھی جاسکی۔ اور 1988ء سے لے کر 2019 تک مسلسل 31 سال سیدھا راستہ میں تفسیر یوسفی لکھی اَب ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' میں سورۃ النسآء کی آیتِ مبارکہ نمبر 30 تک شائع ہوچکی ہے۔

خصوصیات:

اِس تفسیر کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

تفسیر قرآن بالقرآن، تفسیر قرآن بالحدیث

تفسیرِ یوسفی کو تحریر کرتے ہوئے درج ذیل کتب احادیث اور تفاسیر سے اِستفادہ کیا گیا ہے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، الترغیب والترھیب، الجمع الجوامع للسیوطی، حلیۃ الاولیاء، تفسیرِ کبیر، درِمنثور، روح البیان، روح المعانی، خازن، معالم، تفسیر ابوسعود، تفسیر فتح القدیر، ابنِ کثیر، تفسیر طبری، مظہری، ابن ابی حاتم، مواہب الرحمان، تفسیرِ نعیمی، تفسیرِ عباس، تفسیر جلالین۔

جن کتبِ اَحادیث سے اِستفادہ کیا گیا اُن میں۔ صحاح ستہ، مسند احمد، کنزالعمال، الترغیب والترھیب، مجمع الزوائد، السنن الکبریٰ **للبیھقی**، دلائل النبوۃ، شعب الایمان، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مرقاۃ المفاتیح، مشکوٰۃ، موطا اِمام مالک، دارقطنی، سنن دارمی، نصب الرایۃ، فتح الباری، عمدۃ القاری، تفہیم الباری، تیسیر الباری، البدایۃ والنہایۃ، حلیۃ الاولیاء، خصائصِ کبریٰ، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ شامل ہیں۔

بابا جی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا تفسیر لکھنے کا انداز ایک آیتِ مبارکہ بطورِ نمونہ:

تفسیر قرآن بالقران اور قرآن بالحدیث کا ایک نمونہ

اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ترجمہ: ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے لے کر یَوْمِ الدِّیْنِ تک اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی ذات و صفات کا ذکر پاک ہے اور قرآن مجید کے مضامین میں سے ایک اَہم مضمون ''ذات و صفاتِ خداوندی کا ذکر'' اجمالاً بیان ہوتا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے خالق اور مخلوق کے تعلق کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ اِن کلمات کے ذریعہ بندہ اپنے معبودِ حقیقی کے حضور اپنی عاجزی و اِنکساری اور بندگی کا اِظہار کرتا ہے۔ بندہ اپنے عبد ہونے کا اِعلان کرتا ہے اور ربِّ ذوالجلال کے معبود ہونے کا اِقرار کرتا ہے۔ عبدو معبود کا راز و نیاز شروع ہوتا ہے۔ کلامِ خداوندی میں مخلوق اپنے خالقِ اَزلی و اَبدی سے خطاب کر رہی ہے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے کلمات روزِ روشن کی وضاحت کر رہے ہیں کہ بندہ اپنے معبود سے عرض کرتا ہے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور موقع ملے تو کسی اور کی بھی عبادت کر لیتے ہیں۔ بلکہ ہم تو صرف اور صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم صرف اور صرف تجھے ہی معبودِ برحق تسلیم کرتے ہیں اور تیرے سوا کسی کو عبادت کے لائق نہیں سمجھتے۔

معبودِ برحق نے بھی ارشاد فرمایا ہے: یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ 29 ''اے میرے اِیمان والے بندو! بے شک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو''۔

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ 30 ''بے شک مَیں ہی ہوں اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کرو''۔

اور بڑی صراحت کے ساتھ اپنے پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے اِرشاد فرمایا: وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ 31 ''(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم!) آپ کے پروردگار نے حکم دے دیا کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو''۔

اور اِسی طرح سورۂ یُوسف کی آیتِ مبارکہ نمبر 40 میں بھی ذکر ہے۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ 32 ''تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام (فرضی نام) جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ عَزَّوَجَلَّ) نے ان کی کوئی سند نہ اُتاری، حکم نہیں مگر اللہ

---

29 القرآن الکریم سورۃ العنکبوت آیت 56۔ 30 القرآن الکریم سورۂ طٰہٰ آیت 14۔ 31 القرآن الکریم سورۂ بنی اسرائیل آیت 23۔ 32 القرآن الکریم سورۂ یوسف آیت 40۔

(تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ) کا‘ اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے‘‘۔

عبادت کے معنی ہیں حد درجہ کی عاجزی اور اِنکساری اَلْعُبُوْدِیَّۃُ کے معنی ہیں کسی کے سامنے عاجزی اور اِنکساری ظاہر کرنا مگر اَلْعِبَادَۃُ اِنتہائی درجہ کی عاجزی اور اِنکساری کرنے پر بولا جاتا ہے۔ لہٰذا عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہوسکتی ہے جو واجب الوجود اور وحدہٗ لاشریک ہے اور اَیسی ذات صرف اور صرف ذاتِ الٰہی ہے۔

کسی کے سامنے اَدب سے کھڑا ہونا عبادت نہیں ہاں کسی کو اِلٰہ سمجھ کر اُس کے سامنے اَدباً کھڑے ہونا عبادت ہے۔ اور جو بلا شبہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں۔ والدین‘ اساتذہ کرام‘ علماء کرام ومشائخ عظائم اور پیر و مرشد کے سامنے اَدب سے کھڑا ہونا اور دو زانو بیٹھنا اِحترام و تعظیم کے لئے ہوتا ہے نہ کہ عبادت کے لئے کیونکہ ہر تعظیم شرک نہیں بلکہ وہ تعظیم شرک ہے جس میں یہ بات شامل ہو کہ جس کی تعظیم کی جارہی ہے اُس کو اللہ جَلَّ شَانُہٗ کے علاوہ عبادت کے لائق سمجھا جائے اور کوئی اہل اِیمان کسی نبی‘ پیر‘ بزرگ‘ مرشد‘ اُستاد اور والدین کو عبادت کے لائق نہیں سمجھتا۔

عبادت دو قسم کی ہے: (1) عبادت بالتسخیر اور (2) عبادت بالاختیار

(1) **عبادت بالتسخیر** کا تعلق ہر مخلوق سے ہے خواہ وہ اِنسان ہو یا حیوانِ مطلق یا جمادات ونباتات۔

وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ 33 ’’اور اللہ (تبارک وتعالیٰ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی) ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو (جاندار) آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے اور اُن کے سائے بھی صبح وشام‘‘۔

ایک جگہ فرمایا: اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَاخَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَھُمْ دٰخِرُوْنَ 34 ’’اور کیا اُنہوں نے نہ دیکھا کہ ہر چیز (جاندار یا بے جان) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے بنائی ہے اُس کی پرچھائیاں دائیں اور بائیں جھکتی ہیں اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) کو سجدہ کرتی اور وہ اُس کے حضور حقیر ہیں‘‘۔

وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ 35 ’’اور اللہ (تبارک وتعالیٰ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی) ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے‘‘۔

---

33 القرآن الکریم سورۃ الرعد آیت 15۔ 34 القرآن الکریم سورۃ النحل آیت 49۔ 35 ایضاً۔

گویا کہ اِس بات کا اِقرار کر رہے ہیں کہ اُن کو کسی صانع حکیم نے بنایا ہے اور وہ اُس کی مخلوق ہیں اور یہی عبادت بالتسخیر ہے۔

(2) **عبادت بالاختیار** اِس عبادت کا تعلق صرف ذوی العقول کے ساتھ ہے۔ اِنسان عقل و شعور والے کے علاوہ دوسری مخلوق اُس کی مکلّف نہیں ہے۔

اُعْبُدُوا رَبَّكُمْ (اپنے پروردگار کی عبادت کرو) اور اُعْبُدُوا اللّٰهَ (اللہ عزوجل کی بندگی کرو) میں اِسی دوسری عبادت کا ذکر ہے۔

يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ o اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَ اَطِيْعُوْنِ o 36 ''اے میری قوم مَیں تمہارے لئے صریح ڈر سُنانے والا ہوں کہ اللہ (معبودِ برحق) کی بندگی کرو اور میرا حکم مانو''۔

اور یہ بھی فرمایا: يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ 37 ''اے میری قوم اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اِلٰہ واحد) کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں''۔

یہی پیغام عظیم اور اولوالعزم پیارے نبی حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو عنایت فرمایا۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ o 38 ''اور بیشک ہم نے (حضرت سیّدنا) نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ اُن میں پچاس سال کم ہزار برس رہے تو اُنہیں طوفان نے آ لیا اور وہ ظالم تھے''۔

اِسی طرح حضرت سیّدنا صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ o 39 ''اور ثمود کی طرف اُن کی برادری سے (حضرت سیّدنا) صالح (علیہ السلام) کو بھیجا' کہا اے میری قوم اللہ (عزوجل) کو پوجو' اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی' یہ اللہ (جل جلالہٗ) کی اُونٹنی ہے تمہارے لئے نشانی' تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کی زمین میں کھائے اور اسے بُرائی سے ہاتھ نہ لگاؤ کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا''۔

وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ هُوَ

---

36 القرآن الکریم سورۂ نوح آیت 2-3۔ 37 القرآن الکریم سورۃ الاعراف آیت 59۔ 38 القرآن الکریم سورۃ العنکبوت آیت 36۔ 39 القرآن الکریم سورۃ الاعراف آیت 73۔

اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ؀ 40 ''اور ثمود کی طرف اُن کے ہم قوم (حضرت سیّدنا) صالح (علیہ السلام) کو کہا اے میری قوم اللہ (عزوجل) کو پوجو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اُس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اُس میں تمہیں بسایا تو اُس سے معافی چاہو پھر اُس کی طرف رجوع لاؤ' بیشک میرا رب (جل جلالہٗ) قریب ہے دُعا سننے والا''۔

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ؀ 41 ''پھر جب وہ تم سے بُرائی ٹال دیتا ہے تو تم میں ایک گروہ اپنے رب (سبحانہ وتعالیٰ) کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے''۔

حضرت سیّدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قَالُوْا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ؀ 42 ''اس کی قوم کے تکبر والے کمزور مسلمانوں سے بولے کیا تم جانتے ہو کہ (حضرت سیّدنا) صالح (علیہ السلام) اپنے رب کے رسول (علیہ السلام) ہیں' بولے وہ جو کچھ دے کے بھیجے گئے ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں''۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ؀ 43 ''اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو کہا اے میری قوم! اللہ (عزوجل) کو پوجو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' تم تو نرے مفتری (بالکل جھوٹے اِلزام عائد کرنے والے) ہو''۔

حضرت سیّدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؀ 44 ''اور عاد کی طرف اُن کی برادری سے (حضرت سیّدنا) ہود (علیہ السلام) کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ (جل جلالہٗ) کی بندگی کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' تو کیا تمہیں ڈر نہیں''۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ؀ 45 ''اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو کہا اے میری قوم! اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کو پوجو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' تم تو نرے مفتری (بالکل جھوٹے اِلزام عائد کرنے والے) ہو''۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِرشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ

40 القرآن الکریم سورۂ ھود آیت 61۔ 41 القرآن الکریم سورۃ النحل آیت 54۔ 42 القرآن الکریم سورۃ الاعراف آیت 75۔ 43 القرآن الکریم سورۂ ھود آیت 42۔ 44 القرآن الکریم سورۃ الاعراف آیت 65۔ 45 القرآن الکریم سورۂ ھود آیت 50۔

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ 46 ''میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار (یعنی ہم سب کا رب) اللہ (جل جلالہٗ) ہے تو اُسی کی عبادت کرو یہ ہے ''سیدھا راستہ''۔

یہاں تک کہ ہر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی دعوت دی جیسا کہ اِرشادِ ربّانی ہے: وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ 47 ''اور بے شک ہر اُمّت میں سے ہم نے ایک رسول بھیجا (تاکہ وہ لوگوں کو دعوت دے) کہ اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو''۔

اپنے پیارے محبوب خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرمایا: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ 48 ''اور (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم!) ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ اُس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں پس میری ہی عبادت کرو''۔

اور لوگوں سے اِرشاد فرمایا: یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ o الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ 49 ''اے لوگو! عبادت کرو اپنے پروردگار کی جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا فرمایا تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔ وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اُتارا کہ اُس سے تمہارے کھانے کے لئے کچھ پھل نکالے تو اللہ (عزوجل) کے لئے جان بوجھ کر شریک' برابر والے نہ ٹھہراؤ''۔

نیز اپنی عظمتوں کو ظاہر فرماتے ہوئے اپنی شانِ معبودیت کو بایں اَلفاظ بیان فرمایا: بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰی یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ o ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ o لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ o 50

''بغیر کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اُس کے ہاں بچہ کہاں سے ہو جبکہ اُس کی بیوی نہیں اور اُس نے ہر چیز پیدا کی ہے اور وہ ہر چیز جانتا ہے۔ یہ ہے اللہ (جل جلالہٗ) تمہارا پروردگار اُس کے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں۔ ہر چیز کا بنانے والا ہے' پس اُس کی عبادت کرو۔ وہ ہر چیز پر نگہبان ہے' آنکھیں اُسے اَحاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اُس کے اَحاطہ میں ہیں اور وہی

46 القرآن الکریم سورۃ آل عمران آیت 51۔ 47 القرآن الکریم سورۃ النحل آیت 36۔ 48 القرآن الکریم سورۃ الانبیاء آیت 25۔ 49 القرآن الکریم سورۃ البقرۃ آیت 22-21۔ 50 القرآن الکریم سورۃ الانعام آیت 101 تا 103۔

نہایت باطن پورا خبردار"۔

یہی معبودِ برحق ہے جو عبادت کے لائق ہے۔ اُس کے سوا نہ تو کوئی اَزلی' اَبدی ہے اور نہ ہی کوئی واجب الوجود اور نہ ہی خالق و مالک حقیقی۔ وہ ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے۔ ہر کوئی اُس کا نیاز مند ہے۔ اِس لئے ہم نماز میں اور نماز سے باہر جب قرآن مجید کی سورت فاتحہ شریف پڑھتے ہیں تو اِقرار کرتے ہیں کہ "ہم تیری ہی عبادت کرے ہیں"۔

حضرت سیّدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب حضرت ملک الموت حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو پُکارا اور فرمایا:

مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ بَعۡدِیۡ کہ میرے بعد کس کی بندگی کرو گے تو قَالُوۡا نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ 51 "ہم عبادت کریں گے اُس اِلٰہ کی جو آپ کا معبود ہے اور آپ کے آباء (حضرت سیّدنا) ابراہیم' (حضرت سیّدنا) اسمٰعیل اور (حضرت سیّدنا) اسحٰق (علیہم السلام) کا ایک معبود (برحق) ہے اور ہم اُس کے حضور گردن رکھے ہیں"۔ اور ہم بھی سب اہلِ اِیمان اُسی معبود برحق کی عبادت کرتے ہیں اور کرنے کا اِقرار کرتے ہیں۔ جو ہمارے پیارے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رب ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا و مولیٰ ملجیٰ و ماویٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

اِرشادِ خداوندی ہے: قُلۡ اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشۡرِكَ بِهٖ 52 "(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں مجھے یہی حکم ہے کہ اللہ (معبودِ برحق) کی بندگی کرو اور اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ"۔

اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الۡبَلۡدَةِ الَّذِىۡ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَىۡءٍ وَّاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ o 53 "مجھے تو یہی حکم ہے کہ اِس شہر (مکہ معظّمہ) کے رب کی عبادت کرو جس نے اِسے حرمت والا کیا ہے اور سب کچھ (حقیقتاً) اُسکی (ملکیت) ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ مَیں فرمانبرداروں میں رہوں"۔

قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ۙ o 54 "تم فرماؤ مجھے حکم ہے کہ اللہ (عزوجل) کو پوجوں نرا اُس کا بندہ ہو کر"۔

قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِىۡ ۙ o 55 "تم فرماؤ میں اللہ (جل جلالہ) ہی کو پوجتا ہوں نرا اُس

---

51 القرآن الکریم سورۃ البقرۃ آیت 133۔ 52 القرآن الکریم سورۃ الرعد آیت 36۔ 53 القرآن الکریم سورۃ النمل آیت 91۔ 54 القرآن الکریم سورۃ الزمر آیت 11۔ 55 القرآن الکریم سورۃ الزمر آیت 14۔

کا بندہ ہو کر"۔

تو جب ہمارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی بندگی کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی مبارک ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے تو ہمیں بھی صرف اور صرف اُسی اللہ (عزوجل) کی بندگی کرنی ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اللہ (ربُّ العزّت) ہے۔

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ "اور تجھ سے مدد چاہیں"

اِن مقدس کلمات میں مخلوقِ خدا اپنے پروردِگارِ حقیقی سے اِلتجاء کر رہی ہے کہ ہم تجھی سے مدد کے طلب گار ہیں۔

مدد دو قسم کی ہے ایک بلا واسطہ اور دوسری بالواسطہ۔

(1) بلا واسطہ مدد:

مدد یا مدد بالذات یعنی کسی کو قادرِ مطلق، واجب الوجود، مستقل حاجت رَوا اور مشکل کشا اَزلی اَبدی سمجھ کر مدد مانگنا صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مخلوقِ خدا میں کسی کو اَیسا سمجھنا کہ وہ مستعانِ حقیقی ہے شرک ہے۔

(2) بالواسطہ مدد:

یعنی کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی مخلوق اور رحمت کا ذریعہ، وسیلہ ومظہرِ عونِ اِلٰہی سمجھ کر مدد مانگنا یہ جائز ہے۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں بیان ہے جس میں ذرّہ برابر شک وشبہ نہیں کہ حقیقتاً مددگار اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ ہے وُہی کارساز اور مالکِ حقیقی ہے۔ باوجود اِس حقیقت کے اِس عالمِ اَسباب میں اَسباب سے اِنکار نہیں کیا جا سکتا۔ اَسباب کی طرف رجوع استعانت بالغیر نہیں ہے۔ جملہ اَسباب میں سے ایک سبب دُعا بھی ہے اور حدیثِ پاک میں ہے:

لَا يُرَدُّ الْقَضَاءُ اِلَّا الدُّعَا [56] کہ دُعا تو تقدیر بدل دیتی ہے

اور حدیث قدسی میں ہے کہ جب میرا بندہ میرا محبوب بن جاتا ہے تو اُس کو یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے کہ

وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَاِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ [57]

"اور اگر مجھ سے مانگے تو مَیں اُسے ضرور دیتا ہوں اور میری پناہ لیتا ہے تو مَیں پناہ دیتا ہوں"۔

---

[56] سنن ترمذی حدیث 2139، مسند البزار حدیث 2540، **المعجم الکبیر للطبرانی** حدیث 6128، مشکوٰۃ حدیث 2233، کنز العمال حدیث 3148۔ [57] بخاری حدیث 6502، شرح السنۃ حدیث 1247، مرقاۃ المفاتیح حدیث 2266۔

جب اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کا یہ مقام اور مرتبہ ہے تو اُن سے دُعا کا سوال کرنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے مستجاب الدعوات بندے ہیں کسی صورت میں بھی شرک نہیں ہوسکتا یہ تو اولیاء اللہ ہیں جن کو یہ فضیلت حاصل ہے۔ اَنبیاء اور سید الانبیاء علیہم السلام کا مقام کتنا بلند و بالا ہوگا۔ یہ حقیقت نا قابلِ تردید ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب بندے بعد از وصال بھی اِمداد فرماتے ہیں۔

جیسا کہ یہ واقعہ معراج سے ثابت ہے کہ حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی مدد سے پچاس کی پانچ نمازیں ہوئیں۔ 58 اور وَلَتَنْصُرُنَّهٗ پر عمل بھی ہوا۔ اگر کوئی کلمہ گو شخص اَنبیاء کرام علیہم السلام کی اِمداد کا قائل نہیں تو اُسے پچاس نمازیں ہی پڑھنی چاہئیں۔ کیا کوئی اَیسا کرنے کو تیار ہے؟

اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ شرکیہ آلائشوں سے پاک ہے کیونکہ اہلسنّت و جماعت اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی کو بھی ''واجب الوجود'' نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ''واجب الوجود'' وہ ہستی ہے جو اپنی ذات وصفات میں کسی کی محتاج نہیں۔ مخلوقِ خدا میں ہر کوئی اپنی ذات وصفات میں اپنے پروردگار کا محتاج ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کے سوا نہ تو کوئی اِلٰہ ہے اور نہ تو کوئی ''واجب الوجود'' ہے۔

قرآنی فیصلے:

(1) سورت الکہف میں حضرت شاہ ذوالقرنین کا واقعہ بیان ہے کہ اُنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے غلبہ عطا فرمایا اور ہر چیز کا سامان فرمایا وہ سفر پر روانہ ہوئے ایک مقام پر ایک قوم ملی۔ جس کے بارے میں احکم الحاکمین خالقِ کائنات نے حضرت شاہ ذوالقرنین کو فرمایا کہ تم یا تو اُن کو سزا دو یا اُن کے ساتھ بھلائی اِختیار کرو۔ حضرت شاہ ذوالقرنین نے عرض کیا کہ جس نے ظلم کیا تو اُسے ہم عنقریب سزا دیں گے اور جو اِیمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اُس کا صلہ بھلائی ہے۔ پھر دو پہاڑوں کے درمیان اَیسے لوگ ملے جن کی بات کو کوئی نہ سمجھتا تھا۔ تو حضرت شاہ ذوالقرنین کو لوگوں نے کہا اے حضرت شاہ ذوالقرنین بے شک یاجوج ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں تو ہم آپ کے لئے کچھ مال مقرر کردیں اس میں ہم میں اور اُن میں ایک دیوار بنا دیں تو حضرت شاہ ذوالقرنین نے کہا:

قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا 59

''وہ جس پر مجھے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے (یعنی میرے پروردگار نے مجھے ہر قسم کا سامان اور دولت عنایت فرمائی ہے۔ تم سے کچھ لینے کی ضرورت نہیں) ہاں اَلبتہ تم ''طاقت سے'' میری مدد کرو۔ مَیں تم میں اور اُن میں ایک مضبوط آڑ بنا دوں گا۔

58 بخاری کتاب الصلاۃ حدیث 349۔ 59 القرآن الکریم سورۃ الکہف آیت 95۔

(2) ربِّ کائنات ﷻ نے اہل ایمان سے خطاب فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ 60 "اے ایمان والو اللہ (عزوجل) کے دین کے مددگار رہو۔ جیسے (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے حواریوں سے فرمایا تھا۔ کون ہیں جو اللہ (جل جلالہ) کی طرف ہو کر میری مدد کریں گے۔ حواری بولے ہم دین خدا کے مددگار ہیں"۔

(3) مہاجرین اور انصار کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ 61 "بے شک جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعے جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے مددگار رہیں"۔

(4) حضور سیّدنا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ 62

"وہ جو غلامی کریں گے اُس رسول (علیہ السلام) بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔ جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس تورات اور انجیل میں (1) وہ اُنہیں بھلائی کا حکم دیں گے۔ (2) اور بُرائی سے منع کریں گے۔ (3) اور ستھری چیزیں اُن کے لئے حلال فرمائیں گے۔ (4) اور گندی چیزیں اُن کے لئے حرام فرمائیں گے اور اُن پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو اُن پر تھے اُتاریں گے اور جو اُن پر ایمان لائیں اور اُس کی تعظیم کریں اور اُسے مدد دیں اور اُس نور کی پیروی کریں جو اُن کے ساتھ اُترا وہی بامراد ہیں"۔

(5) اَنبیاء کرام علیہم السلام کو ربِّ ذوالجلال نے اِرشاد فرمایا اور اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بات یاد کروائی۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ

60 القرآن الکریم سورۃ الصّف آیت 16۔ 61 القرآن الکریم سورۃ الانفال حدیث 72۔ 62 القرآن الکریم سورۃ الاعراف آیت 157۔

رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ 63ؕ ''اور (اے محبوب ﷺ) یاد فرمائیں جب اللہ (عزوجل) نے اَنبیاء کرام (علیہم السلام) سے اُن کا عہد لیا کہ جو مَیں تم کو کتاب اور حکمت عطاء فرماؤں گا پھر تمہارے پاس تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والے رسول (ﷺ) تشریف لائیں تو تم ضرور بضرور اُن پر اِیمان لانا اور ضرور بضرور اُن کی مدد کرنا''۔

(6) اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کو راضی کرنے کے لئے خود اللہ جل شانہٗ نے ہی طریقہ کار (بصورت جہاد) اِرشاد فرمایا:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ 64ؕ ''بے شک ہم نے اپنے رسولوں (علیہم السلام) کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اُتاری کہ لوگ اِنصاف پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اُتارا اِس میں سخت آنچ اور لوگوں کے فائدے ہیں اور اِس لئے کہ اللہ (جل جلالہ) ظاہر فرمائے اُس کو جو بغیر دیکھے اُس کی اور اُس کے رسولوں (علیہم السلام) کی مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ (مجدہٗ الکریم) قوت والا غالب ہے''۔

(7) لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ 65ؕ ''(کفار کی متروکہ جائیداد) اُن فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے ہیں جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے (وہ) اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کا فضل اور رضا چاہتے ہیں اور اللہ (عزوجل) اور (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ (ﷺ) کی مدد کرتے ہیں وہی سچے ہیں''۔

(8) اللہ تبارک وتعالیٰ جو کسی چیز کا محتاج نہیں بے نیاز ہے۔ لیکن اِس دُنیا میں جس کا نظام اَسباب سے چلتا ہے مالک الملک نے خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے ابابیلوں کی فوج بھیجی اور ابابیلوں کے ذریعے ہاتھی والوں کو بھوسہ بنا دیا۔ اِس طرح بدر میں فرشتوں کے ذریعے ایمان والوں کی مدد فرمائی۔ جیسا کہ اِرشادِ خداوندی ہے۔

(9) اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِیْنَ ٥ بَلٰۤى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ

63ؕ القرآن الکریم سورۂ آل عمران آیت 81۔ 64ؕ القرآن الکریم سورۃ الحدید آیت 25۔ 65ؕ القرآن الکریم سورۃ الحشر آیت 8۔

اَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ 66 ''جب (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اُتار کر''۔

ہاں کیوں نہیں! اگر تم صبر وتقویٰ اِختیار کرو اور کافر اُسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب (جلّ مجدہٗ الکریم) تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

(10) اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ 67 ''جب اپنے رب (جَلَّ جَلَالُہٗ) سے فریاد کرتے تھے تو اُس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار کے ذریعے''۔

(11) مال اور اُولاد کے ذریعے: ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا 68 ''پھر ہم نے اُلٹ کر اُن پر تمہارا حملہ کر دیا اور تم کو مالوں اور بیٹوں کے ذریعے مدد دی اور تمہارا جتھا بڑھا دیا''۔

(12) اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی علیہ السلام سے مدد مانگنا:

جب حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام شہر میں داخل ہوئے جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے تو اُس میں دو آدمی لڑتے پائے۔ ایک حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے گروہ سے تھا اور دوسرا دشمن کے گروہ سے۔

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ 69 ''تو وہ جو اُن (جو حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام) کے گروہ سے تھا اُس نے اُن (یعنی حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام) سے مدد مانگی اُس پر جو اُس کے دشمنوں میں سے تھا''۔

(13) اللہ تبارک وتعالیٰ عزّوجلّ کا بے نیاز ہونے کے باوجود حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے مدد فرمانا:

حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اِرشاد فرمایا: وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ 70 ''اور پاک رُوح (یعنی حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے اُس (یعنی حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام) کی مدد فرمائی''۔

(14) اور سورت المائدہ میں اِرشاد فرمایا: اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ 71 ''جب میں نے

66 القرآن الکریم سورۂ آل عمران آیت 125-124۔ 67 القرآن الکریم سورۃ الانفال حدیث 9۔ 68 القرآن الکریم سورۂ بنی اسرائیل حدیث 6۔ 69 القرآن الکریم سورۃ القصص آیت 15۔ 70 القرآن الکریم سورۃ البقرۃ آیت 253-87۔ 71 القرآن الکریم سورۃ المائدۃ آیت 110۔

روح القدس کے ذریعے تیری مدد فرمائی''۔

(15) اِیمان والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

کہ جو لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ سلطانہٗ ' اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دُشمنوں سے (اِیمانداروں جیسی) دوستی نہیں رکھتے۔ چاہے اُن کے بھائی ' باپ یا کنبے کے اَفراد ہوں۔

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ [72] ''یہ ہیں جن کے دِلوں میں اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) نے اِیمان نقش فرمایا اور اپنی طرف کی روح کے ذریعے مدد فرمائی''۔

(16) سیّدِ عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب ہجرت فرمائی تو ربّ کائنات نے اِرشاد فرمایا: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا [73] ''تو اللہ (عزّوجلّ) نے اُس پر اپنا سکینہ نازل فرمایا اور اُن فوجوں کے ذریعے اُس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھی''۔

(17) آپس میں ایک دوسرے کی مدد کے لئے اِرشاد فرمایا:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى [74] ''اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو''۔

(18) اِیمان والوں کو اِرشاد فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ [75] ''اے اِیمان والو صبر اور نماز سے مدد لو''۔

اَحادیث کے فیصلے:

سوال اور مدد:

(1) ابو فراس حضرت سیّدنا ربیعہ ابن کعب اسلمی رضی اللہ عنہٗ (اَصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ سفر و حضر میں شفیع المذنبین حضور سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاص خادم ہیں) سے روایت ہے کہ مَیں نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں رات گزارتا تھا (کہ خدمت کی ضرورت ہو تو بجا لاؤں ایک شب حسبِ معمول تہجد کے وقت) وضو کا پانی (مسواک شریف اور مصلّٰی شریف) اور ضروریات بارگاہ اَقدس میں لایا۔ (سُبحان اللہ!) شان کریم کی جلوہ گری ہوئی اور دریائے رحمت جوش میں آ گیا مجھے اِنعام دینے کا اِرادہ فرمایا ' مجھے اِرشاد فرمایا کچھ مانگ لو (سوال کرو)

داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ نہ فرمایا کہ فلاں چیز مانگ لو۔ معلوم ہوتا ہے کہ نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعطائے اِلٰہی ' اللہ تبارک وتعالیٰ کے خزانوں کے

72 القرآن الکریم سورۃ المجادلۃ آیت 22۔ 73 القرآن الکریم سورۃ التوبۃ آیت 40۔ 74 القرآن الکریم سورۃ المائدۃ آیت 2۔ 75 القرآن الکریم سورۃ البقرۃ آیت 153۔

مالک ہیں نیز حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب اَحکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے کہ:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي 76 ''مَیں بانٹنے والا ہوں اور مجھے اللہ (جل جلالہ) عطا فرماتا ہے''۔

حضرت سیّدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مَیں نے عرض کیا' اَسْئَلُكَ مَرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ ''مَیں جنت میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ساتھ مانگتا ہوں''۔فرمایا: اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ ''اِس کے سوا کچھ اور بھی''۔

مَیں نے عرض کیا' بس یہی! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: فَاَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ''اپنی ذات پہ زیادہ سجدوں سے میری مدد کرو''۔ (جنت میں اَعلیٰ مقام پر پہنچانا میرے کرم سے ہے نہ کہ محض تمہارے سجدوں سے۔تم اپنے سجدوں سے مجھے اِس کام میں اِمداد دو۔) 77

(2) صحیح بخاری شریف میں اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باب میں مقرر کیا ہے:

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْحَرْبِ 78 باب! جنگ میں کمزور ناتواں (جیسے عورتیں' بچے' بوڑھے' اَندھے' معذور' غریب' مسکین) اور نیک لوگوں سے مدد چاہنا۔

تاجدارِ ختمِ نبوت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ ؟ 79 (''تم کو جو مدد ملتی ہے یا روزی ملتی ہے وہ غریب لوگوں کی وجہ سے ملتی ہے،'' اُن لوگوں پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا رحم ہوتا ہے تم اُن کے طفیل بچ جاتے ہو۔

(3) بخاری شریف میں ایک اور عنوان مقرر کیا گیا ہے۔بَابُ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ۔ 80

اِس عنوان کے تحت ایک حدیث شریف نقل کی گئی ہے۔حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں' فرمایا کہ تاجدارِ اَنبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ''رعل''، ''ذکوان'' عُصَيَّه اور بنولحیان کے قبیلے کے کچھ لوگ آئے اور اُنہوں نے کہا (قَدْ اَسْلَمُوْا) ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔

وَاسْتَمَدُّوْهُ عَلٰى قَوْمِهِمْ فَاَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ ''عرض کیا کہ ہماری قوم کے لوگ کافر ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اُن کے مقابل ہماری مدد فرمائیں۔حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے اُن کی مدد فرمائی۔ 81

---

76 مسند ابویعلی موصلی حدیث 5855' مسند البزار حدیث 8100' بخاری حدیث 3117' **المعجم الکبیر للطبرانی** حدیث 755' شرح معانی الآثار حدیث 7238' کنز العمال حدیث 16709۔ 77 مسلم جلد 1 ص 193 حدیث 489/226' ابوداؤد جلد حدیث 1320' نسائی جلد 1 ص 171 حدیث 1138' مشکوٰۃ ص 84۔ 78 **المعجم الکبیر للطبرانی** حدیث 4570' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 4242' شرح السنۃ حدیث 655۔ 79 بخاری حدیث 2896۔ 80 بخاری جلد 1 ص 431 حدیث 3064۔ 81 بخاری جلد 1 ص 431 حدیث 3064۔

(3) وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ 82 ''جب مدد لینا چاہے تو کہہ کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ (عزوجل) کے بندو میری مدد کرو''۔

وَقَدْ جُرِّبَ ذَالِكَ ''اور یہ عمل مجرب ہے''۔

نیز مسند بزاز اور مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے رقم ہے کہ جب کسی کا جانور بھاگ جائے تو پکارے

اَعِيْنُوْا يَا عِبَادَ اللهِ 83 ''اے اللہ (عزوجل) کے بندو مدد کرو'' اور پھر کہو اللہ (تبارک وتعالیٰ) تم پر رحم فرمائے۔ (بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ حصن حصین ص 79)

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا جو کسی مسلمان کو دنیوی تکلیف سے رہائی دے گا۔ تو اللہ (جَلَّ مجدہٗ الکریم) اُس سے روزِ قیامت کی مصیبت دُور فرمائے گا۔ اور جو کسی تنگی والے پر آسانی کرے گا تو اللہ (جَلَّ مجدہٗ الکریم) دُنیا اور آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ (جل جلالہ) دُنیا و آخرت میں اُس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ اللہ (ربُّ العزّت) اپنے بندوں کی مدد پر رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر رہے۔ 84

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ انفاس العارفین میں فرماتے ہیں:

میرے والد محترم حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران ایک لمبے کوچے سے میرا گزر ہوا۔ اُس وقت میں (حضرت) شیخ سعدی (شیرازی رحمۃ اللہ علیہ 589ھ تا 691ھ) کے اَشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق شوق حاصل تھا

جُز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جُز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
سعدیؔ بشو دل از نقش غیر حق
علمے کہ راہ حق ننماید جہالت است

82 حصن حصین ص 79۔ 83 حصن حصین ص 79 بحوالہ ابن ابی شیبہ حدیث 29819۔ 84 شعب الایمان حدیث 10737، سنن ابن ماجہ حدیث 225، مسند البزار حدیث 9128، سنن ترمذی حدیث 1425-2945، سنن ابوداؤد حدیث 4946، صحیح مسلم حدیث 2699/38، مستدرک حاکم حدیث 8159، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 27098۔

چوتھا مصرعہ میرے ذہن سے نکل گیا اِس وجہ سے میرے دِل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوگیا اَچانک دائیں طرف سے ایک فقیر' زلفوں والے' نمکین حُسن والے پیر بزرگ ظاہر ہوئے اور فرمایا

؎ علمے کہ راہ حق ننماید جہالت است

مَیں نے کہا' جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا الْجَزَاءَ آپ نے میری پریشانی دُور فرمائی اور قلبی اِضطراب کو دُور فرمایا۔ مَیں نے آپ کی خدمت اَقدس میں پان پیش کیا' وہ مسکرائے اور فرمایا یہ یاد دلانے کا اَجر ہے مَیں نے عرض کیا نہیں۔ بلکہ بطورِ شکرانہ ہے۔ اُنہوں نے فرمایا مَیں نہیں کھاتا۔ پھر فرمایا مجھے جلد جانا چاہیئے۔ مَیں نے کہا مجھے بھی جلدی ہے۔ فرمایا میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں۔ اِتنے میں قدم اُٹھایا اور گلی کے آخر میں رکھا۔ مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ رُوح مجسم ہے۔ مجھے اپنے نام کی بابت آگاہ فرمایئے۔ تاکہ میں فاتحہ پڑھ سکوں۔ فرمایا ''سعدی'' ہے۔

سُبْحَانَ اللهِ! چھٹی' ساتویں ہجری کے بزرگ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہویں' تیرہویں صدی کے بزرگ حضرت شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی مدد فرمائی۔

آیات قرآنیہ' اَحادیث نبویہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محولا بالہ واقعہ سے یہ بات واضع ہوتی ہے کہ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا یہ معنی نہیں کہ مخلوقِ خدا سے مدد لینا شرک ہے'' بلکہ اِس کا معنیٰ یہ ہے کہ مستعان حقیقی صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ ہے اور کوئی مستعانِ حقیقی نہیں ہے۔

کوئی صحیح العقیدہ مسلمان اللہ رب العزّت کے سوا کسی کو مستعانِ حقیقی نہیں سمجھتا۔ ماسوا اللہ ہر مدد بعطائے اِلٰہی اور مجازی مددگار ہے۔

تفسیر یوسفی میں ہر آیتِ مبارکہ اسی طرح دلائل کے ساتھ ہے۔

کل قرآنی آیاتِ مبارکہ اور حکومت پاکستان

قرآن مجید کی کل آیات مبارکہ کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ ان کی کل تعداد 6666 ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جل جلالہٗ اور رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضل وکرم سے ادارہ ''ماہنامہ سیدھا راستہ'' لاہور نے چند اَحباب کی محنت شاقہ کے بعد اِس بات کی اِصلاح کی ہے کہ قرآن مجید کی کل آیات مبارکہ 6666 نہیں ہیں بلکہ 6236 ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ ہر سورت میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ آیت شمار نہیں کی جاتی۔ یہ ایک پوری آیت مبارکہ کا کچھ حصہ ہے جو سورۃ النمل میں ہے۔ اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ بِسۡمِ اللّٰہ شریف ہر سورت کے اوّل میں نازل نہیں ہوئی بلکہ ایک ہی جگہ نازل ہوئی پھر مقرر کر دی گئی تاکہ سورتوں میں فاصلہ ہو جائے۔ اِسی لئے ہر سورت مبارکہ کے اوپر ماسوائے سورۃ التوبہ کے' اِمتیازی شان میں لکھی جاتی ہیں۔ آیاتِ مبارکہ کی طرح ملا کر نہیں لکھتے۔

اگر ہر سورت سے قبل لکھی گئی بِسۡمِ اللّٰہ شریف کو بھی ہر سورت مبارکہ کی آیت شمار کیا جائے تب بھی کل آیات 6236+113=6349 بنتی ہیں لیکن اَصل بات یہ ہے کہ بسم اللہ شریف سورتوں میں فاصلہ کے لئے ہر سورت مبارکہ سے اوّل لکھی جاتی ہے یہ علیحدہ آیت مبارکہ نہیں ہے۔

قرآنِ مجید کی کل آیاتِ مبارکہ کے شمار کے لئے حجاز مقدس' پاکستان' انگلستان اور ہندوستان کی مختلف کمپنیوں کے چھپے ہوئے قرآن مجید کے نسخوں سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔ اِس سلسلہ میں جن اَحباب نے محنت کی اُن کا ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ قارئین کرام اُن کے حق میں دُعا خیر کر سکیں۔

(1) حاجی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ (2) شہزاد احمد یوسفی (3) محمد تنویر احمد یوسفی (4) صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (5) صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی (6) مظفر احمد کمپوزر ''ماہنامہ سیدھا راستہ'' لاہور (7) رشید احمد جنجوعہ' مینجنگ ایڈیٹر ''ماہنامہ سیدھا راستہ'' لاہور (8) حافظ عمران قیوم (9) توقیر احمد خان ممبر مجلس مشاورت ''ماہنامہ سیدھا راستہ'' لاہور اور (10) حافظ محمد عظیم احمد یوسفی (سینئر کمپوزر ابوبکر کمپیوٹر سینٹر) (11) محمد عثمان علی یوسفی (12) پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ۔

تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

نمبر شمار	نام سورت	آیات مبارکہ	نمبر شمار	نام سورت	آیات مبارکہ
1	الفاتحۃ	7	2	البقرۃ	286
3	آل عمران	200	4	النسآء	176
5	المآئدۃ	120	6	الانعام	165
7	الاعراف	206	8	الانفال	75
9	التوبۃ	129	10	یونس	109
11	ھود	123	12	یوسف	111
13	الرعد	43	14	ابراھیم	52
15	الحجر	99	16	النحل	128
17	بنی اسرائیل	111	18	الکھف	110
19	مریم	98	20	طٰه	135
21	الانبیآء	112	22	الحج	78
23	المؤمنون	118	24	النور	64
25	الفرقان	77	26	الشعراء	227
27	النمل	93	28	القصص	88
29	العنکبوت	69	30	الروم	60
31	لقمان	34	32	السجدۃ	30
33	الاحزاب	73	34	السباء	54

35	فاطر	45	36	یٰسٓ	83
37	والصّٰفّٰت	182	38	صٓ	88
39	الزمر	75	40	المؤمن	85
41	حٰمٓ السجدۃ	54	42	الشوریٰ	53
43	الزخرف	89	44	الدخان	59
45	الجاثیۃ	37	46	الاحقاف	35
47	محمد ﷺ	38	48	الفتح	29
49	الحجرات	18	50	قٓ	45
51	الذاریات	60	52	الطور	49
53	النجم	62	54	القمر	55
55	الرحمٰن	78	56	الواقعۃ	96
57	الحدید	29	58	المجادلۃ	22
59	الحشر	24	60	الممتحنۃ	13
61	الصّف	14	62	الجمعۃ	11
63	المنافقون	11	64	التغابن	18
65	الطلاق	12	66	التحریم	12
67	الملک	30	68	القلم	52
69	الحآقۃ	52	70	المعارج	44
71	نوح	28	72	الجن	28

73	المزمل	20	74	المدثر	56
75	القیامة	40	76	الدھر	31
77	المرسلات	50	78	النباء	40
79	والنازعات	46	80	عبس	42
81	التکویر	29	82	الانفطار	19
83	المطففین	36	84	الانشقاق	25
85	البروج	22	86	الطارق	17
87	الاعلیٰ	19	88	الغاشیة	26
89	الفجر	30	90	البلد	20
91	الشمس	15	92	اللیل	21
93	الضحیٰ	11	94	الم نشرح	8
95	التین	8	96	العلق	19
97	القدر	5	98	البینة	8
99	الزلزال	8	100	العادیات	11
101	القارعة	11	102	التکاثر	8
103	العصر	3	104	الھمزة	9
105	الفیل	5	106	القریش	4
107	الماعون	7	108	الکوثر	3
109	الکافرون	6	110	النصر	3

111	اللھب	5	112	الاخلاص	4
113	الفلق	5	114	الناس	6
کل سورتیں	114	کل آیات مبارکہ	6236		

27فروری 1997ءکو روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا آیات قرآنی کے بارے میں مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں واضح کیا گیا تھا کہ قرآنی آیات مبارکہ کی تعداد 6236 ہیں۔ اِسی سلسلہ میں اکتوبر 1998ء میں وزارت مذہبی اُمور کی طرف سے ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا تھا مگر اس کے باوجود تمام تعلیمی اداروں اور ذرائع ابلاغ، ٹی۔ وی اور ریڈیو پاکستان سے یہی بتایا جاتا رہا ہے کہ قرآن پاک کی کل آیات مبارکہ 6666 ہیں یہاں تک کہ درسی کتب اور امدادی کتب میں بھی تصحیح کی زحمت گوارا نہیں کی گئی۔۔ تمام کتب میں بدستور کل آیات مبارکہ کی تعداد 6666 لکھی ہوئی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 2اگست 2000ءکو براہ راست وزارت مذہبی امور شعبہ تحقیق کی توجہ اس طرف دلائی، جس پر حکومت پاکستان وزارت مذہبی امور، زکوٰۃ وعشر واقلیتی امور نے تصحیح شدہ پریس نوٹ جاری کیا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ بہتر جانتا ہے کہ وزارت مذہبی امور کے ذمہ دار حضرات نے ذرائع اِبلاغ اور متعلقہ اَفراد تک پریس نوٹ پہنچایا ہے یا نہیں۔ قرآن مجید کے تقدس کے پیشِ نظر اُمّت مسلمہ کو مطلع کرنے کے لئے تفصیلات سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔

واقعہ آزر کا اور چھٹی جماعت کی اِسلامیات کی کتاب

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور نے چھٹی جماعت کی اسلامیات کی کتاب میں، جو کہ 68 صفحات پر مشتمل ہے ایک مضمون باب پنجم (الف) ''ہدایت کے سرچشمے'' کے عنوان سے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام کے بارے میں شامل کیا ہے۔ جس میں قطعی طور پر لکھا گیا ہے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام کے والد کا نام آزر تھا حالانکہ یہ بات قطعی الثبوت نہیں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کی طرف سے انتہائی بے توجہی کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے کہ اَیسی بات بچوں کے ذہن میں داخل

کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو دُرست نہیں ہے۔ پھر یہ ضروریات دین میں سے بھی نہیں۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا قرآن مجید میں 69 مرتبہ ذکر آیا ہے۔ جبکہ کتاب میں ساڑھے تین صفحات کے مضمون کے ذریعے بچوں کے ناپختہ ذہنوں میں یہ بات ڈالنے کی احمقانہ اور مذموم حرکت کی گئی ہے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد کافر تھے۔ قرآن مجید میں اور کئی واقعات ہیں مثلاً ''پرندوں کو زندہ کرنے کا واقعہ'' ''نمرود سے مناظرہ'' ''تعمیر بیت اللہ'' ''قربانی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل'' اور دیگر کئی باتیں، وہ نقل کی جاسکتی تھیں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کے چیئرمین اور ممبران کی توجہ اِس اَمر کی طرف مبذول کروائی جاتی ہے کہ وہ کتاب سے غیر قطعی الثبوت عبارت کو خارج کر کے عنداللہ ماجور ہوں''۔

آزر کون تھا؟ والد یا چچا:

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی کے بارے میں مفسرین، مؤرّخین اور اَصحاب سِیَر کے اَقوال مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک آپ کے والد کا نام آزر ہے اور بعض نے کہا اُن کے والد تارخ تھے۔ بعض نے کہا ایک شخص کے دو نام ہوسکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے اَصل نام تارخ ہو اور لقب آزر ہو یا اَصلی نام آزر ہو اور لقب تارخ ہو۔ بعض نے کہا آزر بت کا نام تھا پجاری کو اسی نام سے موسوم کیا گیا۔ بعض نے کہا کہ آزر نہ تو باپ کا نام تھا اور نہ بت کا نام بلکہ آزر کے معنی کج رَو اور خطا کار کے ہیں۔ جب اختلاف اقوال کی یہ کثرت ہو تو کوئی شخص کسی بھی ایک قول سے متعلق دو چار کتابوں کے حوالہ جات نقل کر کے کہہ سکتا ہے کہ میرے نزدیک یہی قول راجح ہے۔ یہی حق ہے۔

اُمَمِ سابقہ کے دَور سے متعلق اِختلافی واقعات کی تحقیق کے لئے ہمارے پاس وحی اِلٰہی یعنی قرآن مجید اور پھر اَحادیثِ مبارکہ سے بڑھ کر کوئی بھی معیار ترجیح و تحقیق نہیں ہوسکتا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ؕ o اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ o [85] ''بے شک جتنے کافر ہیں کتابی، مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں۔ ہمیشہ اِس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں بدترین ہیں۔ بے شک جو اِیمان لائے اَچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں''۔

آیتِ قرآنیہ سے واضح ہوتا ہے کہ مشرک اور کافر بدترین اِنسان اور شرّ القرون اور شرّا

[85] القرآن الکریم سورۃ البینۃ آیت 6-7۔

لبریّہ ہیں جبکہ مومن مَوَحِّد خیر القرون اور خیر البریّہ ہیں۔

نگاہ ایمان سے ملاحظہ فرمائیں خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء و اُمہات (جن واسطوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درصلب) سے منتقل ہوتے ہوئے بطن آمنہ رضی اللہ عنہا تک پہنچے کس قسم کے انسانوں میں سے تھے؟

مسلمان، مومن ومَوَحِّد خیر القرون، خیر البریہ میں سے تھے یا کافرومشرک، شَرُّ الْبَرِیَّہ میں سے تھے۔ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد مقدس ہے: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ فِي الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ [86] ''مَیں بنی آدم کے سب سے بہتر قرون میں بھیجا گیا ہوں یہاں تک کہ اس قرن میں ہوا جس میں مَیں پیدا ہوا''۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں اِس کی شرح فرماتے ہیں: ''اَلْمُرَادُ بِالْبَعْثِ تَقَلُّبُهٗ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَاءٍ اٰبًا فَاٰبًا'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیر القرون میں مبعوث ہونے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام آباء و اَجداد کی پشتوں میں یکے بعد دیگرے منتقل ہونا مراد ہے۔ الصاوی علی الجلالین جلد دوم میں ہے: اَلْمُحَقِّقُوْنَ اَنَّ نَسَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَحْفُوْظٌ مِّنَ الشِّرْكِ فَلَمْ يَسْجُدْ اَحَدٌ مِّنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى آدَمَ لِصَنَمٍ قَطُّ ''علمائے محققین نے یہ فرمایا ہے کہ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ نسب شرک سے محفوظ ہے حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء واَجداد میں سے کسی نے بھی کسی بت کو سجدہ نہ کیا''۔ (جلد 2 ص 25)

جلیل القدر صحابی مفسر قرآن حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی تفسیر تنویر المقیاس میں سورۃ الشعرآء کی آیت مبارکہ نمبر 219 یعنی وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ اور سجدہ کرنے والوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پلٹنے کو دیکھتا ہے کے تحت فرمایا ہے: وَيُقَالُ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِكَ الْاَوَّلِيْنَ ساجدین کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن آباء واَجداد کی پشتوں میں جوگزر چکے ہیں''۔

مذکورہ بالا گفتگو سے یہ بات واضح ہوئی کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ میں جواَنبیاء کرام علیہم السلام ہیں وہ تو اَنبیاء کرام علیہم السلام ہی ہیں اُن کے سوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جتنے آباء و اُمہات حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام اور حضرت سیّدہ حوا علیہا السلام تک شامل ہیں سبھی مومن ومَوَحِّد ہیں، کوئی بھی مشرک وکافر نہیں اور جب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام بھی آپ کے آباء واَجداد میں شامل ہیں تو اُن کے والد گرامی اور والدہ مومن وموحد تھے کافر ومشرک نہ تھے۔

---

[86] شعب الایمان حدیث 1329، مسند ابو یعلی موصلی حدیث 6553، صحیح بخاری حدیث 3557، مسند احمد حدیث 8844، کنز العمال حدیث 32005۔

آزر کا مشرک و بت پرست ہونا قطعی الثبوت ہے۔ آیت مبارکہ میں ہے: وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً 87 ”اور یاد کرو جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے ”ابا“ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟“۔

قاموس میں ہے آزَرُ اِسْمُ عَمِّ اِبْرَاهِیْمَ وَاسْمُ اَبِیْهِ تَارِخُ یعنی آزر حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے اور تارخ باپ کا نام ہے۔

کیا حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد کا کفر قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہے اور اجماعی ہے؟ اگر کسی کا فہم و ادراک ایمان کا ثبوت قبول نہ کرے تو کم از کم سکوت ہی اِختیار کیا جاتا کہ اِسی میں نجات ہے۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے چچا آزر کو' جو کہ بت ساز اور بت پرست تھا راہ راست پر آنے کے لئے دعوت و تبلیغ فرماتے رہے اور اُس کی ہدایت کے لئے دُعا بھی فرماتے رہے جس کی تفصیل قرآن مجید میں حسب ذیل ہے:

اِذْقَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْئًا ٥ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ٥ یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ٥ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ٥ 88 ”جب آپ نے اپنے ”ابا“ (یعنی چچا) سے کہا اے میرے ”ابا“ کیوں اُیسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے۔ اے میرے ”ابا“ میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ۔ مَیں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں۔ اے میرے ”ابا“ شیطان کا بندہ نہ بن بے شک شیطان رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے چچا مَیں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمن کا کوئی عذاب پہنچے تو تو شیطان کا ساتھی ہو جائے“۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اِتنا خوبصورت وعظ فرمایا مگر بت پرست چچا نے باوجود پیارا وعظ سننے کے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ٥ 89 ”بولا اے ابراہیم کیا تو میرے خداؤں سے منہ پھیرتا ہے؟ بے شک اگر تو باز نہ آیا تو مَیں تجھ پر پتھراؤ کروں گا اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا“۔ جواباً حضرت سیّدنا ابراہیم

---

87 القرآن الکریم سورۃ الانعام آیت 74۔ 88 القرآن الکریم سورۂ مریم آیت 45-42۔ 89 القرآن الکریم سورۂ مریم آیت 46۔

علیہ السلام نے فرمایا: بس تجھے سلام ہے۔

سَاَسۡتَغۡفِرُلَکَ رَبِّیۡ اِنَّہٗ کَانَ بِیۡ حَفِیًّا o 90 ''قریب ہے کہ مَیں تیرے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا بے شک وہ مجھ پر مہربان ہے''۔

چنانچہ آپ نے رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دُعا کی

وَاغۡفِرۡلِاَبِیۡۤ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الضَّآلِّیۡنَ o 91 ''اور میرے ''ابا'' (یعنی چچا) کوبخش دے کہ وہ گمراہ ہے''۔ یعنی میرے چچا آزر کو اِیمان اور توبہ کی توفیق عطاء فرما جس سے وہ تیری بخشش کا مستحق ہو جائے۔

سورۃ الممتحنہ کی آیت مبارکہ نمبر 4 میں رب ذوالجلال والاکرام نے فرمایا: قَدۡ کَانَتۡ لَکُمۡ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیۡۤ اِبۡرٰہِیۡمَ وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗ اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِہِمۡ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡکُمۡ وَمِمَّا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ کَفَرۡنَا بِکُمۡ وَبَدَا بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃُ وَالۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا ''بے شک تمہارے لئے اَچھی پیروی تھی۔ (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) اور اُن کے ساتھ والوں میں جب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا بے شک ہم تم سے اور اُن سے بیزار ہیں جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے سواتم پوجتے ہو۔ ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لئے دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی پھر فرمایا: حَتّٰی تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَحۡدَہٗۤ اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰہِیۡمَ لِاَبِیۡہِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَکَ 92 ''جب تک کہ تم ایک اللہ (جل جلالہ) پر اِیمان نہ لے آؤ مگر (حضرت سیّدنا ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے ''ابا'' (یعنی چچا) سے کہنا کہ مَیں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا''۔

جناب اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ایک واقعہ اس بات کی وضاحت کے لئے تفاسیر میں لکھا ہوا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا اور سنا کہ وہ اپنے مشرک (کافر) والدین کے لئے مغفرت کی دُعا کر رہا ہے تو حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے منع فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی تو اپنے مشرک (کافر بت پرست) ''ابا'' کے لئے دُعا کی تھی اور فرمایا تھا کہ سَاَسۡتَغۡفِرُلَکَ رَبِّیۡ 93 ''مَیں تیرے لئے اپنے پروردگار سے معافی چاہوں گا''۔

تفسیر مجمع البیان (جلد 5 ص 77) میں ہے۔

ترجمہ: ''استغفار کا وعدہ صرف زندگی تک تھا' شرط اِیمان کے ساتھ اِستغفار ہے۔ مرنے کے بعد دُعا ترک کر دی''۔ یعنی آپ پر وحی نازل ہوئی کہ آزر کا خاتمہ کفر پر ہو۔ چنانچہ جب وہ مرگیا تو آپ نے

---

90 القرآن الکریم سورۂ مریم آیت 47۔ 91 القرآن الکریم سورۃ الشعراء آیت 86۔ 92 القرآن الکریم سورۃ الممتحنہ آیت 14۔ 93 القرآن الکریم سورۂ مریم آیت 47۔

اُس کے لئے دُعائے مغفرت کرنی بند فرما دی اور دل سے بیزار ہو گئے کہ کافر سے اَیسی بیزاری چاہئے اگرچہ وہ قرابت دار ہی ہو۔

تفسیر قرطبی جلد 4 جز 8 ص 274 میں ہے:

ترجمہ: ''پھر وہ کفر پر مرا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا دشمن تھا تو آپ نے اُس کے لئے دُعا ترک کر دی''۔

جب مذکورہ شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ ذکر کیا تو یہ بات خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اَقدس میں عرض کی گئی تو خالق کائنات جل وعلا نے اِس بات کا جواب اِرشاد فرمانے کے لئے اپنے پیارے نبی محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قرآن مجید کی یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی: وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ[94] ''اور ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے ''ابا'' کی بخشش چاہنا تو ایک وعدہ کے سبب تھا جو وہ اُس سے کر چکے تھے پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ (جَلَّ مجدہ الکریم) کا دشمن ہے تو اُس سے بیزار ہو گئے''۔ بعض مومنین نے شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے گزارش کی کہ کیا اپنے کافر قرابت داروں کے لئے دُعائے مغفرت کرنی چاہئے؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے اپنے پیارے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ [95] ''(سیّد العالمین حضور سیّدنا) نبی (اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اہل اِیمان کی شان کے لائق نہیں کہ مشرکوں (کافروں) کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں کہ انہیں ظاہر ہو چکا (یعنی یہ واضح ہو گیا کہ وہ کافر مرے ہیں اور یہ کہ) وہ دوزخی ہیں''۔

مومن والدین کے لئے دُعائے مغفرت:

سورت ابراہیم میں ہے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مومن موحد والدین کے لئے دُعا کی: رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ [96] ''اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور سب اِیمان والوں کو جس دن حساب قائم ہوگا''۔

یہاں والدین سے مراد حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے سگے والدین ہیں۔ (یعنی والد تارخ اور والدہ حضرت متلی بنتِ نمر رضی اللہ عنہا یہ دونوں مومن، موحد تھے) آپ علیہ السلام نے اُن کے لئے

[94] القرآن الکریم سورۃ توبہ آیت 114۔ [95] القرآن الکریم سورۃ توبہ آیت 113۔ [96] القرآن الکریم سورۃ ابراہیم آیت 41۔

بڑھاپے میں دُعا فرمائی اِس دُعا کا پس منظر یہ ہے آپ نے رب کائنات کی بارگاہ میں عرض گزاری:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ 97
''تمام تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں (حضرت سیّدنا) اسماعیل (علیہ السلام) اور (حضرت سیّدنا) اسحاق (علیہ السلام) دیئے بے شک میرا رب دُعا سننے والا ہے''۔

بعدازیں والدین کے لئے مذکورہ بالا دُعا کی۔ صاحب مجمع البیان نے (جلد 5 ص 319) پر لکھا ہے (ترجمہ:) ''ہمارے اَصحاب نے اِس سے استدلال کیا ہے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے والدین کافر نہیں تھے''۔ آزر آپ کا دُور کا چچا تھا جس سے آپ اپنی جوانی میں ہی بیزار ہو چکے تھے اور وہ کفر پر مر چکا تھا۔

قرآن مجید میں ''اَبْ'' اور ''اُمْ'' ماں باپ' چچا' تایا اور دادا' دادی وغیرہ کو کہہ دیا جاتا ہے۔ اگر یہاں ''وَلِوَالِدَیَّ'' کی جگہ ''اَبَوَیَّ'' کا لفظ اِستعمال کیا جاتا تو خیال پیدا ہوسکتا تھا کہ شاید حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے ''آزر'' کے لئے بھی دُعائے مغفرت کی ہو۔ اِس (شبہ) کو دفع کرنے کے لئے وَلِوَالِدَیَّ فرمایا یعنی حقیقی ماں باپ''۔

''اَبْ'' کا لفظ والد' چچا' تایا' دادا وغیرہم کے لئے بھی اِستعمال ہوتا ہے۔ اور سینکڑوں سال پہلے گزرے ہوئے سلسلہ نسب سے تعلق رکھنے والے آباء واَجداد کے لئے بھی لفظ ''اب'' اِستعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اُمّت مسلمہ کو اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے فرمایا گیا: وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ 98 ''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کی راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں پسند فرمایا ہے اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی تمہارے ''اَبْ'' یا ''باپ'' ابراہیم کا دین' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے''۔

سُنَّتُ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ:

حضرت سیّدنا زید ابن اَرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاهٰذِهِ الْاَضَاحِیْ قَالَ سُنَّتُ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ 99 (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

---

97 القرآن الکریم سورۃ ابراہیم آیت 39۔ 98 القرآن الکریم سورۃ الحج آیت 95۔ 99 شعب الایمان حدیث 6956' ابن ماجہ حدیث 3127' صحیح ابن خزیمہ حدیث 2803' مسند ابویعلی موصلی حدیث 6216' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 14338' سنن ابوداؤد حدیث 199' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 19016' شرح السنۃ حدیث 1927' سنن نسائی حدیث 3014۔

نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے باپ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں) اِس حدیث میں بھی لفظ ''اَب'' آیا ہے اور (حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا (اَبْ) فرمایا ہے۔ واضح بات یہ ہے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہرہ زمانۂ حیات میں پائے جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے والد نہ تھے۔

حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام کے خواب کا واقعہ:

جب حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے والد گرامی کو اپنا خواب سنایا کہ مَیں نے گیارہ ستارے' ایک چاند اور ایک سورج کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کرتے ہیں تو حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا پروردگار تمہیں چُن لے گا اور تمہیں باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا۔ وَيُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعۡقُوۡبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡحٰقَ 100 ''اور تجھ پر اپنی نعمت پوری فرمائے گا اور حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام کے گھر والوں پر جیسے تیرے پہلے دونوں باپ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیّدنا اسحاق علیہ السلام پر پوری کی''۔ اِس آیتِ مبارکہ میں دادا اور پردادا کو ''باپ'' فرمایا گیا ہے۔

حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام کا واقعہ:

جب حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام دُنیا سے رخصت ہونے لگے تو آپ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: میرے وصال کے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ تو اُنہوں نے بیک زبان کہا: قَالُوۡا نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا 101 ''بولے ہم آپ کے اور آپ کے آباء ابراہیم' اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے معبود' ایک معبود کی عبادت کریں گے''۔

اِس آیتِ مبارکہ میں آباء کا لفظ آیا ہے جو''اَب'' کی جمع ہے۔''اَب'' کے معنی اگر والد ہی لیں تو حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام کے والد تو صرف حضرت سیّدنا اسحاق علیہ السلام ہیں جبکہ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام چچا اور حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام دادا لگتے ہیں۔ آیتِ مبارکہ سے پتا چلا کہ دادا اور چچا کے لئے ''اَب'' کا لفظ اِستعمال کیا جاتا ہے۔ چچا بھی باپ کی طرح ہوتا ہے۔

حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کے جنت سے زمین پر آنے کا واقعہ:

حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام اور حضرت سیّدہ اماں حوا علیہا السلام کے جنت سے نکلنے کے بارے میں

---

100 القرآن الکریم سورۃ یوسف آیت 6۔ 101 القرآن الکریم سورۃ البقرۃ آیت 133۔

فرمایا: یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ 102 ''اے آدم کی اولاد! خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا کہ تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا''۔

قابلِ توجہ:

ایک بات اور قابل توجہ ہے کہ قرآن مجید میں اگر بیٹے نے باپ کو یا اَبَتِ (اے میرے ابا جان) کے جملہ سے خطاب کیا ہے تو جواباً والد نے بیٹے کو یٰبُنَیَّ (اے میرے بیٹے) کہا ہے۔ اِس تفصیل کو جاننے کے لئے تین واقعات کا مطالعہ ضروری ہے جن کا خلاصہ یہ ہے۔

(1) جب حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تو اپنے والد گرامی حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام سے عرض کیا: یا اَبَتِ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَیۡتُہُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ۝ 103 ''اے میرے ابا جان مَیں نے دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے ایک سورج اور ایک چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں''۔ جس کے جواب میں حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاکَ عَلٰۤی اِخۡوَتِکَ 104 ''اے میرے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا''۔

(2) جب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرتے ہیں تو

قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی 105 ''فرمایا: اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کرتا ہوں تو بتا اس بارے میں تیری کیا رائے ہے''۔

(3) حضرت سیّدنا لقمان علیہ السلام نے جب اپنے بیٹے کو وعظ کیا تو فرمایا:

یٰبُنَیَّ لَا تُشۡرِکۡ بِاللّٰہِ 106 ''اے میرے بیٹے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا'' پھر فرمایا: یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ 107 ''اے میرے بیٹے نماز قائم کرنا''۔

مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے باپ اپنے بیٹے کو جب پکارتا ہے تو کہتا ہے: یٰبُنَیَّ ''اے میرے بیٹے''۔ اگر حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام آزر کے بیٹے ہوتے تو وہ کسی نہ کسی موقع پر کہتا: یٰبُنَیَّ مگر چونکہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے کہا یا اَبَتِ اِنِّیۡ قَدۡ جَآءَنِیۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ یَاۡتِکَ فَاتَّبِعۡنِیۡۤ اَہۡدِکَ صِرَاطًا سَوِیًّا ۝ 108 ''اے میرے ''ابا'' بے شک میرے پاس

---

102 القرآن الکریم سورۃ الاعراف آیت 27۔ 103 القرآن الکریم سورۃ یوسف آیت 4۔ 104 القرآن الکریم سورۃ یوسف آیت 5۔ 105 القرآن الکریم سورۃ والصافات آیت 102۔ 106 القرآن الکریم سورۃ لقمان آیت 13۔ 107 القرآن الکریم سورۃ لقمان آیت 17۔ 108 القرآن الکریم سورۃ مریم آیت 43۔

وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں۔۔۔۔(پھر مزید فرمایا) اے میرے ''ابا'' شیطان کا بندہ نہ بن بے شک شیطان رحمن کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمن کا کوئی عذاب پہنچے تو تو شیطان کا رفیق ہوجائے''۔اِس کے جواب میں آزر نے کہا:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ٥ 109 ''بولا تو میرے خداؤں سے منہ پھرتا ہے اے ابراہیم بے شک اگر تو باز نہ آیا تو مَیں تجھے پتھراؤ کروں گا اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہوجا''۔

یہ بات تو آزر کو بھی معلوم تھی کہ جو اپنا بیٹا نہ ہو اُس کو ''میرا بیٹا'' کہنا درست نہیں تو جو حضرات ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آزر آپ کا والد تھا وہ کیا خدمت سرانجام دے رہے ہیں؟ جبکہ قرآن مجید میں ایک مرتبہ بھی آزر کو حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا ''والد'' نہیں کہا گیا بلکہ وہ لفظ اِستعمال کیا جو چچا' تایا' دادا' پردادا' باپ سب کے لئے بولا جاتا ہے۔

اگر واقعی آزر والد ہوتا تو حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے ہر مرتبہ ''یٰۤاَبَتِ'' یا اِذْقَالَ لِاَبِيْهِ نہ کہا ہوتا۔کبھی قَالَ لِوَالِدِهٖ یا وَالِدَيَّ کہا ہوتا۔

109 القرآن الکریم سورۂ مریم آیت 46۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوفیٔ باصفا عالم باعمل قُطبِ جلی پیرِطریقت

رہبرِ شریعت نیّراَوجِ شرافت زُبدۃُ العارفین پیکرِ ایثار و وفا

یادگارِ اَسلاف پروانۂ توحید و رسالت فنافی الرسول ﷺ منظورِ نظر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی

مُنیرِ اسلام

حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

کا

اِنگلستان کا دورۂ تبلیغ

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت صوفیٔ باصفاء

حضرت علامہ الحاج پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا

اِنگلستان کا دورۂ تبلیغ

بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ستمبر 2011 سے مئی 2016 تک 4 مرتبہ انگلستان کے تبلیغی دورے کئے جن کی مختصر روداد درج ذیل ہے۔

دورۂ انگلستان کی مصروفیات:

دورہ اِنگلستان کے دوران بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے تمام نمازیں با جماعت اَدا فرمائیں اور تمام وظائف معمول کے مطابق اَدا فرمائے۔ مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے خطابات فرمائے۔ کثیر تعداد میں لوگ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی اِقتدا میں نمازِ جمعہ اَدا کرنے اور آپ کی زیارت کرنے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ اِس کے علاوہ بھی بہت سی مساجد اور مختلف شہروں میں اِنعقاد پذیر ہونے والی محافل میں اِیمان اَفروز خطابات فرمائے، جن کو سن کر حاضرین پر وَجدانی کیفیت طاری ہو جاتی، یوں محسوس ہوتا جیسے آسمان سے اللہ تبارک وتعالیٰ جلَّ مجدہُ الکریم کی رحمت نازل ہو رہی ہے۔ آپ نے مبلغین کی حوصلہ اَفزائی فرمائی اور مؤثر اَنداز میں تبلیغ کرنے کے حوالے سے نورانی مشورے عطاء فرمائے۔ جہاں کہیں بھی آپ کوئی قابلِ اِصلاح بات دیکھتے، اِنتہائی محبت سے اِصلاح فرمایا کرتے تھے کہ کسی کو ذرا بھی شرمندگی محسوس نہیں ہوتی تھی اور اِصلاح بھی ہو جاتی تھی۔ آپ نے نور ٹی وی اور تکبیر ٹی وی پر لائیو پروگرامز میں شرکت فرمائی اور نور ٹی وی پر مختلف موضوعات پر بیانات کی ریکارڈنگ بھی کروائی۔ اس دوران آپ کی خدمت میں نومسلم بھی حاضر ہو کر شرفِ ملاقات حاصل کرتے اور غیر مسلم بھی آپ کے دستِ حق پرست پر دولتِ اِسلام سے مشرف ہوئے۔ مختلف اَحباب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے دینی و دُنیاوی مسائل ذِکر کرتے، آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ مناسبِ حل اور جوابات عنایت فرماتے۔

دَورہ انگلستان کے دَوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی مذہبی و سیاسی شخصیات سے بھی ملاقات فرمائی۔

اِنگلستان کی سرزمین پر مختلف محافل میں اِصلاحِ عقائد و اَعمال کے حوالے سے مختلف موضوعات پر نہایت نورانی اور رُوحانی گفتگو فرمائی۔ان میں سے چند موضوعات یہ ہیں:

(1)توحیدِ باری تعالیٰ'(2)رسالت'(3)عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' (4)عظمتِ اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ عنہم' (6)عظمتِ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم' (7) اَیصالِ ثواب' (8)نماز' (9) آدابِ دُعا' (10)آدابِ طعام' (11)آدابِ طہارت' (12) حقوقِ والدین' (13)حقوقِ زوجین' (14)حقوقِ فوت شدگان' (15) آدابِ علما و محافل' (16) اَنوارِ درود و سلام۔

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کا اِفتتاح ہوا اور اس کے تحت (103 Burmer Road، Peterborough)میں ایک مرکزِ دینِ اِسلام قائم ہوا۔

سوسائٹی کے عہدیداران اور مرکزی ممبران کے اَسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(1)میاں بلال سجاد یوسفی (2) ندیم اقبال یوسفی (3)محمد عمران خان یوسفی (4)محمد طاہر ابراہیم یوسفی (5)ساجد محمود یوسفی

مرکزی ممبران:

(6)حاجی انصر علی یوسفی (7)محمد انجم افضل (8)شفیق الرحمان یوسفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوفیٔ باصفا | عالم باعمل | قُطبِ جَلی | پیرِطریقت

رہبرِشریعت | نیّراوجِ شرافت | زُبدۃُ العارفین | پیکرِایثاروفا

یادگارِاَسلاف | پروانۂ توحیدورسالت | فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم | منظورِنظرداتاگنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی

مُنیرِاسلام

حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

کی

علالت

اور

وصال شریف

علالت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جسمانی صحت کے حوالے سے بھی بلندی درجات کے لئے آزمائشوں کا سامنا رہا۔ 1988ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی نکاح کی تقریب میں شریک تھے کہ اَچانک سینے میں تکلیف محسوس ہوئی۔ اُسی وقت آپ کو میو ہسپتال لاہور لے جایا گیا اور ڈاکٹروں نے اپینڈکس کی تشخیص کے بعد آپریشن تجویز کر دیا۔ آپریشن تھیٹر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کچھ سنبھلی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ڈاکٹروں سے پوچھا کہ آپ کیا کرنے لگے ہیں۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ کے اپینڈکس کا آپریشن کرنے جا رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مَیں سُنّت کے مطابق ہمیشہ دایاں گھٹنا کھڑا کر کے اور بائیں گھٹنے پر بیٹھ کر کھانا کھاتا ہوں۔ اِس لئے مجھے اپینڈکس کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ مجھے اپینڈکس نہیں ہے بلکہ میرے سینے میں تکلیف ہے۔ ڈاکٹر حضرات اِس بات سے بہت متاثر ہوئے اور اُنہوں نے اپینڈکس کی طرف جانے کی بجائے سینے سے ناف کی طرف کٹ لگایا' یہ سوچ کر کہ اگر اوپر کچھ نہ ہوا تو اپینڈکس کی طرف چلے جائیں گے۔ لیکن جب کٹ لگایا گیا تو السر پھٹا ہوا نظر آیا' اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات دُرست ثابت ہوئی۔

اِس دوران فیصل آباد سے قبلہ باباجان نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے خصوصی دُعا فرمائی۔ اُس موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے روتے ہوئے یہ دُعا کی کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ میرے اِس بیٹے کو میری زندگی عطا فرما دے۔ قبلہ باباجی سرکار حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا بھی فرمائی اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نے جو دُعا فرمائی' اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُسے قبول کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شفاء عطا فرمائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ 4 سال بعد اِس دُنیا سے پردہ فرما گئے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہ جملہ اِرشاد فرماتے: ''خدا نے مجھ کو دوبارہ زندگی دین کی خدمت کے لئے ہی دی ہے''۔ اور جیسے میں پچھلی ساری زندگی خدمت دین کی ہے ایسے ہی میں بقیہ ساری زندگی بھی دین کی خدمت کرتا رہوں گا۔ اور باوجود ڈاکٹروں کے منع کرنے کے آپ رحمۃ اللہ علیہ دن رات مصروفِ تبلیغ رہنے لگے۔

فروری 2006ء میں حج سے واپسی پر آپ کو معدے میں تکلیف ہوئی تو معالج ڈاکٹر غیاث النبی طیب سے علاج شروع کروایا اور پھر اکتوبر 2006ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معدے کا آپریشن ہوا۔

ہسپتال کے تمام علاج معالجے کے دوران عبادت اور شریعت کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ ڈاکٹر غیاث النبی طیب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شریعت کی تابعداری کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرنے لگ گئے۔

صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی نے باباجان کو 5 خون کی بوتلیں مختلف اَوقات میں اِس خیال سے دیں کہ اگر میرے قطرۂ خون سے شفاء ملے تو مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحت کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بھی دوں گا۔ باباجان رحمۃ اللہ علیہ نے بعد از آپریشن جب پانچویں روز بیٹھ کر تیمم کر کے نماز اَدا کی تو ڈاکٹروں نے یہ دیکھ کر کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص فضل ہے' اِس آپریشن کے بعد مریض ہفتہ ہفتہ تکلیف سے چیختا ہے مگر حضرت صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) ہر وقت شکر اَدا کرتے رہتے ہیں اور ذکرِ اِلٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔ دورانِ آپریشن بھی اُن کے منہ سے اللہ اللہ کے اَلفاظ جاری تھے۔

آئی سی یو روم میں تین ڈاکٹرز اور سارا اسٹاف سامنے کھڑا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں اُنہیں درسِ قرآن مجید دے رہے تھے تو صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب نے مسکراتے ہوئے اُن سے پوچھا کہ جناب آپ ہمیں تو باباجان (رحمۃ اللہ علیہ) سے باتیں کرنے سے منع کرتے تھے اور خود سب درس سن رہے ہیں تو جواب ملا یہ واقعی اللہ کے ولی ہیں اِن کی باتوں میں اَیسی مٹھاس اور اَثر ہے کہ گفتگو سنتے جاؤ دِل میں اُترتی جاتی ہے۔

وفات:

ذیقعدہ میں عمرہ سے واپسی پر علیل ہوئے اور علالت بڑھتی گئی۔ دوبارہ ہسپتال منتقل کیا چند دنوں کے بعد گھر واپس تشریف لائے مگر آفاقہ نہ ہوسکا پھر 17 جولائی 2019 کو رات بارہ بجے ڈاکٹرز ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں 18 جولائی 2019ء کی صبح پیر طریقت پیر فہد احمد یوسفی اور صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی کو طبیعت کے بگڑنے پر طلب فرمایا اور اُن کو کلمہ شریف پڑھایا بھی اور پڑھا بھی۔ ڈاکٹرز نے آئی سی یو میں شفٹ کیا۔ لیکن عرصہ حیات پورا ہونے پر رات گیارہ بج کر آٹھ منٹ پر جان جانِ آفرین کے سپرد ہوئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

☆☆☆

غُسل کی سعادت، جنازہ کی کیفیت اور تدفین کے مراحل

18 جولائی بمطابق 15 ذیقعد بروز جمعرات رات 11:08 بجے آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس فانی دُنیا سے دارِ بقاء کی طرف سفر فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل شریف 19 جولائی بروز جمعۃ المبارک نمازِ جمعہ سے پہلے دیا گیا۔ غسل مبارک میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے اَفراد درج ذیل ہیں۔

صاحبزادہ اظہر منیر یوسفی صاحب، صاحبزادہ مبشر خلیل یوسفی صاحب یہ دونوں شہزادے قبلہ باباجان سرکار حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں، صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ شریف لاہور)، صاحبزادہ پیر فہد احمد یوسفی، صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی (ناظم اعلیٰ جامعہ یوسفیہ پنجاب)، صاحبزادہ محمد ابوبکر یوسفی زم زمی، شیخ عقیل احمد یوسفی، صاحبزادہ محمد عبدالرزاق یوسفی (پوتا)، صاحبزادہ محمد حسن احمد یوسفی (نواسہ)، مبشر اسلم (بھتیجا)، خرم شہزاد یوسفی (نگینہ ٹریڈرز)، خرم شہزاد یوسفی (صرافہ مارکیٹ)، سروحید خان یوسفی، شہزاد یوسفی (چائنہ سکیم)، خلیل عباس، محمد عثمان یوسفی I-T ڈیپارٹمنٹ اِنچارج ابوبکر کمپیوٹر لیب (شاد باغ)، محمد عثمان یوسفی (چائنہ سکیم والے)، شیخ الطاف یوسفی اور محمد شفیق سلطان کو سعادت حاصل ہوئی۔

اَللّٰہُ اَکْبَرْ غُسل کی کیفیات اَیسی روحانی تھیں کہ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا جسم اَطہر ریشم کی طرح نرم اور تروتازہ تھا۔ دورانِ غُسل ہم جسم کے جس حصے کو دھونا چاہتے اَیسا محسوس ہوتا جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اِس حصے کو آگے فرما رہے ہیں اور چہرہ مبارک پر بہت پیاری مسکراہٹ معلوم ہوتی تھی یہ شان اللہ والوں کی ہی ہوتی ہے۔

بعد از غسل اَیسا محسوس ہو رہا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما رہے ہیں، کیا خوب نورانی چہرہ مبارک اور اَنداز تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کا عجیب روحانی منظر تھا۔ مختلف مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور ہر ایک کی زبان پر یہ اَلفاظ تھے، آج ایک اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ولی ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔

18 جنوری 2018ء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ بیٹا میرے جنازے پر کسی قسم کی بدنظمی نہیں ہونی چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لاکھوں لوگوں کی شرکت کے باوجود اِنتہائی منظم اور پُروقار طریقے سے نمازِ جنازہ اَدا کی گئی اور جنازے میں شرکت کرنے والے

ہر فرد کو با آسانی جنازے کی اَدائیگی کا موقع ملا۔

نمازِ جنازہ ڈگری کالج برائے خواتین (چائنہ سکیم) لاہور میں اَدا کی گئی جنازے میں لاکھوں اَفراد نے شرکت کی اور باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان ہے تمام اَطراف میں پھیلے ہوئے اِس نماز جنازہ میں ہر بندہ نے شرکت کی اور اپنے گناہوں کو بخشوایا اور سب سے کمال یہ کہ اِتنے ہجوم کے باوجود ایک پتہ بھی نہ ٹوٹا۔

نمازِ جنازہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور کے متصل اَحاطہ میں تدفین کی گئی۔ قبر مبارک کے اَندر حافظ و مفتی صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی اور صاحبزادہ پیر فہد احمد یوسفی موجود تھے اور قبر مبارک میں اُتارنے کے فرائض صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی اور دیگر چند برادرانِ طریقت نے سر انجام دیئے۔ قبر مبارک میں اُتارتے وقت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک کی کیفیت اَیسی تھی کہ جیسے ایک جاگتے اِنسان کی کیفیت ہوتی ہے۔ جمعۃ المبارک کے دن نمازِ مغرب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قبر مبارک میں اُتار دیا گیا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مرقد پاک پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے قبلہ باباجان نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو دُنیا میں پھیلا رہے تھے' اَیسے ہی آپ کی صلبی اَولاد اور آپ کی روحانی اَولاد کو قیامت تک دین اِسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! فیضِ نگینہ جاری رہے گا۔ اِن شاء اللہ تبارک وتعالیٰ

حضرت علامہ مولانا قاری محمد احمد حسن نے آج عالمِ باعمل فقیرِ بے ریا محب ومحبوبِ اَولیاء نقشبند' پکے ٹھکے صوفی پیر منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُراَنوار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم مشن کے وارث اور صوفی منش جانشین پیکرِ عجز و اِنکسار حضرت صاحبزادہ پیر بشیر احمد یوسفی صاحب کے گھر پر تکلف ضیافت' آپ کے ننھے ننھے پوتوں اور نواسوں کی محبت بھری نیازمندیاں۔ اور باخلاق گفتگو سن کر واضع ہوا کہ قبلہ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صرف مریدین شاگردوں اور مقتدیوں کی ہی تربیت نہیں کی بلکہ اپنی اَولاد کی بھی بڑے اَچھے اَنداز سے تربیت فرمائی اور پہلے اپنی ذات پھر اپنے گھر میں دین نافذ کیا اِس کے بعد لوگوں کو تبلیغ فرمائی۔ بڑے بڑے خانوادوں اور جدی پشتی مشائخ کی اَولادوں کو یہ سادگی عاجزی حلیمی کی دولت نصیب نہیں جو قبلہ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اَولاد کے حصّہ میں آئی۔ اللہ کریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوفیٔ باصفا | عالم باعمل | قُطبِ جلی | پیرِ طریقت
رہبرِ شریعت | نیّرِ اوجِ شرافت | زُبدۃُ العارفین | پیکرِ ایثار و وفا
یادگارِ اسلاف | پروانۂ توحید و رسالت | فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم | منظورِ نظر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ مولانا الحاج
پکے ٹھکے صوفی
منیرِ اسلام
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ
حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

کے

بارے

اظہارِ محبت

اِظہارِ محبت

قطعۂ تاریخِ وصال

''اَخلاق منش بقیۃ السلف''
1440ھ

''معدن حسنات حجۃ الخلف''
1440ھ

''عالمِ باعمل صوفیٔ باصفاء مولانا منیراحمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ''
2019ء

چل گیا ہے وار آخر موت کا
زندگانی کا ہُوا ہے گُل دِیا

چار سُو پھیلی ہے غم کی سلطنت
مختصر سا ہے علاقہ زیست کا

دے گیا داغِ جدائی آہ آہ
دینِ پیغمبر کا اک عُقدہ کشا

آج ہے تاریک سی صبحِ حیات
اُٹھ گیا ہے اہلِ حق کا پیشوا

چل بسا ہے ایک عالِمِ باعمل
پیکرِ اَخلاق ، صوفیٔ باصفاء

شارحِ قرآن تھا شیخ الحدیث
داعیٔ عشقِ نبی ، عشقِ خدا

خادم دینِ نبی تھا سر بسر
دُور وہ ہر دم نمائش سے رہا

مُخلصانہ اُس کی ہر کوشش رہی
محوِ خدمت تھا بے غرض و ریا

ظاہر و باطن تھا جس کا ایک ، وہ
سادگی جس کے سبب تھی خوشنما

صرف وعظوں تک نہ تھا محدود کام
صاحبِ تصنیف و تالیفات تھا

اَیسے موضوعات پر تحقیق کی
تھی ضرورت جن کی ہم کو بے بہا

خدمتِ مخلوق کی روشن مثال
قائم کردہ ہے رفاعی سلسلہ

ذات میں اپنی تھا وہ اک انجمن
کام کیا کیا وہ اکیلا کر گیا

حضرتِ یوسف علی رحمۃ اللہ علیہ کا فیضِ حق
زندگی بھر اُس میں جگمگ ہی رہا

یوسفی بن کر دکھایا دہر کو
اک زمانے کو نگینہ کردیا

اُس نے سُلجھائی صراطِ مستقیم
اُس نے دِکھلایا ہے سیدھا راستہ

کارنامے اس کے کیا کیا ہوں بیاں
کب احاطہ اس کے ہو اوصاف کا

پکّے ٹھکے صوفی کی رحلت سے آہ
مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ کا بجا عقدہ کھُلا

حسرتِ دیدار نہ پوری ہوئی
کوئی اَندازہ ہے میرے دَرد کا

اللہ تہاڈی خیر کرے ، تکیہ کلام
کس سے پائیں گے بھلا اَب یہ دُعا

اپنے مشفق ، مہرباں کے ہجر میں
غم زدہ سا غم زدہ ہے دِل میرا

مدتوں روئیں گے اُس کی یاد میں
اہلِ دِل ، اہلِ نظر ، اہلِ وفا

سالِ وصلِ بابا جی ، مہجوؔر ہے
مردِ زیرک ، صاحبِ فقر و غنا

2019ء

از: سیّد عارف محمود مہجوؔر رضوی علیہ الرحمہ۔ گجرات

قطعۂ تاریخ

باسمہٖ تعالیٰ

قطعۂ تاریخِ رحلت

''صاحبِ دانش و بینش علامہ مفتی منیر احمد یوسفی'' (2019ء)

1440ء

اُٹھ گئے مفتی منیر احمد رئیسِ اَزکیا
شہریارِ اَصفیاء تھے وہ فقیرِ مصطفیٰ

تھے مفکر بے بدل وہ اور مدبرِ لا جواب
اُن کا سینہ تھا خزینہ دانش و ادراک کا

گنجِ روحانی ملا یوسف نگینہ سے اُنہیں
بہرہ ور اُن سے ہوئی بے اِنتہاء خلقِ خدا

جمعہ کی تھی شب مبارک سولہ تھی ذی قعد کی
پی گئے وہ مسکرا کر جامِ وصلِ کبریا

حق بیانی نکتہ دانی آج ہیں زیرِ زوال
ہو گئے بے دست و پا خلق و وفا زہد و تقاء

اُن کی مرقد پر ہو دائم ابرِ رحمت کا نزول
باغِ جنت میں ملے اُن کو جوارِ انبیاء

بَرملا فیض الامیں اُن کا سالِ اِنتقال
''عارفِ روشن دِل علامہ منیر احمد'' کہا

ازقلم: صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی
مونیاں شریف (گجرات) پاکستان

''ذی قدر ہیں ذیشان ہیں''

2019ء

ذی قدر ہیں ذیشان ہیں منیر احمد یوسفی
مؤمنوں کی جان ہیں منیر احمد یوسفی

مصطفی سے ہے وفا کر کے دِکھائی آپ نے
با وفا اِنسان ہیں منیر احمد یوسفی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راستے پر آپ کا ہے ہر عمل
قوتِ اِیمان ہیں منیر احمد یوسفی

آپ کی گفتار سے رازِ نبی ہم پر عیاں
فقر کی برہان ہیں منیر احمد یوسفی

ہو طریقت ' معرفت یا ہو حقیقت مؤمنو!
علمِ حق کی جان ہیں منیر احمد یوسفی

آگیا جو غمزدہ اُس کا مداوہ کر دیا
درد کا درمان ہیں منیر احمد یوسفی

فیض پاتے ہیں یہاں پر سب سلاسل اے ولیؔ
دین کے سلطان ہیں منیر احمد یوسفی

ازنعت گوشاعر: غلام عباس ولیؔ نظامی قادری۔ داتا نگر لاہور

”ہدیۂ منقبت بحضور حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

(چیف ایڈیٹر ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور)“

عالمی مبلغ اِسلام مقرر ریڈیو۔ٹی وی (پاکستان)

2019ء

پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے
جس دی گواہی دیندی دُنیا ساری اے

گھر گھر گلی گلی دین پھیلایا اے
ہر چھوٹے وَڈّے نوں دین سمجھایا اے

نئیں کوئی خوشامد یارو نہ ایہہ ریاء کاری اے
پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے

نویں جنریشن جہڑی دین توں سی بھٹکی
فِسق و فجور وچ لیندی پئی سی ہچکی

ایہناں دی پیار نال زندگی سنواری اے
پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے

رات دن جس نے عبادتاں سی کیتیاں
رب دی رضآ دے وچ سال راتاں بیتیاں

ہر ویلے جنھے کیتی شُکر گزاری اے
پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے

پیر نگینے دا نگینہ پیر منیر یوسفی
دین دے علوم دا خزینہ پیر منیر یوسفی

ماہنامہ سیدھا راستہ جہدا فیض جاری اے
پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے

پریشان حالاں دیاں خبراں جو لیندے سن
حسبِ ضرورت منشاء مدد کریندے سَن

کیتی مریضاں دی وی تیمار داری اے
پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے

ریڈیو تے ٹی وی دیاں شُہرتاں وی پائیاں نیں
اللہ ﷻ تے رسول ﷺ دیاں گلاں سمجھائیاں نیں

عزت و توقیر دتی جنھوں ذاتِ باری اے
پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے

چیئرمین تحریکِ فروغِ عشقِ مصطفیٰ سَن
عشق نبی دے وچ رہندے جو فنا سَن

بحرِ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ لائی جنھے تاری اے
پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے

آپ دے جنازے اُتے لکھاں لوگ آئے سن
بخشش تے نجات دے سامان اونہاں پائے سن

جوش چے سی آئی اُس دن رحمتِ باری اے
پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے

بشیر تے خلیل ابوبکر صاحبزادے نیں
عالم تے ولی تنوں ریہندے ذرا سادے نیں

رب دی سوہنی سچی گل کہندا انور قاری اے
پیر منیر یوسفی نے سوہنی زندگی گزاری اے

2019ء

طالب دُعا: قاری محمد انور قاری نقشبندی۔ رشید پورہ لاہور
سابق خطیب: جامع مسجد چشتیہ مہاجرین مصطفیٰ آباد

باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے حضور منظور خراجِ عقیدت

حضرت علامہ مولانا قاری محمد احمد حسن (ناظم الحسن علویہ اسلامک اکیڈمی چک باوا حویلی لکھا)

بے مثال و بے بدل ، حضرت منیر یوسفی
پیکرِ علم و عمل ، حضرت منیر یوسفی

دعوتِ اسلام اور تبلیغ سے تو عشق تھا
عالم و فاضل اَجل ، حضرت منیر یوسفی

سادگی اور عاجزی میں آپ وہ اپنی مثال
باوقار و بافضل ، حضرت منیر یوسفی

آپ اِنساں دوست ، اَخلاق میں ضرب المثل
اِستقامت کے جبل ، حضرت منیر یوسفی

گلشن اہلِ طریقت کے لئے تازہ بہار
مظہر حسنِ اَزل ، حضرت منیر یوسفی

زندگانی سر بسر قرآن کی تفسیر تھی
معتدل اور مستدل ، حضرت منیر یوسفی

شیخِ کامل کی توجہ سے تو کامل راہنما
اے میرے جانِ غزل ، حضرت منیر یوسفی

جانشین یوسفی اُمید کی روشن کرن
ہو بہو ہیں با عمل ، حضرت منیر یوسفی

جامعات و مسجد و محراب اُن کی کھیتیاں
اور شفاء خانوں کے ظلّ ، حضرت منیر یوسفی

ہے دُعا احمد حسنؔ کی یا اِلٰہی ہو قبول
دُور ہو میرا جہل ، حضرت منیر یوسفی

تو ہے احمد حسنؔ اُن کے فیض جاری کا گواہ
قسط ضیغم ہے وصل ، حضرت منیر یوسفی
(2020ء)

☆☆☆

نگینے دا نگینہ ٹر گیا اے
سفینے دا سفینہ ٹر گیا اے

محبت تڑپدی رہ گئی اے
وفاداری دی گردن لہہ گئی اے

ایہہ سمجھو باہر اَج ساری کہانی
منیر یوسفی اوہ دِل دا جانی

مینوں اج پیر گلیاں کر گیا اے
جہاں سانواں دی بازی ہر گیا اے

منیر یوسفی مرشد اوہ سچا
مبلغ دین دا ، اُچیاں توں اُچا

کِیڈا کھِڑیا ہویا سی نوری چہرہ
ملائک ویکھ کے آکھن گے سہرہ

نگاہواں دی حداں توں ودّھ خدائی
ایہہ خلقت آپ نوں ویکھن سی آئی

جنازے دا کرے کوئی نظارہ
کہندی خلقت خدا دا سی پیارا

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دا سی سپاہی
اوہ چھڈ کے روندیاں نوں ہویا سی راہی

بہاراں ای بہاراں چار چوفیرے
جتھے پائے نیں ساڈے پیر پھیرے

ہیں علم و صحت دے مرکز وی بولے
کیوں ساڈی جان اج ساڈے توں اولے

تبسم آپ دا درداں دا مرہم
نبی دے دشمناں تے آپ برہم

حیاتی سربسر سنت نبی دی
عقیدت آپ نوں ہر اک ولی دی

شفاء خانے ، مدارس بولدے نیں
خدا والے اِی موتی رولدے نیں

دُعا احمد حسن ایہہ دل دی پیاری
سدا وسدی رہوے ایہہ جھوک ساری

☆☆☆

میرے یوسف کی جھلک ، آپ اَبھی زندہ ہیں
علم و حکمت کے فلک ، آپ اَبھی زندہ ہیں

تا دمِ زیست رہا پاس اَدب قرآں کا
عشقِ سنت کی مہک آپ اَبھی زندہ ہیں

منفرد آپ کا اَندازِ بیانِ تفسیر
معتبر ساری دھنک آپ اَبھی زندہ ہیں

آپ کا نام بھی کافی ہے تسلی اپنی
قلب حیراں کو ہے شک آپ اَبھی زندہ ہیں

وہ کرم بار وہ غمخوار تبسم ریزی
یاد ہے آج تلک آپ اَبھی زندہ ہیں

اپنی تالیف میں ، تصنیف میں ، ہر خطبہ میں
اَیسی تازہ ہے حُبُکؑ آپ اَبھی زندہ ہیں

کون للکارے گا باطل کو تیرے لہجے میں
حق بیانی کی دبک آپ اَبھی زندہ ہیں

کو بہ کو پھیل گئی آپ کی دعوت کی مہک
دعوتِ دیں کی مہک آپ اَبھی زندہ ہیں

نام لیواؤں میں ، شاگردوں میں پہلے کی طرح
شرق سے غرب تلک آپ اَبھی زندہ ہیں

اپنے اَقوال میں اَفعال میں تازہ ہی رہی
ورع و تقویٰ کی دمک آپ اَبھی زندہ ہیں

ضیغم قسط ہیں یا آپ ہیں قسط ضیغم
کلک احمد کی چمک آپ اَبھی زندہ ہیں

غازۂ تزک کہوں یا کہوں تزکِ غازہ
دِل مضطر کو کھٹک آپ اَبھی زندہ ہیں

☆☆☆

منیر احمد یوسفی ، اللہ کی برہان تھا
وارثِ دینِ نبی تھا ، رہبر ذیشان تھا

خادمِ شیر نگینہ تھا ، نگینہ ساز تھا
قائد اہل طریقت ، منبعِ عرفان تھا

اہل دانش کے لئے مینار تھا وہ نور کا
اہل بینش کے لئے وہ نور کا سامان تھا

گفتگو سرکار کے عشق و محبت کی بہار
سادگی اور عاجزی کا فخر تھا اور مان تھا

منفرد اور معتدل تھا آپ کا طرزِ سخن
وہ مبلغ ، وہ محقق ، داعیِٔ قرآن تھا

سربسر اَخلاص اور اَخلاق کا عنوان تھا
داعیِٔ قرآن و سنت تھا حیاء کی کان تھا

وہ صداقت میں عدالت میں غنائے نفس میں
بو ترابی آن تھا ، اَسلاف کی پہچان تھا

آج بھی زندہ ہے تالیفات و تعلیمات میں
یاالٰہی وہ تیرا اِحسان تھا ، اِحسان تھا

جُندِ حق کا راہنما تھا وہ جنید باصفاء
کاروانِ اَصفیاء کی جان تھا وہ شان تھا

کون بانٹے گا محبت سے وہی سوزِ دروں
آخری لمحے تلک سنت کا نگہبان تھا

وہ خلیل اَولیاء تھا اور بشیر اہل دیں
پیکر علم و عمل تھا ، خوگر اَحسان تھا

آج ہیں احمد حسنؔ سنسان وہ دیوار و در
جانے والا منبر و محراب کی بھی جان تھا

☆☆☆

بِاسمِہٖ تعالٰی

قطعۂ تاریخِ رِحلت

یادگارِ اَسلاف حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات
پُرحسرت آیاتِ مبارکہ پر چند اَشعار

سوئے حبیب سُن کے صدا ''اِرْجِعِیْ'' چلے
ویران کر کے مصرِ جہاں یوسفی چلے

چلنا ہے جس نے جو بھی چلے گا اَبھی چلے
سُن مژدہ ''جنتی'' کا معاً جنتی چلے

تھے بندگانِ ربِّ العُلٰی اِن کے منتظر
کوئے عِباد سوئے جِناں با خوشی چلے

رکنے کا پھر کہاں تھا اِدھر نفسِ مطمئن
پیشِ نظر تھا حکمِ صریح ''وَادْخُلِیْ'' چلے

صبح و مسا پلا کے تو جامِ سلسبیل
مرقد میں تیری بادِ سحر خُلد کی چلے

پیشِ قضاء ہیں شاہ و گدا لا دوا سفیر
بس چل سکے نہ کسی کی چارہ گری چلے

لسانِ اہلسنّت اسیرِ گیسوئے عرفاں
علامہ سفیر احمد سفیر علوی

قطعۂ تاریخ

ترے طرزِ بیاں پہ اے رہنما
دِل سینوں سے کھینچے لگتے

بے ریا تھا تیرا پیکر
تو حجازی سا اِک اَثر تھا

غافل کو کر دے ناصح
تجھ کو خداداد یہ ہُنر تھا

نرم تھا دمِ گفتگو
معجزۂ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ، قدرت کا گوہر تھا

دُنیا کبھی نہ بھولے گی تیرے خُلق کا پیکر
وہ لہجہ کہ جاں میں جاں آئے فیضِ صدیقِ اَکبر تھا

وہ تیری شب گزاری
تحریر تیری پیاری پیاری

یہ کتابیں وہ رسالے
ملا ذوق خوب تر تھا

پیامِ اتحاد تھا جنازے کی صف سے شامل
اہلسنّت کو یہ کرامت اک خورشیدِ سحر تھا
یہ جانشیں تیرے سنت کے ہیں نمونے
تربیت نے تیری جن کو کیا ثمر باروَر تھا
مشن یہ دیں کا صادق ہر گز نہ رُکنے پائے
جو کیا تھا اُن سے وعدہ یقینا معتبر تھا

محمد صادق فرید سعیدی

از: محمد مبشر یوسفی

مطلّب رہا اُن کا اور نہ سویا شب بھر
نہ رہا شوق آزادی کہ رہے خواب باا َثر

متلاشی ہے تو جو علامہ منیر الاسلام کا
کر ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گر چاہے جلوہ گر

ہے بس ایک یہی قرینہ دیدار کا باقی
ہو دِل تیرا عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور

پھر بس نہیں ہو گا کچھ اور درکار
اگر تو ہو جائے فنا اللہ کے محبوب پر

پھر لطف دید ہو حاصل تجھے اے مبشر
فقط عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بھرے گا دامنِ نظر

''چمکتے ہوئے ماہتاب''

2019ء

نگینوں میں نگینے وہ ہمارے منیر ہیں
چمکتے ہوئے ماہتاب وہ ہمارے منیر ہیں

یاد آتی ہے ہمیں آپ کی ہر اَدا
دُکھی دِلوں کے سہارے وہ ہمارے منیر ہیں

چھوڑ کر چلے گئے اپنا فیض اِس بزم میں
بروزِ حشر جو ملیں گے خندہ پیشانی سے وہ ہمارے منیر ہیں

جن کی ہر ہر اَدا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جنت کے اَعلیٰ درجات پر فائز وہ ہمارے منیر ہیں

آنکھیں ترس گئی ہیں جن کے دیدار کے لئے
ہمارے دِلوں میں ہیں زندہ وہ ہمارے منیر ہیں

بابا جی نگینہ کے حسین نگینوں میں
مقبول ترین نگینہ وہ ہمارے منیر ہیں

از قلم: اُمّ مفاز زوجہ مفتی خلیل احمد یوسفی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صوفیٔ باصفا | عالم باعمل | قُطبِ جلی | پیرِطریقت
رہبرِشریعت | نیّراَوجِ شرافت | زُبدۃُ العارفین | پیکرِایثاروفا
یادگارِاسلاف | پروانۂ توحیدورسالت | فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم | منظورِنظرداتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی

حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیرِ اسلام

مُنیر احمد یوسفی (ایم-اے) رحمۃ اللہ علیہ

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

کے

وصال مبارک پر

اِظہارِتعزیت

اِظہارِ تعزیت

از: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت سیاح الحرمین شریفین الحاج حضرت پیر سیّد محمد فاروق الاسلام شاہ مجددی صاحب اور پیرِ طریقت رہبرِ شریعت سیّد محمد حسنین فاروق شاہ مجددی:

سجادہ نشین خانقاہ مجددیہ سلسلہ نقشبندیہ آستانہ عالیہ چورہ شریف

اِظہارِ تعزیت

خانقاہ مجددیہ چورہ شریف کے محب خاص اور عرصہ دراز سے مرکزی سالانہ عُرس پاک باواجی چوراہی منعقدہ 30 اکتوبر چورہ شریف کے خصوصی خطیب حضرت علامہ مولانا پیر منیر احمد یوسفی صاحب وصال فرما گئے ہیں۔ ہم دُکھ کی اِس گھڑی میں اُن کے لواحقین کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

☆☆☆

از: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر شبیر علی شاہ صاحب:

پیر سیّد کبیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی قُل خوانی کے موقع پر جناب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی مدظلہ العالی سے اِظہارِ تعزیت کرتے ہوئے پیرِ طریقت جناب سیّد شبیر علی شاہ مدظلہ العالیٰ نے فرمایا کہ حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ یادگار اِنسان، اِنتہائی ملنسار محبت کرنے والے اِنسان تھے۔ آج وہ بھی دُنیا سے چلے گئے۔ داغِ مفارقت دے گئے۔

بات ہو رہی تھی کہ دو تین ہستیاں اَیسی ہیں جو اُمی ہیں، ایک مولانا عبدالرحمان کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ (30 سپارے قرآن پاک کے) ایک علامہ حضرت نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چورہ شریف قبلہ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بڑی یگانگت تھی۔ اکثر چورہ شریف تشریف لے جاتے تھے۔ گکھڑ منڈی کے قریب ایک گاؤں ہے وہاں بھی تشریف لے جاتے تھے۔ اور وسن پورہ جب بھی آنا باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ میں نفل ضرور اَدا فرماتے تھے۔ تو مَیں نے ایک دن کہا (وہاں مولانا پیر لطیف حیدر شاہ صاحب علی پور شریف اور بھی مشائخ

تھے) اپنی زندگی کا جو ماحاصل ہے وہ مجھے بتائیں تو نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے کہنے لگے ''صاحبزادہ صاحب یہ جو آپ صاحبزادے ہوتے ہیں۔ بڑے ڈھاڈھے ہوتے ہیں' کدھر کی تار آپ نے چھیڑ دی ہے''۔ مَیں نے کہا نہیں جی کچھ بتائیں' تو مجھے فرمانے لگے میرا کوئی بھی کلام قرآن وحدیث سے باہر نہیں ہوتا۔ اِس کے باوجود میری زندگی کا یہ نچوڑ ہے کہ

بن تیرے میریا محبوبا نئیں دِسدا مہر منیر کوئی
پل وچھڑیاں نکلے جند میری دَس بچن دی ہُن تدبیر کوئی

ساری زندگی کا ماحاصل یہ ہے کہ

اک تیرا جلوہ ویکھن لئی مَیں سو سو منتاں منگیاں نے
تھاں تھاں نذرانے ڈھوئے نے نئی چھڈیا پیر فقیر کوئی
دو گِٹھاں اپنے قدماں وچ تھاں دے چھڈ اپنے یوسف نوں
نہ ملک حکومت منگدا ہاں نہ منگاں ہور جاگیر کوئی

یہ وہ ہستی ہیں جن کا تیار کردہ نگینہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے شروع سے ہی خصوصی اِنعامات سے نوازا ہوا تھا اور اُن کی زندگی کا مقصد رضائے اِلٰہی اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھا۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے معاملات کا ظاہراً بہانہ تو ایک کُتب خانہ تھا۔ لیکن معاملہ کچھ اور تھا۔ فرماتے تھے کہ یہ بیٹھنے کا ایک بہانہ ہے۔ مجھے کہتے تھے پیر جی کیا کتابیں اور کیا کاپیاں' وچ گل ہور اے۔ مَیں بیٹھا رہتا ہوں' لکھتا رہتا ہوں' کوئی بچہ آیا تو قلم دے دی۔ تو کہتے مَیں قلم دیتا اور پیسے لینا بھول جاتا تو سوچتا کہ مَیں نے تو پیسے لئے ہی نہیں۔ پھر مَیں کہتا کہ چلو کوئی بات نہیں یہ بچہ پڑھ لکھ جائے گا عالم بن جائے گا' فائدہ ہو جائے گا۔ اُن کا وصال قوم وملت کا نقصان ہے۔

از: حضرت علامہ سیّد نصیر الدین شاہ بخاری:

اِسلام کے آفاقی پیغام کو چار دانگ عالم میں پھیلانا ہر ذی شعور مسلمان اپنا مذہبی فریضہ سمجھتا ہے اِس سلسلہ میں کچھ دَردِ دِل رکھنے والے محسنوں کی کاوشیں قابل ستائش ہوتی ہیں۔ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت صوفیٔ باصفاء حضرت علامہ الحاج پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ المعروف پکے ٹھکے صوفی انہیں شخصیات میں شامل ہیں جنہوں نے حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سُنّت کو پورا کرتے

ہوئے جذبہ عشق اور جذبہ اِتباعِ شریعت کا حسین اِمتزاج پیش کیا اور اَخلاقی اَقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے تبلیغِ دین کا اَہم فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

رب کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام علمی، عملی، تربیتی تبلیغی کاوشوں کو اپنی بارگاہ مقدسہ میں شرفِ قبولیت بخشا ہے۔ ربِّ کائنات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان، مریدین اور متعلقین سب کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مشن جاری رکھنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان میں مزید برکات عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

از: جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث وقبلہ اُستاذی المکرم حافظ عبدالستار سعیدی زید مجدہٗ الکریم

علومِ دینیہ سے باخبر اور بے خبر ہونے کا کتنا فرق ہے۔ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ [110] ''ایک عالم کی فضیلت اَیسے عابد پر جو عالم نہیں ہے اَیسے ہے جس طرح مجھے تمہارے اَدنیٰ پر'' اندازہ لگائیں اِس ایک جملے میں محبوب خدا حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک عالم کا کیا مقام و مرتبہ بیان فرمارہے ہیں۔ فرمایا جس طرح مَیں اَفضل ہوں تم میں سے اَدنیٰ درجے والے پر۔ حالانکہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان:

سارے اُونچوں سے اُونچا سمجھئے جسے
ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی

حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُونچوں سے بھی اُونچے ہیں مگر کیا فرماتے ہیں جو تم میں سے اَدنیٰ ہے جتنی فضیلت میری تمہارے اَدنیٰ پر ہے اُتنی فضیلت عالم کی عابد پر ہے۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ تو بڑی شفقت فرماتے تھے جامع مسجد یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) گلشن راوی میں (اِس حوالہ سے بھی میرا اُن سے بڑا تعلق ہے) 23 مارچ 1990 میں پہلی نمازِ عصر علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی' اَبھی مسجد کا آغاز تھا تو چٹائیاں بچھا کر نمازِ عصر پڑھی۔ اِس سال (2019) میں حضرت علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علالت کے باعث تشریف نہ لا سکے۔

110۔ شعب الایمان حدیث 1697' سنن ابوداؤد حدیث 3641' سنن ابن ماجہ حدیث 223' مسند ابویعلی موصلی حدیث 856' جامع ترمذی حدیث 2685' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 7911' سنن دارمی حدیث 354/297' مشکوۃ حدیث 212' کنزالعمال حدیث 28740' مجمع الزوائد حدیث 498۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سات اَیسے اَعمال ہیں جن کا ثواب دُنیا سے چلے جانے کے بعد بندۂ مومن کو پہنچتا ہے' اُن ساتوں میں سے کوئی بندۂ مومن ایک کام بھی کر گیا' سات ہی ضروری نہیں اِس میں لفظ اَوْ ہے یا یہ یا یہ۔ کوئی بھی عمل کر گیا' اُن میں سے ایک علم جو وہ سکھا گیا اور پھیلا گیا اور علم پھیلانے کے تین طریقے ہوتے ہیں تدریس' تقریر' تحریر تو علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تینوں ذریعوں سے علم پھیلایا بذریعہ تقریر بھی بذریعہ تدریس بھی بذریعہ تحریر بھی' (2) نیک اَولاد چھوڑ گیا' (3) اپنے وارثوں کو دینی اِعتقادی کتابیں دے گیا' (4) مسجد بنا گیا' (5) مسافروں کے لئے مسافر خانہ بنا گیا' دینی طلباء کے لئے ہاسٹل کیونکہ وہ مسافر ہی ہوتے ہیں' (6) سبیل لگا گیا پانی کا اِنتظام کر گیا' ظاہر ہے جو مدرسہ بنائے وہ پانی کا اِنتظام کرتا ہے' (7) یا صدقہ جاریہ [111] تو یہ سات اَعمال ہیں اِن میں سے کوئی بھی کر جائے لیکن علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ سات کے سات ہی کام کر گئے جن سے اُن کو ثواب پہنچ رہا ہے۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا پڑھایا ہوا سبق اور اُن کی تقاریر اور تصانیف کا مرکز تعظیمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اَفضل و اَعلیٰ ہیں ہر پہلو سے ہر اَدا سے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اُن کی اَولاد پاک کو صحیح جانشین بنائے۔

از: مفتی محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتہم

اُستاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ مرکز معارف اولیاء

یہ ایک اَٹل اور ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ جو شخص اِس دُنیا میں آتا ہے وہ اپنی حیاتِ فانی کا وقت پورا کر کے داعیٔ اَجل کو لبیک کہتا ہے۔ لیکن وُہی شخص کامیاب و کامران ہوتا ہے جو ''نَفْسِ مُطْمَئِنَّ'' کے ساتھ اپنے ربّ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی طرف لوٹتا ہے اور نَفْسِ مُطْمَئِنَّ کا حصول اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک زندگی کے ہر شب و روز خالقِ حقیقی اور اُس کے پیغمبر اعظم (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل اور اُس رحمت بھرے پیغام کو دیگر اَفرادِ معاشرہ تک پہنچانے کے ذریعے ''وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ'' کا عملی مظاہرہ نہ ہو۔

علم و عمل کے عظیم پیکر' سنتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس میں ملبوس' فروغ و اِشاعت علم کے جذبہ

---

[111] شعب الایمان حدیث 3174' ابن ماجہ حدیث 242' صحیح ابن خزیمہ حدیث 2490' مسند احمد حدیث 8845' مشکوٰۃ حدیث 256' الترغیب والترہیب حدیث 112۔

سے سرشار، تبلیغِ دِین کو اَوڑھنا بچھونا بنانے والے، اَبلاغ کے جدید تقاضوں کی معرفت سے متصف اور اُن کے اِستعمال کی راہ اپنانے والے، زہد و تقویٰ کے زیور سے مرصع، رفاہِ عامہ اور ویلفیئر کی اَہمیت سے آشناء اور دیگر کئی صفاتِ عالیہ اور اِخلاصِ حسنہ سے متصف علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ اُن ہی بندگانِ خدا میں سے ایک ہیں جو نَفسِ مُطمَئِنَّ کے ساتھ اپنے خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

مدارس کا قیام، اِصلاحی علمی اِعتقادی موضوعات پر گرانقدر تصانیف، خوبصورت عمارات کی شکل میں مساجد کی تعمیر، اَولاد کو علم و عمل کے زیور سے آراستہ کرنا، علماءِ کرام کی عزّت و اِحترام اور خدمات، اِن تمام صفات کی حامل شخصیت حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا اِس فانی دُنیا سے پردہ فرمانا یقیناً ایک جہاں کی موت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حتمی یادگاروں، مدارس، مساجد، دروسِ قرآن مجید، تصانیف لطیفہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر قیمتی تصانیف کو قائم و دائم فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کو اُن کا صحیح جانشین بنائے۔ (آمین)

☆☆☆

از: الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

ابتداء میں ہمارے ممدوح مکرم دینِ اِسلام کے سچے داعی منیر الاسلام حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ذہین، مظہر خلقِ عظیم، مجمع البحرین، قدیم و جدید علوم کے حامل، شریعت و طریقت کے جامع، غرور اور تکبر سے کوسوں دُور، علم و حکمت کے نور سے منور، نہایت متواضع، منکسر المزاج، وضع دار، ملنسار شخصیت کے مالک تھے، ملاقات پہ یہی محسوس ہوتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تر توجہ وعنایات کا رُخ میری طرف ہے۔ پہلی ہی ملاقات میں یوں لگتا کہ نہ مَیں اُن سے اَجنبی ہوں اور نہ وہ میرے لئے کوئی اُوپری شخصیت ہیں۔ اَیسے ہی لوگوں کے لئے مَیں ایک شعر عموماً کہا کرتا ہوں جس کے آپ وجہ الکمال حق دار ہیں۔

؎ جن کو مل کر زندگی سے پیار آ جائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر اَیسے بھی ہیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں صاحبزادے حضرت علامہ بشیر احمد یوسفی صاحب اور مفتی خلیل احمد یوسفی صاحب ''اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ'' کی مکمل تصویر ہیں۔

مَیں 1978ء میں علومِ دینیہ کی تحصیل کے لئے لاہور آیا اور مرکزی دار العلوم حزب

الاحناف میں داخلہ لیا' تب سے لے کر اَب تک یعنی بتالیس سال کا عرصہ حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نیازمندی کا شرف حاصل رہا۔ ابتداء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سائیکل پر درسِ قرآن کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے' پھر ایک بڑا خاص قسم کا موٹر سائیکل ہنڈا 50 تھا' آگے کتابوں کے لئے ایک ڈبہ بنا ہوتا تھا اُس پر آیا جایا کرتے اور ہمہ وقت مصروف کار رہتے' مکتبہ بھی چلانا' درس قرآن بھی دینا' کتب بھی لکھنا پھر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' کا اَجراء ہوا۔ میرے خیال میں ہمارے اہل سُنّت کے جتنے بھی ماہنامہ جات نکلتے ہیں سب سے زیادہ تحقیقی شمارہ ہے جس میں ہر بات باحوالہ' بلکہ ایک ایک بات پر کئی کئی حوالے' مجھ سے تو کوئی بھی کسی بات کا حوالہ پوچھتا تو مَیں اُس کو آپ ہی کی طرف ریفر کرتا' یہ سارے کام اور پھر محافل میں شرکت' اندرون و بیرونِ ممالک کے دَورے لندن تک آنا جانا اور اسی دھوتی و کرتا میں آنا جانا یہ باتیں کر لینا تو آسان ہے عمل کرنا ذرا نہیں کافی مشکل ہے۔ اُن کی اِستقامت وللّٰہیت' اُن کا خلوص ونرم مزاجی' اُن کی اصاغر نوازی' سنجیدگی ومتانت پھر اُن کا مزاج وخوش مزاجی صدیوں تک یاد رکھی جائے گی۔

ایک بار اندرون بھاٹی گیٹ ایک مرید کے گھر محفل میلاد میں تشریف لائے تو فرمانے لگے یہ میری چھٹی حاضری ہے اور رات تک تین محافل میں اور جانا ہے۔ الغرض اگر ایک جملہ میں اُن کی اِن مصروفیات کو بیان کرنا چاہوں تو یوں کہہ سکتا ہوں

؎ سدا گردش میں رہتا ہے یہ دیوانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت ساری کتب پر نظرثانی کا مجھے موقع ملا اُس کو باقاعدہ پروف ریڈنگ نہیں کہا جا سکتا' بس عربی عبارات پہ نظر کرتا تھا تو مجھے بڑا معقول عوضانہ پیش فرماتے۔ میرے بار بار اِنکار پر اِنکار اور اُن کا اِصرار پر اِصرار بڑھتا جاتا۔ میری دُعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کو اُن کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین ثم آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ

از: سفیرِ عشقِ رسول جسٹس (ر) نذیر احمد غازی

وجودِ خیر و فلاح جسے آشناؤں کا پاس تھا وہ وفا شِعار چلا گیا

عالِم کے ساتھ ایک کائنات سفر کرتی ہے اگر کوئی عالِم اِخلاص فی الدین اور استحکام فی الایمان کا مظہر بن کر دِلوں کی وادیوں میں اُترے تو شہرِ جاں میں حیات کی رونقیں اُتر آتی ہیں اور جہانِ برزخ کے راستے دلکشاء نظر آتے ہیں۔ زندگی تو زندگی ہوتی ہی ہے' موت بھی دوامِ زندگی کا عنوان

دلربا بن جاتی ہے۔ علماء جب ذائقہ موت سے آشنا ہوتے ہیں تو ایک عالَم پر موت طاری ہوتی ہے اور ایک غلغلہ کہ مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ۔ کہ عالمِ دِین اَکیلا ہی اِرتحال آشنا نہیں ہوا ہے ایک جہاں کا بستر لپیٹ دیا گیا ہے۔ گزشتہ ہفتے ہمارے دَور کے ایک صاحبِ تقویٰ اور خوفِ خدا کا پیکر، محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نقیبِ دوراں عالمِ برزخ کی طرف روانہ ہو گئے۔ علم وفکر کا یہ نمائندہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے لاکھوں مداحوں کو غم میں چھوڑ گیا۔ ایک داستان کے ورق تمام ہوئے اور نئی داستان کے عنوان نے جلی نسل نو کو ایک پیغام دیا ہے کہ زندگی کو روشن زندگی بنانے کے لئے نعمتِ علم اور محبت سے سنوارا جائے۔

اہلِ علم جن کی زندگی خشیتِ الٰہی سے معمور ہوتی ہے اور باطن تقویٰ سے مزین ہوتا ہے، جس تقویٰ کو فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ کی منزل قرار دیا گیا ہے، اَیسے ہی اہلِ علم عُلَمَآءِ رَبَّانِيِّيْن کی صف میں شمار ہوتے ہیں۔ اُن کی زندگی لائقِ اِطاعت ہوتی ہے اور اُن کی موت لائقِ رشک ہوتی ہے۔ زمین اپنی وسعتوں سے اُن کا اِستقبال کرتی ہے اور آسمان اُن کی لحد پر شبنم افشانی کرتا ہے۔ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ اَیسے ہی پاکانِ خدا کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔ دین کو راہِ ہدایت سمجھ کر روح کی گہرائیوں سے قبول کیا تھا اور اِس راہِ ہدایت کو محبت آفریں جذبوں سے اَیسے طے کیا تھا کہ اہلِ قافلہ اُن کی آواز کو منزلِ کامگاری کی نوید اوّل سمجھتے تھے۔ اُن کا طرزِ حیات ایک ہی فکری محور کے گرد گھومتا تھا

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ اَحیائے دین کے ایک خاموش مگر پُر اَثر کارکن کی طرح خدمات اَنجام دیتے رہے۔ راقم اُن کے اِخلاص اور جہدِ مسلسل کا ہمیشہ ہی معترف رہا ہے۔ لاہور میں پچاس برس تک درس قرآن مجید کا سلسلہ جاری رکھا۔ مختلف مقامات پر یہ دینی خدمت بغیر کسی معاوضے کے بجالاتے تھے اور اپنے سامعین کی ذہنی تربیت اِس انداز سے کیا کرتے تھے کہ ایک سچے اور کھرے مسلمان کی قرآنی آفاقی تربیت ہوا کرتی تھی۔ وہ محض نظری قرآنی منبع نہیں بنتے تھے۔ بلکہ اُن کی زندگی میں قرآن مجید، صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت بن کر اُترتا تھا۔ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ہی مسنون لباس زیبِ تن فرماتے تھے۔ سفید لباس تہبند اور سفید دستار۔ اِس لباس میں ہمیشہ اِطمینان اور اِعتماد محسوس کرتے تھے۔ 92 چینل پر اکثر مہمان ہوا کرتے تھے اور

اِسی سادہ مسنون لباس میں پر اِعتماد لہجے کے ساتھ نہایت متوازن اور دھیمی گفتگو کرتے تھے۔ مختلف شعبہ مسائل میں علمی رائے کو محض علمی حدود تک رکھا کرتے تھے۔ علمی اِختلاف میں دلیل اور دلیل میں وزن کے ساتھ اُن کا اِخلاصِ دروں اُن کی سادہ گفتگو سے عیاں ہوا کرتا تھا۔ ایک بہت اہم علمی کام اِن کی زندگی کا اِمتیازی سرمایہ ہے۔ علمِ حدیث میں روایات کی تطبیق اور مختلف مسائل میں سلامتی کا راستہ تلاش کرنا اُن کی علمی وسعت اور فکری رسوخ کا پتہ دیتے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اِردگرد کے علماء کو فروعی مسائل سے ہٹ کر اِسلام کی بنیادی تعلیمات کو عام کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ اُن کا اَندازِ تبلیغ بہت سادہ اور صوفیانہ طرز پر مبنی تھا۔ اِسلامی تربیت کے مراکز مساجد کی تعمیر میں بہت دلچسپی لیا کرتے تھے۔ مختلف علاقوں میں اپنے متوسلین کو آمادہ کار رکھتے تھے کہ اپنے علاقوں میں مساجد کی تعمیر کریں اور تربیتی مراکز مدارس دینیہ کا اِہتمام بھی کریں۔ مولانا مرحوم اپنی زیست مستعار توحید و رسالت کے اَنوار تقسیم کرتے ہوئے گزار گئے اور نسل نو کو جو اَثاثہ اِیمان وراثتاً منتقل کر گئے ہیں وہ ملت کی روشن سامانی کے لئے ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ حق مغفرت فرمائے کہ مردِ ایماں تھا۔

☆☆☆

از: ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ

اسسٹنٹ پروفیسر یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام
خوب رو لیتے ہیں خواجہ کی ثناء سے پہلے

منیرِ اِسلام علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کی روشنی اُن کی زندگی میں بھی تھی اور آج بھی ہے۔ آج جو ہر ایک کے سر پر عمامہ ہے اور ہر ایک کہہ رہا ہے کہ وہ محبتیں دے کر گئے، وہ محبتوں کے ساتھ عزتیں بھی دے کر گئے ہیں، ہر ایک کے سر پر عزت کا تاج اَوڑھا کر گئے ہیں۔ یہ اُن کی تربیت کا نتیجہ ہے۔

ایک موقعہ پر وہ میرے پہلو میں تھے کبھی مَیں اُن کی طرف دیکھتا اور کبھی وہ مسکرا کر میری طرف دیکھتے، جب کبھی وہ میرے پروگرام حکمت قرآن QTV میں تشریف لاتے تو مَیں کہتا یہ منیر احمد یوسفی نہیں ہیں یہ منیرِ قرآن ہیں، یہ منیرِ اِسلام ہیں۔ آج وہ ستارہ بظاہر نہیں ہے لیکن اُن کی

روشنی آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

لیکن صدمہ ہوتا ہے جب جانے والے اَچانک چلے جاتے ہیں' مَیں سمجھتا ہوں اَبھی ہمیں اور ضرورت تھی علامہ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان کی۔ لیکن جو وہ شمع جلا کر گئے ہیں وہ ایک نہیں ہزاروں ہیں اور اُن کی روشنی سے یہ عالم ہمیشہ روشن اور معطر ہوتا رہے گا۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو ہمارے لئے اَیسا مشعل راہ بنائیں کہ رہتی دُنیا تک ان کا فیضان قائم ودائم فرمائیں۔ (آمین)

از: پیر مفتی محمد اجمل رضا قادری

تمام تعریفیں رب ذوالجلال کے لئے اور دُرود وسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے۔ ہمارے دَور میں علم پر عمل کرنے والے لوگوں میں سے ایک علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بھی تھی۔ مَیں اُن کو اِس قافلے کا شخص سمجھتا ہوں جو اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔ اگر سوال کیا جائے لوگوں سے کہ اُن کی تمام کتابیں اور بیانات آپ نے سنے ہیں تو کوئی بھی نہیں کہہ سکے گا کہ مَیں نے ساری کتابیں اور سارے بیانات سنیں ہیں۔ تو اُس شخص کی محنت کا اَندازہ لگائیں جس نے اُن کو لکھا تلاش کرکے اور پھر بیان کیا۔ اِن لوگوں نے وقت ضائع نہیں کیا' اِن لوگوں نے مشکلات کو بھی برداشت کیا' کبھی بیگانوں کے سوالوں کا جواب بھی دینا پڑتا ہے کبھی کبھی اپنے بھی کٹہرے میں کھڑا کرلیتے ہیں۔

زخم پہ زخم کھا کے جی ' خونِ جگر کے گھونٹ پی
آہ نہ کر لبوں کو سی ' یہ عشق ہے دِل لگی نہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل قبلہ علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

اَکھاں جدوں مِیٹیاں زمانہ مینوں رَووے گا
اپنا تے اپنا بیگانہ مینوں رَووے گا
تے جدوں نہ مَیں دِسیا مے خاراں نوں میخانے وچ
جام ٹٹ جان گے مے خانہ مینوں رووے گا
کئی لُک لُک رون گے تے کئی ٹُک ٹُک رون گے
گلیاں دا ایانہ تے سیانہ مینوں رووے گا

از: ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

ادارہ صراطِ مستقیم کے سربراہ نے ممتاز عالمِ دین حضرت مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر اِظہارِ تعزیت کرتے ہوئے کہا علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے خدمتِ دین کے مختلف شعبہ جات میں بھرپور کردار اَدا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِسلام کے تعلیمی' تربیتی' روحانی اور سماجی نظام کی خاطر اَن تھک جدوجہد کی۔ مساجد اور مدارس کا ایک نیٹ ورک قائم کیا' معاشرتی بُرائیوں کے خاتمے کیلئے عوامی اِجتماعات اور دروس قرآن مجید کا ایک منظم سلسلہ جاری رکھا۔ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب کے ذریعے دُکھی اِنسانیت کی مدد کی۔ تصنیف وتالیف کے ذریعے قوم کو مستند شاندار اور جاندار لٹریچر فراہم کیا۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکمرانی اور ناموسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاسبانی کیلئے آخری وقت تک کوشاں رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزدگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

از: رضائے مصطفیٰ (جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور)

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اِس دَورِ جدید میں بہت پہلے دَور کے بزرگ تھے۔ اُنہوں نے ہمیشہ اُسوۂ حسنہ کو اپنایا' اُن کا لباس' اُن کی گفتگو' کھانا پینا' سب سُنّت کے مطابق تھا۔ جدید دَور کے تقاضوں کو دیکھ کر اُنہوں نے بزرگوں والا لباس ترک نہیں کیا۔ اُنہوں نے ہمیشہ کشادہ دراز قمیص پہنی' سُنّت کے مطابق تہبند کا اِستعمال کیا اور سر پر دستار رکھی۔ آج کے دَور میں نوجوان نسل کی تربیت بڑا مشکل کام ہے لیکن حضرت یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ نوجوانوں کی تربیت فرمائی' اُن کے دِل سے دُنیا کی محبت اور شیطانی وسوسوں کو نکالا اور پھر دین اِسلام کے لئے دِلوں کی زمین کو نرم کیا پھر اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور اُس کے پیارے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کا بیج بویا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اِس قدر سُنّتوں کی بہار آئی وہ نوجوان جو کل تک سیکولر قسم کے ماحول کو اپنائے ہوئے تھے اُنہوں نے مکمل طور پر دین اِسلام کے ماحول کو اپنا لیا اور یقین سے جان لیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں جتنا سر جھکائیں گے وہ اُتنا ہی سر بلندی وسرفرازی عطا فرمائے گا۔ آج لوگ سمجھتے ہیں کہ پیر لنگڑے لولے کو ٹھیک کردے' بہرے گونگے کو ٹھیک کردے' پتھروں کو موم کردے' میرے خیال میں پتھر کو موم کرنے سے پتھر دِلوں کو موم کرنا بڑی کرامت ہے۔ حضرت یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

مسلک اہلِ سُنّت و جماعت کی صرف خدمت ہی نہیں کی بلکہ بڑی جاں سوز خدمت کی ہے۔ اپنا آرام وسکون تک دینِ اِسلام کی خدمت کے لئے قربان کر دیا۔ اُن کی تحریر' اُن کی تقریر سب میں دین ہی دین نظر آتا۔ حضور پُرنور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم' اَنبیاء کرام علیہم السلام' اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' اولیاء کاملین کی عزت وناموس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہرہ دیا۔

حضرت موصوف کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے بڑی ہی خوبیوں سے نوازا۔ آپ نے عشروں پر محیط اپنی تبلیغی زندگی میں اپنوں کو جوڑنے کی کوشش کی' اہل سُنّت کی ملک گیر تنظیمات کو فعال بنانے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا کردار رہا۔ علاقائی سطح پر بھی جہاں دین کا کام ہوتا' آپ رحمۃ اللہ علیہ اُس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یقین ہوتا کہ مخلص لوگ کام کر رہے ہیں آپ قیمتی مشوروں کے ساتھ ساتھ مالی تعاون بھی فرماتے۔ دین اِسلام کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والہانہ محبت کا ثبوت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہزارہا مریدین ومتوسلین میں یقیناً نظر آتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی اَولاد بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کردار میں ڈھلی ہوئی ہے' یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بڑا اِحسان ہے۔ حضرت کے صاحبزادگان والاشان نے اپنے عظیم باپ کے عظیم مشن کو اُسی جوش وجذبہ کے ساتھ جاری رکھا ہوا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ حاسدوں کے حسد سے محفوظ فرمائے' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نیکی کے اِس سفر میں اُن کی مدد فرمائے اور دم آخر تک اِس سفر کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

صاحبزادہ سید محمد ناصر عثمان گیلانی قادری نوری

آستانہ عالیہ چک سادہ شریف گجرات خطیب جامع مسجد دربار

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ

قبلہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت اور نابغہٗ روزگار شخصیت تھے یقیناً آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیات کے بارے میں قلندر لاہوری حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اگر مَیں اُن کی ذات کو 3 لفظوں میں بیان کروں تو آپ اتباعِ سُنّت' عاجزی اور سادگی کی عملی صورت تھے۔ اللہ رب العزت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور وابستگان' عقیدت مندان اور بالخصوص صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اُن کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے

اِستقامت عطا فرمائے۔

☆☆☆

پیرِ طریقت صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری صاحب (بصیر پور شریف)

اہلِ دِل' اہلِ دَرد اور پرانی وضع کے علماء جن کا خمیر سادگی' تواضع اور علم سے اُٹھایا گیا' تیزی سے رخصت ہورہے ہیں اور قحط الرجال کے اِس دَور پُرفتن کی تاریکی اور گھٹن بڑھتی جارہی ہے اور اَب یادگارِ اَسلاف' سادگی اور درویشی کی علامت' صوفیٔ باصفاء حضرت مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ بھی راہیِ ملکِ بقاء ہوگئے۔۔۔ موصوف گزشتہ نصف صدی سے لاہور میں دعوت وتبلیغ اور خدمتِ خلق کا فریضہ اَنجام دے رہے تھے۔۔۔ وعظ وتبلیغ کے ساتھ ساتھ اُن کی سرپرستی میں رفاہی کام بھی خوش اَسلوبی سے انجام پارہے تھے۔ قحط الرجال کے اس پُرفتن دَور میں آپ کا وجود بسا غنیمت تھا۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اُنہیں اَعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اُن کے صاحبزادگان اور پسماندگان کو اُن کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ آمین!

☆☆☆

از: مولانا محمد افضل باجوہ

اَمیرِ تحریک فدایانِ ختمِ نبوت پاکستان مہتمم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ فیروزیہ

ہمارے مشفق ومخدوم' ممدوممدوح' جو اَفرادِ معاشرہ کو عشق واَدبِ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سکھانے والے۔ قرآن مجید وسُنّت کا پابند بنانے والے' دِینِ اِسلام سکھانے والے راہِ حق پر چلانے والے' ہر کسی کو اپنا بنانے والے' گمراہی سے بچانے والے طریقِ بندگی' اُصول زندگی بتانے والے' صورت وسیرت کے حوالہ سے ''نسبت یوسفی'' کا عظیم شاہکار' جن کا کردار تابدار' مفلسوں ونا داروں کے مددگار' ہشت پہلو ہیرا' اصلاحِ معاشرہ فرمانا جن کا ''وطیرہ'' مردم شناسی اُن کی نظر کا اعجاز' ہر کسی کو عزت و اِحترام سے دیکھنا جن کا طرۂ اِمتیاز' دُنیائے اِسلام میں اہلِ سُنّت کی نمائندہ شخصیت اور نمایاں آواز' صاحب سوز وگداز' فیاض ومہمان نواز' جن کی منادمت ومناصحت کی بدولت نہ صرف ماضی کے ناکارہ وآوارہ حال کے ناصح ونافع بنے ہیں بلکہ آپ خود ''مہر شریعت'' بدرِ طریقت تھے مرکزِ محبت تھے' اُن کا شیوہ عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اُن کا وظیفہ ذکر اللہ جَلَّ جَلالُہٗ اور ذکر سیّدنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وہ قریہ قریہ گلی گلی دِینِ اِسلام کا پرچم اُٹھائے ساری زندگی اَندھیرے دُور کرتے رہے۔ وہ زندگی بھر چراغ جلاتے رہے۔ وہ سب کو اپنا بناتے رہے۔ سیدھا راستہ چلاتے رہے۔

وہ جو بیچتے تھے دوائے دِل
دُکان اپنی بڑھا گئے

مشکلات اُن کے مشن میں سدِ راہ نہ بن سکیں، وہ منزلوں، مرحلوں یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً۔ پر عمل پیرا ہوئے، عالم ہست سے جدا ہو کر واصل با خدا ہوئے۔

اُنہوں نے تھوڑے وقت میں زیادہ کام کیا
کوئی مایوس ہوا تو انہوں نے خدا کا نام لیا
حضرت بابا کی جدائی آپ کے لئے باعث حزیں ہے
مگر موت بھی تو نظام رب العالمین ہے
خدا صبر و اِستقامت دے ہم سب کو
خاکسار بھی آپ کے غم میں غمگیں ہے
بے شک اِس وقت بہت غمگین ہیں آپ
مگر اُن کے مشن کے بھی اَمیں ہیں آپ

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم صاحبزادگان کو حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی فکر کا حقیقی ترجمان بنائے۔

از: محمد اویس احمد القادری (ڈائریکٹر جامعۃ البغداد اِسلامک سنٹر لاہور)

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ ’’عالم کی موت جہان کی موت ہے‘‘۔

یوں تو ہر اِنسان کو اِس دُنیا سے جانا ہی ہے اور موت ہر کسی کے لئے یقینی چیز ہے، تاہم اہلِ علم اور اہلِ دِل حضرات کی موت قوم وملت کے لئے جس عظیم خسارے کا باعث ہوتی ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ اُنہیں برگزیدہ شخصیات میں ایک شخصیت نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی اور انجمن اشاعت دین اسلام کے بانی و سرپرست اعلیٰ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی صوفیٔ با صفاء الحاج حضرت قبلہ علامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی، جن کی نیک روح شب جمعۃ المبارک 18 جولائی 2019ء کو قفس عنصری سے پرواز کر گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۝

اِس خبر کا سننا تھا کہ عاشقوں کے دِل بے چین و مضطرب ہو گئے اور آنکھیں اَشکبار ہو گئیں۔ حضرت کا وجودِ مسعود ہی ہمارے لئے باعث رحمت وسکون تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دِین اِسلام کے پرچار کے لئے قدرت کا ایک اَنمول عطیہ اور علم کا ایک عظیم چشمہ تھے۔ آپ اِتباعِ سُنّت' زہدو استغناء' منکسر المزاج' خوش اَخلاق اور اپنے مریدین ومحبین کے ساتھ محبت وشفقت جیسے اَوصاف عالیہ سے متصف تھے۔ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علمِ لدنی صوفیِ باصفاء الحاج حضرت قبلہ علامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک ساتھ کئی محاذوں کو سنبھالے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی تعلیمِ دین' اقامتِ دین' دعوت الیٰ اللہ' اصلاحِ معاشرہ اور سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ترویج و اَشاعت میں گزری۔ ہزاروں طلبائے دین آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مستفیض ہوئے اور سینکڑوں اَفراد کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے راہِ ہدایت نصیب ہوئی۔

جامعۃ البغداد اسلامک سنٹر کے تمام ذمہ داران واَراکین ومعاونین حضرت کی وفات پر سوگوار ہیں' ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام متعلقین ومریدین ومحبین کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور خدا کے حضور دُعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہمیں بھی اِسی طرح دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

از: پیرِ طریقت امیر شریعت واقف اسرارِ حقیقت صاحبزادہ سید محمد ابراہیم شاہ چشتی قادری گولڑوی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ گولڑہ شریف اولاد پاک مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت

حضرت علامہ مولانا پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پُر ملال کی خبر ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اِنتہائی رنج و ملال کی گھڑی ہے اللہ کریم صدقہ اپنے کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُن کی بغیر حساب مغفرت فرمائے اور دینِ اِسلام کے لئے اُن کی تمام کاوشوں کو قبول فرمائے۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ سے میرا دیرینہ تعلق رہا' اِنتہائی نفیس طبع اِنسان تھے اور دینِ اِسلام کے معاملے میں نہایت پابند تھے اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ اللہ کریم جَلَّ مجدہُ الکریم ہم سب کو اِس عظیم صدمہ پر صبر عطا فرمائے اور صبر کی وجہ سے اَجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

☆☆☆

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چشتی

چیئرمین فہم القرآن کونسل پاکستان

علامہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ باعمل نیک سیرت' اِنسان دوست اور ملک وقوم کا دَرد رکھنے والی شخصیت تھے۔ میری اُن سے ملاقات جامع مسجد نگینہ سے شروع ہوئی وہ میرے پاس حافظ آباد بھی تشریف لائے۔ مَیں نے اُن کو پیر اخلاص اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عملی نمونہ پایا۔ دِن ٹی وی سے ربط محبت کا آغاز ہوا۔ رمضان المبارک کی سحری اور قاری یونس کی میزبانی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے اُنہیں علمی وعملی قوتوں سے نواز رکھا تھا۔ آخری ملاقات حالت علالت میں ڈاکٹر ہسپتال میں صاحبزادہ بشیر صاحب کے ہمراہ ہوئی۔ فرمانے لگے' شکریہ آپ پہلے بھی تشریف لائے تھے۔ آخری وقت تک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُنہیں حافظہ کی نعمت سے نوازے رکھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُنہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆

از: محمد فیض الحبیب اشرفی (اُنتالی شریف پاکپتن)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o ضیائے نگینہ' فضیلۃ الشیخ والعلامہ الحاج پیر منیر احمد یوسفی نور اللہ مرقدہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سے جو صدمہ قلبِ حزیں پر ہوا' قابل بیاں نہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وجود دُنیائے اِسلام کے لئے آیۂ رحمت وموجبِ برکت تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی خدمتِ اِسلام' خدمتِ اِنسانیت اور فروغِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بسر ہوئی۔ حضرت اِس مصرع ''نگاہ بلند' سخن دلنواز' جاں پر سوز کی مکمل تصویر تھے''۔ بلاشبہ یادگارِ اَسلاف تھے۔۔۔۔ ایک عظیم مبلغ تو تھے ہی لیکن ان کے کردار کا ایک پہلو جو انہیں اپنے ہم عصروں سے ممتاز اور نمایاں کردیتا ہے وہ ہے دِین کا کام کرنے والے نوجوانوں کی حوصلہ اَفزائی اور سرپرستی۔۔۔۔ اُن کا دِل موہ لینے والا اَنداز ہی تھا جس نے بے شمار کارکنوں کو اُن کے گرد جمع کردیا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم' حضرت ممدوح معظم قدس سرہ العزیز کو انوار وبرکاتِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مستفیض فرما کر جنت الفردوس میں اَعلیٰ مقام پر فائز فرمائے۔

والسلام مع الاکرام

از: منیر احمد قدوسی شکوری لاہور

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنیاں بکھیرتے بکھیرتے ''چراغ دار مفارقت دے گیا''

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

صوفیِٔ باصفاء پیکرِ اِخلاص، فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول، منبع جود و عطاء، عالمِ باعمل، بقیۃ السلف، عظیم مبلغِ اِسلام حضرت علامہ باباجی پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ 18 جولائی 2019ء ہزاروں نہیں لاکھوں اہلِ محبت، شاگردانِ رشید اور مریدانِ باصفاء کو الوداع فرما کر وصال حق فرما گئے۔ حضرت قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی پیاری وساری زندگی تعلیمات اِسلام کو روشن تر کرتے ہوئے پوری ہوئی۔

علالت میں بھی تبلیغِ اِسلام میں کمی نہیں آنے دی اور بے شمار چراغ روشن فرما کر عشقِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک جہان بسا گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اَیسے ہی پیاروں کے لئے شاعر نے خوب کہا:

کیوں کہیں ولی مر گئے
وہ قید سے چھوٹے اپنے گھر گئے
ولی اللہ دے مردے ناہیں کردے پردہ پوشی
کی ہویا دُنیا اتوں ٹر گئے نال خاموشی

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ ورسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے کرم وفضل سے حضرت باباجی سرکار پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تر پُر خلوص خدمات دینیہ و روحانیہ کو شرف قبولیت عطاء فرما کر جنت الفردوس میں اَعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور تمام صاحبزادگان اور اہلِ محبت کو حضرت باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے مشن عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صبر و اِستقامت عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

☆☆☆

از: پیر سیّد ندیم

روزنامہ افلاک لاہور 21 جولائی 2019ء

لاہور (سٹی رپورٹر) تنظیم مشائخ عظام پاکستان اور لاثانی ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ضلعی کوارڈینیٹرز پیر سیّد احمد ندیم شاہ، پیر محمد راشد نقشبندی، پیر سیّد محمد عاصم نقشبندی، پیر ڈاکٹر محمد الیاس قادری، پیر صباح محمود نقشبندی سمیت دیگر نے سرپرست انجمن اشاعت دِین اِسلام اور نگینہ سوشل

ویلفیئر سوسائٹی معروف عالم دین علامہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اِظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ علامہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، ملی اور عوامی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اِن خیالات کا اِظہار اُنہوں نے تنظیم مشائخ عِظام پاکستان لاہور آفس میں علامہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کی بلندی کے لئے دُعائیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ علامہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے دِین اِسلام کی سربلندی، اَشاعت و ترویج اور مخلوقِ خدا کی بے لوث خدمت کے لئے اَہم کردار اَدا کیا جس کو کسی صورت فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ درویش صفت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے قیمتی اَثاثہ تھے۔ تنظیم مشائخ عظام پاکستان ضلع لاہور کے عہدیداران نے علامہ پیر منیر احمد یوسفی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے پیرِ طریقت رہبرِ شریعت بشیر احمد یوسفی زید شرفہٗ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجر پورہ شریف لاہور) سے اِظہارِ تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ ربّ العزت علامہ مرحوم کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔

☆☆☆

از: صاحبزادہ قاضی محمد محمود قادری اعوانی

سجادہ نشین و مہتمم جامعہ قادریہ سلطانیہ دربارِ عالیہ اعوان شریف گجرات
سرپرست اعلیٰ تحریک لبیک پاکستان

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُجالا کر دے

شمسِ ملت، مخدوم اہل سُنّت حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت دُنیائے سُنیت میں محتاج تعارف نہیں۔ اُن کی دینی، مذہبی، علمی، تدریسی، اِصلاحی اور اَخلاقی اَیسی خدمات ہیں جو کہ نا قابل فراموش اور یادگاری حیثیت کی مصداق ہیں۔

حضرت قبلہ علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بے باک مصلح، نڈر شریعت اِسلامیہ کے مبلغ، بلند پایہ مدرس، ترویج و اَشاعت دین میں بے لوث و مخلص شریعت و طریقت کے رہبر و رہنما نمود و نمائش سے بے نیاز اور بے شمار صفات حسنہ سے متصف ایک عظیم عالمِ باعمل تھے۔ حضرت علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی مخلصانہ خدمات دینیہ و اِسلامیہ کی وجہ سے ہمیشہ زندہ و جاوید رہیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جَلَّ شانہٗ کروٹ کروٹ اُنہیں جوارِ رحمت و قربِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت

عظیمہ سے نوازے اور پسماندگان، متوسلین، اہل سُنّت وطریقت کو اَیسی شخصیات کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

از: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسیب قادری

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ علم والوں کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیراوجِ شراف، زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا، فنافی الرسول، فنافی الشیخ، منیرِ اِسلام حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو اگر دیکھیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی دین اِسلام کی تبلیغ واشاعت اور خدمت میں گزری ہے۔

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیراوجِ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا، فنافی الرسول، فنافی الشیخ، منیرِ اِسلام حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے اِسلام کا پیغام بڑی خودداری غیرت اور حکمت سے دیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم سے دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم اُن کے درجات بلند فرمائے اور اُن کی تعلیمات پر چل کر ہمیں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

☆☆☆

از: مفتی فہیم احمد (پرنسپل جامعہ سعد بن معاذ، خطیب ایڈن ویلیو ہومز لاہور)

وہ ایک سائبان رحمت جو نہ رہا

مجھے پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف تو زمانہ طالب علمی سے ہی حاصل رہا، ایک وجہ تو اُن کی ذاتی شہرت دوسرا اُن کے نورِ نظر لختِ جگر علامہ مفتی خلیل احمد یوسفی مادر علمی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں میرے ہم کلاس تھے۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میری عقیدت کا سفر جامعہ نظامیہ کے طلباء کی تربیتی بزمِ رضا کے زیر اِہتمام شیخ الاساتذہ علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہتی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے الحمرا ہال لاہور میں منعقدہ مفتی اعظم سیمینار سے تب شروع ہوا جب اُستاذِ گرامی شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہٗ نے خود مائیک پر تشریف لا کر پیر طریقت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کو دُعا کرنے کے

لئے یاد فرمایا۔ یہ بڑا حیران کن واقعہ تھا کہ اِتنے عظیم مشائخ اور کبار علماء کی موجودگی میں اُس ایک شخصیت کا اِنتخاب جو سینکڑوں اَحبابِ گرامی مرتبت کے نمائندہ طور پر رب قدیر کی بارگاہ میں دُعا کے لئے ہاتھ بلند کریں۔

بعد ازاں اُن سے مختلف ٹی وی چینلز پر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا' تو ہمیشہ اُنہیں ایک عظیم مصلح اور شفیق ناصح کے طور پر پایا' وہ ہمیشہ باوضو رہتے اور اِسی حالت میں وہ ٹی وی پروگرامز میں شریک ہوتے۔ اُن کا ایک بنیادی وصف ہی اُن کی سب سے بڑی کامیابی رہا کہ وہ ایک باعمل اِنسان تھے اور یہی تقویٰ اور پاکیزگی اُن کی زندگی کا اوڑھنا اور بچھونا تھا' ایک طویل عرصہ اُن سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا' ہر ملاقات میں اُنہوں نے ایک خوشگوار اَثر چھوڑا جس نے شرافت وطہارت کی ایک نئی جہت سے متعارف کروایا۔ کچھ چیزیں بظاہر بہت عام ہوتی ہیں مگر محب اور محبوب کے درمیان وہ بہت اَہم ہوتی ہیں' اَیسا ہی اُن کا مزاج تھا کہ شریعت مبارکہ کا چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی اُن کے لئے بہت اَہم ہوتا۔ مجھے ایک بات کبھی نہیں بھولے گی کہ ایک ٹی۔وی چینل کے مالک کے ہاں ہم سب مدعو تھے اور یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے' طبیعت میں نفاست بھی اور شفقت بھی اور بلا کے خود دار بھی۔ اُس مجلس میں جب اس مالک نے کوئی چیز اپنے طمطراق کے ساتھ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پکڑانا چاہی تو اُنہوں نے واضح اَلفاظ میں اِنکار کر دیا' ٹی وی چینل کا مالک اور پھر اِتنا سادہ سا جواب۔

اِلٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اَہلِ دِل کے سینوں میں

اِنکار کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: مَیں دوستوں سے تحائف لینے میں خوشی اور فرحت محسوس کرتا ہوں اور دینے میں اِس سے بھی زیادہ' مگر آپ نے دیتے وقت بائیں ہاتھ سے دینا چاہا تو مَیں بائیں ہاتھ سے نہ چیز دیتا ہوں اور نہ لیتا ہوں۔

آج بھی وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے اُس کا چہرہ ایک دَم فق ہو گیا اور اِس صاف گوئی پر حیران بھی اور اُن کے جانے کے بعد بھی اُس نے اِس چیز کا ذِکر کیا۔

علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خدمات کا ایک وسیع سلسلہ اپنی نگرانی میں قائم کیا۔ مدارس اور مساجد تعمیر کیں اور اُن کی آبادکاری کے لئے وسیع تر اَقدامات کئے اور اُمور رفاہ عامہ کے شعبے کو بھی اُنہوں نے تشنہ لب نہ چھوڑا اور نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جو عوام النّاس کی خدمت کے لئے کوشاں ہے' زلزلہ اور سیلاب ہر دو مواقع پر بغیر کسی ریاء و

دِکھلاوے کے بڑی خاموشی کے ساتھ پوری جانفشانی سے اِس تنظیم نے کام کیا اور اہل وطن کے شانہ بشانہ کھڑے رہے، اَیسے لگتا جیسے وہ سب جان چکے تھے اور اِنہیں جلدی تھی اپنے اُمور مکمل کرنے کی اور وہ اسی میں لگے رہے۔ اِتنی جلدی وہ عازم الی اللہ ہوں گے اِس کا اَندازہ ہی نہیں ہوسکا' وہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ڈوبے ہوئے ایک عظیم اِنسان تھے اور یہ عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے اَنگ اَنگ میں سمایا ہوا تھا' اور اِسی سوغات کے ساتھ اِس دُنیا سے روانہ ہوئے' وِصال سے کچھ دیر قبل کی اُن کی ایک ویڈیو دیکھی طبیعت میں نقاہت اور بیماری کے واضح آثار مگر کسی نے نعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چند اَشعار پڑھے تو جیسے موسم بہار میں ہلکی سی پھوار سے خزاں رسیدہ پھول کھل اُٹھتا ہے' نعت کے اَلفاظ جونہی اُن کی سماعتوں سے ٹکرائے تو بیماری کے آثار یوں ختم ہوئے کہ معلوم ہوتا انہیں کچھ ہے ہی نہیں۔ اور وہ نعت سن کر خود بھی محظوظ ہو رہے تھے اور اپنی اُنگلی کے اِشاروں سے دوسروں کو اس حَظِّ عَظِیمٌ (عظیم خزانہ) میں شریک کر رہے تھے۔

حق تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے اِس علمی' فکری اور خدماتِ اِنسانیت کے اِس مشن کو اُن کے بیٹوں اور اُن کے روحانی جانشینوں کو محترم صاحبزادہ علامہ بشیر احمد یوسفی مدظلہ کی قیادت میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین) اِس سے اُن کی روح پُرفتوح بہت مسرور ہوگی' اللہ جَلَّ مجدہُ الکریم اُن کے درجات میں بلندی عطاء فرمائے اور ہم سب کو اُن کی دی ہوئی فکر کو عام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آسماں تیری لحد پہ شبنم اَفشانی کرے۔

آمین بجاہ سید المرسلین۔

از: صاحبزادہ محمد اسلم طارق نقشبندی شرقپوری (فاروق آباد ضلع شیخوپورہ)

قانونِ قدرت کے مطابق ہر ذی روح نے موت کی وادی کا سفر کرنا ہے اسی لئے پیامِ قدرت ملتے ہی صوفیٔ باصفاء' درویش کامل' فنافی الشیخ' حضور قبلہ علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے خالق حقیقی کی طرف رخصت ہوئے۔ اِس عظیم صدمہ پر پورا عالمِ اِسلام بالخصوص اہلِ پاکستان آپ کے دُکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ قبلہ باباجان رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء ومشائخ جہاں اپنی محبت کے اِظہار کے لئے تشریف لائے وہاں لاکھوں اَفراد محض اپنی بخشش ومغفرت کے لئے ایک ولی کامل کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات کو قبول فرما کر اپنے مقبول بندوں میں داخل فرمائے اور درجات میں بلندی عطا فرمائے اور سوگواروں کو صبر جمیل اور اَجر عظیم عطا فرمائے۔

از: صوفی رحمت علی طاہر نوری (موضع گنجو طاہر)

پیرِ طریقت' رہبرِ شریعت' مبلغ دین اِسلام' صوفیِ باصفا' فنافی الشیخ' فنافی الرسول' فنافی اللہ' حضرت علامہ مولانا الحاج منیراحمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اِسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ اِس عظیم سانحہ پر اُن کے صاحبزادگان' مریدین' معتقدین اور عقیدت مندوں سے دِلی تعزیت کا اِظہار کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اَعلیٰ سے اَعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆

پیر منیراحمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے دُعائیہ تقریب کا اہتمام

ہارون آباد (نامہ نگار) صوفی اِسلام حضرت پیر منیراحمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے عوامی پریس کلب والیکٹرانک میڈیا کے آفس میں دُعائیہ تقریب کا اِہتمام کیا گیا' جماعت اِسلامی کے ضلعی رہنماء ولید ناصر چوہدری نے خصوصی طور پر دُعائیہ تقریب میں شرکت کی' پروگرام کی اِبتداء قاری سعید احمد نقشبندی نے تلاوت کلام پاک سے فرمائی' نعت پاک کی سعادت علامہ محمد شکیل سعیدی نے حاصل کی اِس موقع پہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ غلام محی الدین نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ مرحوم ایک سو کتب کے مصنف' بیسیوں مساجد و مدارس کے مہتمم' ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' کے ایڈیٹر' ہر ماہ ستر کے لگ بھگ دروسِ قرآن مجید دینے والی عظیم ہستی تھے۔ ہم اُن کے پسماندگان ولواحقین سے اِظہارِ تعزیت کرتے ہیں اور آخر میں مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی دُعائیہ تقریب میں صدر عوامی پریس کلب والیکٹرانک میڈیا ایسوسی ایشن یاسر چوہدری' بانی کلب شاہد محمود رحمانی' محمد اکبر رانا' عامر ندیم چوہدری' زاہد عمران چوہدری' مبشر مجید طور' ناظم اسماعیل' ثاقب ارشاد' محمد شفیق عباسی ودیگر نے شرکت کی۔

از: میاں محمد سجاد (DHA EME)' (سرپرست انگلینڈ)

جناب علامہ منیراحمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے میرا تعلق 1975ء سے تھا اور پھر اُن کی رفاقت اور اُن کی تبلیغ وتدریس کے ذریعہ یہ تعلق روز بروز بڑھتا گیا الحمدللہ! مَیں نے اور میری

اَولاد نے علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بہت کچھ سیکھا۔ علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہلی دفعہ 2011ء میں تشریف لائے تو ہم سب لوگ لندن ہیتھرو ایئرپورٹ پر موجود تھے' جب حضرت علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے تو جو منظر تھا وہ میرے بیان سے باہر ہے۔ انگلستان ہو اور اللہ ہو کلمہ کا وِرد ہو اور اَیسی روحانی اور نوری شخصیت بھی ہم میں موجود ہو تو ایئرپورٹ پر دلفریب منظر قابلِ دید نور ہی نور۔ اَیسا نور جو اللہ تبارک وتعالیٰ برسا رہا تھا اُس کی روشنی غیر مسلم' انگریز دیکھ کر حیرت زدہ تھے اور سب پوچھ رہے تھے یہ کون شخصیت ہے؟ کیونکہ وہ اپنے خاص روایتی اِسلامی لباس اور عاجزی کے ساتھ ہم سب میں موجود تھے۔

لندن میں صبح شام تبلیغ دین کے فرائض سرانجام دیئے۔ لوگوں کو اِیمان کی شمع سے روشناس کرایا۔ بھٹکے ہوؤں کو صراطِ مستقیم پر چلایا اور سینکڑوں اَفراد کو حلقہ اِرادت میں شامل فرمایا۔ تبلیغ دین کے لئے اِدارے کا قیام فرمایا۔ سوشل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر بیسیوں لیکچر دیئے۔ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے گلستان آباد فرمائے۔

علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ ایک ولی اور وقتِ حاضر کے بہت بڑے عالم تھے' آسان اَلفاظ میں مسلمانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کی طرف بلاتے تھے' نبی پاک صاحبِ لولاک حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وسیلہ مانگتے تھے' اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقہ پر زندگی گزارنے کی بہت تلقین فرماتے تھے' بچوں سے محبت فرماتے اور بڑوں کا اَدب کرتے اور سچے عاشقِ رسول تھے۔ ہم سب لوگوں کو اُن کے بتائے ہوئے طریقہ پر اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت کو ہر وقت اَوّل سمجھنا چاہیے۔

الحمدللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندانِ اَرجمند جناب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب اور صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی صاحب' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چل کر ہماری راہنمائی فرما رہے ہیں اور ہر مشکل گھڑی میں مسلمان بہن بھائیوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ ان کو مزید استقامت فرمائے۔ آمین!

☆☆☆

92 نیوز کی رپورٹ

لاہور (سٹاف رپورٹر) سرپرست اَعلیٰ انجمن اَشاعتِ دینِ اِسلام ونگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی'

پاکستان اور 92 نیوز میڈیا چینل کے شہرہ آفاق پروگرام صبح نور کے عظیم سکالر' مفسر قرآن علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ اِنتقال فرما گئے' اُنہیں ہزاروں اَفراد کی موجودگی میں سسکیوں کے ساتھ جامع مسجد نگینہ سے متصل جگہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا' دُنیا سے اُن کے کوچ کر جانے پر فضا سوگوار تھی۔ ممتاز عالمِ دین حضرت علامہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ اُن کے پیر و مُرشد حضرت مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت بشیر احمد یوسفی (رحمۃ اللہ علیہ) نے پڑھائی' نماز جنازہ میں ملک بھر سے جیّد علماء و مشائخ اور سیاسی شخصیات سمیت لاکھوں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ نمازِ جنازہ کے وقت رقت انگیز مناظر دیکھنے میں آئے ہر آنکھ اَشکبار تھی۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ چند ماہ سے شدید علالت کے باعث لاہور کے نجی ہسپتال میں زیرِ علاج تھے۔ جمعۃ المبارک کی رات کو 74 سال کی عمر مبارک میں اِنتقال فرما گئے تھے۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ متعدد مذہبی کتابوں کے مصنف اور ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' کے ایڈیٹر بھی تھے۔ اُنہوں نے زندگی بھر دین اور اِنسانیت کی بھرپور خدمت کی۔

علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کی بنیاد رکھی جس کے تحت ہزاروں اَفراد طبی و دیگر سہولتوں سے مستفید ہوئے۔ تحفظ نامُوسِ رسالت محاذ کے پلیٹ فارم سے نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نامُوس کے تحفظ کے سرگرم رہنما تھے۔ اُنہوں نے ساری زندگی اَحیائے اِسلام اور سماجی سرگرمیوں میں صرف کی۔ وہ تحفظ نامُوسِ رسالت محاذ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سمیت کئی تحاریک کے روحِ رواں تھے۔ اُن کے پسماندگان میں بیوہ' صاحبزادگان میں علامہ بشیر احمد یوسفی' مفتی خلیل احمد یوسفی' صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لاکھوں کی تعداد میں اَندرون اور بیرون ملک مریدین اور عقیدت مند ہیں۔ حضرت مولانا پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے 1970ء میں لاہور سے باقاعدہ درس و تدریس اور تبلیغ و اِصلاح کے کام کا آغاز کیا۔ 40 سال قبل لاہور کی معروف مسجد جامع مسجد نوری ریلوے سٹیشن سے خطابت کا آغاز کیا جو تادمِ آخر جاری رہا۔ 1997ء سے دین کی تبلیغ و اَشاعت کے ساتھ دُکھی اِنسانیت اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے لئے نگینہ ویلفیئر سوسائٹی کے نام سے فلاحی اَدارے کی بنیاد رکھی جو پورے پنجاب میں 40 سے زائد اَدارے' ہسپتال' ڈسپنسریوں اور ایمبولینسز کا بڑا نیٹ ورک چلاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 6 حج اور متعدد عمروں کی سعادت حاصل کی۔

☆☆☆

از: محمد نعیم جاوید کالم نگار روزنامہ پاکستان (اسلام آباد)

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس اُن کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دِل کے سینوں میں

مردم خیز خطہ داتا کی نگری' شہر لاہور میں حلقہ علماء ومشائخ میں ایک نمایاں نام منیرِ اِسلام حضرت علامہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ جو مخلص مسلح' صاحب معرفت صوفی' مایہ ناز شیخ طریقت' مشفق مربی' پائے کے عالمِ ربانی تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی مساعی کا دَور وطن عزیز کی تاریخ کا بڑا ہی عجیب وغریب دَور تھا۔ یہ وہ دَور تھا جب گروہی منافرت' دینی حلقوں میں باہمی عداوت اور مسلکی بنیادوں پر مناظرے مجادلے' علماء کا آپس میں لڑنا جھگڑنا' ایک دوسرے کی تکفیر وتذلیل کرنے کا رواج اپنے عروج پر تھا۔ اَیسے میں جن چند علماء ومشائخ نے حکمت وتدبر کے ساتھ اپنی تقریر' تحریر کے ذریعے شبانہ روز جدوجہد کر کے معاشرے میں رواداری' بھائی چارے کی فضا قائم کر کے شمع اِسلام جلانے کا بیڑا اُٹھایا' اُن میں ایک نمایاں نام منیر اِسلام حضرت علامہ پیر منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔جس نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مسند تدریس اور ممبر تبلیغ پر وعظ و نصیحت کرتے دیکھا ہے وہ یہ گواہی ضرور دے گا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی جدوجہد میں ایک خاص قسم کی دَردمندی' بندگانِ خدا کی بھلائی' معاشرے کی اِصلاح کے لئے کمال درجہ کے اخلاص وللّٰہیت سے لبریز تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اُن کی تقریر وتحریر میں بلا کی تاثیر تھی' اُن کے میٹھے بول' دھیمہ لہجہ' تقریر کے دوران مناسب اَنداز میں اُٹھتے ہوئے ہاتھ' مسکراتا چہرہ' بات بات میں اپنائیت کا اِحساس ہر سامع مخاطب کو گرویدہ بنا دیتا تھا' اِس پر اُن کا جو اَصل کمال تھا وہ یہ کہ وہ اپنے سامعین کی اس محبت اور اپنے' بیان کے سحر کو اپنے لئے نہیں بلکہ اِسلام کی سربلندی کے لئے اِستعمال کرتے تھے۔ اُنہوں نے نذرانے نہیں فرزانے اکٹھے کئے ہیں' اُنہوں نے اپنی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں فارم ہاؤس یا محلات نہیں بلکہ مساجد ومدارس تعمیر کئے۔ بندہ نے ویسے تو انہیں بیسیوں بار قریب سے دیکھا اور سنا مگر جامعہ اِسلامیہ لاہور سے فراغت والے سال 2001ء میں پہلی بار ریواز گارڈن لاہور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی عقیدت مند کے ہاں ختم قرآن' یعنی رسمِ آمین کی ایک دینی وروحانی محفل میں دیکھا' بس دیکھتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت' مسکراہٹ' چہرے کے نور نے اَسیر بنا لیا۔ بس پھر اس قیدِ محبت کی لذّت کی حدت اَبھی تک تازہ ہے۔اس مذکورہ محفل میں عظمتِ قرآن پر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے اَیسا دِل نشین بیان فرمایا کہ ہر سامع اور مخاطب کا سینہ قرآن مجید کی محبت کا مدینہ بن گیا۔ یہ

اس مرد درویش کی صحبت، تبلیغ اور دِل نشین تقریر کا اثر ہے۔ اِس ناچیز، خاکسار جیسے طالبِ علم اَب محبانِ قرآن مجید کی کتنی مجالس اور حلقے سجائے بیٹھے ہیں اور قرآنی پیغام ہدایت کو معاشرے میں پھیلا رہے ہیں۔ یقیناً یہ حضرت بابا جی منیر اِسلام رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر ومرشد اور اَساتذہ و مشائخ کے لئے بھی بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے۔ بندہ، بابا جی حضرت منیر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب پیر بشیر احمد یوسفی مدظلہ العالی اور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے لگائے ہوئے پودے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)، انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے تمام ذِمہ داران اور خدام کو دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں، اپنے بڑوں کی حیات و خدمات کے روشن حوالوں کو کتاب کی صورت میں تاریخ کے ریکارڈ کا حصہ بنانا جہاں اپنے ہیروز اور بڑوں سے عقیدت و محبت کا اِظہار ہے، وہاں آنے والی نسلوں پر بھی ایک بڑا اِحسان ہے، میرے نزدیک یہ بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے۔

جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا

☆☆☆

میری زندگی میں بہار جن کے دم سے تھی

ازقلم: ڈاکٹر و حکیم محمد شبیر احمد یوسفی

میری زندگی میں بہار جس کے دَم سے تھی
وہ رونقِ بہار اَب نظر نہیں آتی

قبلہ بابا جانی سرکار صوفیِٔ باصفاء، عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، عظیم مبلغِ دینِ اِسلام، منیرِ اِسلام، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بروز جمعرات مورخہ 18 جولائی 2019ء کو اپنے چاہنے والوں کو چھوڑ کر اِس دُنیائے فانی سے کوچ کر کے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اور جنت مقام ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل آپ رحمۃ اللہ علیہ پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے (آمین)۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہر فرد کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پیوستہ تعلق کی محبت بھری کہانی ہے۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اِس ظاہری و بدنی جدائی پر پریشان کن کیفیت ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ دین کی تبلیغ و اَشاعت کے لئے دعوت عمل دی اور ہر طالبِ علم و مبلغ کی کمال دادرسی کی کہ وہ بڑے سے بڑے مجمع کے سامنے دِلوں پر اَثر کرنے والا واعظ بن گیا۔ آپ

رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں زندگی بسر کرنے والے یوسفی نگینے بن گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اشاعت دینِ اِسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی اور تا دمِ آخر آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس مشن پر گامزن رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبرِ مبارک پر بے پناہ رحمتوں کا نزول فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے ہم سب کو دینِ اِسلام پر چلنے اور دین کے کام حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرشار ہو کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☆☆☆

لاکھوں عقیدت مندوں کے ''باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ'' چلے گئے

محمد فاروق عزمی

18 جولائی 2019ء کی شب یہ جانکاہ خبر ملی کہ رہبرِ شریعت پیرِ طریقت علامہ منیر احمد یوسفی (رحمۃ اللہ علیہ) اِس دارِ فانی سے پردہ فرما گئے۔ پورے ملک اور بیرون ملک یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور ہر طرف فضا سوگوار ہوگئی۔ صبر وتحمل کی بے مثال تربیت کے باوجود لوگ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔

کہتے ہیں کہ عالم باعمل کی موت پورے عالَم کی موت ہوتی ہے۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی شریعت مطہرہ کے تابع گزری۔ بلا مبالغہ اُنہوں نے اپنی زندگی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اور اُس کے پیارے محبوب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں گزار دی۔ وہ سچے اور سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور عقیدۂ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بہت دلیر اور نڈر سپاہی تھے۔ تحفظِ ختمِ نبوت کے معاملے میں اُنہوں نے ہمیشہ سپہ سالار کا کردار اَدا کیا اور کبھی مصلحت یا اَندیشے کو آڑے نہیں آنے دیا' وہ کھل کر اپنے عقیدے اور محبوبِ خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنی محبت اور عقیدت کا اِظہار فرماتے تھے۔ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اِتباعِ سُنّت اُن کی ذات کا خاص وصف تھا۔

جن کی ہر ہر اَدا سُنّتِ مصطفیٰ
اَیسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر خدا یاد آتا' ہزاروں نہیں لاکھوں عقیدت مندوں میں نوجوانوں کی کثیر تعداد شامل تھی' ہزاروں فیشن زدہ کلین شیو نوجوان جدید خرافات سے کنارہ کش ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ اِرادت میں مستقل داخل ہو گئے' چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ شریف سجا لیا' وہ گھنٹوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے مؤدب بیٹھے رہتے۔ تربیت کا اَنداز اِنتہائی سادہ اور مشفقانہ ہوتا' جو سکھانا مقصود ہوتا

کر کے دکھاتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ میں بلاشبہ لاکھوں افراد شریک ہوئے۔ تاحدِّ نگاہ لوگوں کا جمِ غفیر تھا لیکن حیرت انگیز طور پر ڈسپلن اور صبر و تحمل کا بے مثال مظاہرہ ''باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ'' کی تربیت کا ہی مظہر تھا۔

محبت و خلوص اور علم و عمل کا یہ چاند بظاہر غروب ہو گیا لیکن اپنی نورانی کرنوں سے اہل لاہور کو اِتنا فیض یاب کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں ہر آنکھ اَشکبار تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆☆☆

ہفت روز فیملی میگزین کے عقیدت بھرے جملے

خالد بہزاد ہاشمی

وطن عزیز کی معروف روحانی، دینی و علمی مایۂ ناز شخصیت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ چند یوم کی علالت کے بعد وصال فرما گئے۔ وہ معروف عالم دین حضرت حاجی یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور سلسلہ نقشبندیہ یوسفیہ میں بیعت تھے۔

علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ملک کے اُن چند بلند مقام مشائخ میں ہوتا تھا جن کا تمام مکاتب فکر اور مسالک کے لوگ اِحترام کرتے تھے کیونکہ وہ بے بنیاد اور اِختلافی مسائل سے ہمیشہ اِجتناب برتتے اور سب کو دین متین کے بتلائے ہوئے اَمن و آشتی کے راستے، بھائی چارے رواداری، اِحساس اور اَخلاقِ حسنہ کا نہ صرف درس دیتے بلکہ ان کے سامنے خود کو بطور نمونہ بھی پیش کرتے اور یہی اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام بزرگانِ دین اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا طریقہ کار بھی تھا۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا صدقہ جاریہ اُن کے لاکھوں مریدین ہیں جو اپنے مرحوم روحانی پیشوا کے بتائے ہوئے صراط مستقیم کے راستے پر گامزن رہنے کے لئے کوشاں ہیں۔

میرا اُن کا تعارف تقریباً پندرہ سال قبل ہوا جب مَیں نے بطور میگزین ایڈیٹر اُن کے اِسلامی مضامین اِسلامی صفحات پر شائع کرنا شروع کئے، اُن کے مضامین کی بڑی خوبی عام فہم، سادہ اور دلنشین اَنداز میں اپنی بات قارئین کرام تک پہنچانا تھا۔ وہ کبھی اِختلافی موضوعات میں نہ اُلجھتے اُن

کے مضامین کا ایک ایک لفظ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والہانہ عشق میں ڈوبا ہوتا اور عام قاری بھی اُن کے اِس سوز کی تپش محسوس کیئے بغیر نہ رہ سکتا۔

اُن کے صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی نے فیملی میگزین کو بتایا کہ چار (4) دہائیوں کے دَوران اُنہیں جب بھی دیکھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر ہمیشہ عمل کرتے پایا۔ وہ ہمیشہ سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرتے' سوتے جاگتے' چلتے پھرتے' تحفے تحائف دینے اور دیگر عملی زندگی میں حتی المقدور اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ تمام زندگی سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق لباس زیبِ تن کیا۔ وہ ایک اَچھے عالمِ دین' شفیق اُستاد اور محبت کرنے والے باپ تھے جنہوں نے اپنی زندگی دعوت وتبلیغ میں بسر کی اور ہر لحاظ سے لوگوں کی راہنمائی کی اُن کی بیسیوں دینی کتب منظرعام پر آ چکی ہیں۔

☆☆☆

از: پروفیسر حافظ محمد عطاء الرحمن قادری رضوی

یہ غالباً سن 1987ء کی بات ہے کہ مرکزِ اہلسنّت زینت المساجد گوجرانوالہ میں جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا دوروزہ سالانہ جلسہ اِنعقاد پذیر تھا...... راقم الحروف اپنے والدِ گرامی فیض یافتۂ نباضِ قوم الحاج رشید احمد چغتائی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ عشاء کے بعد ہونے والی مرکزی نشست میں جب حاضر ہوا تو کیا دیکھا کہ مائیک پر ایک نورانی شخصیت جن کے سر پر سفید عمامہ تھا اور جو سفید کرتہ و تہبند میں ملبوس تھے' داد وتحسین سے بے نیاز ہوکر خطاب فرما رہے ہیں' اُنکا خطاب مدلّل اور باحوالہ تھا' جسے سن کر راقم بہت متاثر ہوا...... خطاب سے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت نباضِ قوم علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اُنکی تقریر کی تحسین فرمائی اور خوب دُعاؤں سے نوازا۔

بعد میں معلوم ہوا کہ باحوالہ ومدلل خطاب فرمانے والی اِس شخصیت کا اسم گرامی علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع گنبدِ خضریٰ شریف کے عکس سے مزین جامع مسجد نوری کے خطیب ہیں۔ بعدازاں لاہور میں بھی متعدد مقامات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطاب کی سماعت کا موقع ملا' پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کئی ملاقاتیں بھی ہوئیں اور ہر ملاقات کے نتیجے میں قلب پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کا نقش اور گہرا ہوتا چلا گیا' بالآخر یہ تعلق قرب کی منزلیں طے کرتے کرتے 2003ء میں رشتہ داری میں ڈھل گیا' یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلف اکبر مولانا بشیر احمد یوسفی راقم

الحروف کے بہنوئی ہیں۔ آپ کا وصال پوری قوم کا نقصان ہے۔

☆☆☆

فہم قرآن مجید اور علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ مبشر سعید مرتضائی' فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ایم فل سکالر جی سی یونیورسٹی لاہور

یہ 2008ء کی بات ہے جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں پہلی دفعہ پیرِ طریقت' رہبرِ شریعت' صوفیٔ باصفاء' عالم باعمل' نیر اَوج شرافت' زبدۃ العارفین' پیکر ایثار و وفا' پروانہ توحید و رسالت' منیر اِسلام حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ سے بالمشافہ ملاقات ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر سن کر یہ ثابت ہوا کہ جو سُنا تھا کہ سُنیوں کے پاس اپنے عقائد پر قرآن مجید سے دلائل موجود نہیں ہیں لیکن استاذِ محترم حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیکچرز کے بعد سب شنیدہ باتیں بے وزن ثابت ہوئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اَندازیہ ہوتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے سامنے بھی قرآن مجید رکھتے اور تمام تلامذہ کے سامنے بھی قرآن مجید موجود ہوتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ زیرِ بحث موضوع پر قرآنی آیات پیش کرتے اور پھر ساتھ ہی سورت کا نام' پارہ نمبر اور آیت مبارکہ نمبر بیان فرماتے۔ تمام تلامذہ خود اِس آیت مبارکہ کو ملاحظہ کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ بیان کرنے کے بعد زیرِ بحث مضمون پر اُس آیت مبارکہ کو منطبق فرماتے اور ایک ایک موضوع پر سینکڑوں آیات مبارکہ پیش فرماتے۔

از: مفتی محمد آصف یوسفی (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

تاریخ گواہ ہے کہ جیسے آزمائشوں اور فتنوں میں اَنبیاء کرام علیہم السلام ثابت قدمی کا مظاہرہ فرمایا کرتے ویسے ہی علماءِ حق' علماءِ اِسلام مکمل نیابت کا فریضہ اَدا کرتے ہوئے ہر صدی کے فتنوں کے سامنے سیسہ پگھلائی دیوار ثابت ہوئے اور اپنی جانوں تک کے تحفے دِینِ اِسلام کی سربلندی کے لئے پیش کر گئے۔ ان کے مقابلہ میں کئی مرتبہ جُہلا بھی اُٹھے' سازشیں کیں' عوام کو علماء کرام سے دُور کرنا چاہا لیکن وہاں کوئی نہ کوئی مردِ قلندر بھی اُٹھا جس نے ہر سازش کو ناکام کر کے علماء کرام کے وقار وعظمت کو لوگوں کے سامنے عملاً رکھا' علماءِ دین اِسلام کی محبت سے عوام کے سینوں کو روشن کیا۔ اُن شخصیات میں سے ایک مصلح ظاہر و باطن عالم وعالم گر' اُستاد و اُستاد گر' ولی وولی گر' حکیم وحکیم گر' سیّدی ومرشدی مبلغ دینِ اِسلام حضرت علامہ الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ ہیں' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر فورم پر علماء

کرام' علماءِ حق کے وقار اور مقام و مرتبہ کے لئے عملی' قلمی اور فکری کردار اَدا کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا رویہ عملاً جو علماء کرام کے ساتھ ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قرب میں آنے جانے والے علماء کرام جانتے ہیں اور گواہ ہیں۔ جب کوئی عالمِ دین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوکر استقبال فرماتے اور راقم الحروف مفتی محمد آصف یوسفی نے خود بھی دیکھا کہ کئی مرتبہ کمال تواضع کا مظاہرہ فرماتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ دست بوسی بھی کر لیتے۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا پن تھا۔ اِس حالت میں عوام کو فرماتے کہ علماء کرام کے لئے جگہ چھوڑ دو' اُن کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے' علماء کرام کے لئے خاص نشستوں کا اِہتمام کروایا کرتے' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی علماء کرام کو نہ فرمایا کہ میرے پاس ٹائم کم ہے' میں آپ سے مل نہیں سکتا بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ آنے والے علماء کرام خود اپنے وقت کے پیشِ نظر جانے کی اِجازت چاہتے۔ زمانہ گواہ ہے کہ جب بھی کوئی عالمِ دِین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی مہمان نوازی کی' اَشیاءِ خورد و نوش خود اپنے دستِ مبارک سے پیش کرتے اور جاتے وقت کتابوں کے پورے سیٹ تحفہ میں عطاء فرما دیا کرتے اور اپنے ارادت مندوں سے فرمایا کرتے: ''پتر علماء دی عزت کریئے تے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم راضی ہوندا اے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہفتہ وار اِجتماع میں آنے والے علماء کرام سے پہلے خطاب کرواتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ اِجتماع کے شرکاء میں خود اِردگرد گھوم کر علماء کرام کو تلاش کرتے اگر کوئی عالمِ دین عاجزی کرتے ہوئے پیچھے ہی بیٹھ جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اُن کو آگے خاص علماء کرام والی جگہ پر بٹھاتے' کتنی مرتبہ تو اَیسے ہوا کہ علماء کرام کے بیانات مقررہ وقت تک جاری رہتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے بیان و وعظ کے لئے ٹائم نہ ہوتا تو دُعا کے وقت پر دُعا کروا دیتے' بعد میں چاہنے والے کہتے کہ بابا جی تسیں آپ تے بیان ہی نہیں کیتا' آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: ''اوہ پتر ایہہ علماء بڑی محنت نال علماء بن دے نیں تے ایناں کولوں بڑا علم ملدا اے' ساڈے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایہناں نوں اپنا وارث قرار دتا اے' ایہہ تے چودھویں دے چن نیں تے میرا وعظ اگلے اجتماع وچ سن لینا' تسیں آنا ضرور اے''۔

یہی اَنداز ماہانہ اِجتماع میں بھی ہوا کرتا' آپ رحمۃ اللہ علیہ علماء کرام کا نام بڑے اَدب سے لیتے اور نقیبِ محفل سے بھی فرماتے کہ پورا اور مکمل نام ذکر کریں تاکہ لوگوں یعنی عوام الناس کو اَدب سکھایا جائے کہ اِن وارثینِ اَنبیاء کرام علیہم السلام کا نام بھی اَدب سے لیں اور ذات کا بھی اِحترام کریں' مالی

تعاون تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کمال درجہ پر تھا' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو عالمِ دین بھی آتا آپ رحمۃ اللہ علیہ اُس کے ساتھ مالی محبت فرماتے' ہر اِجتماع میں اور اُمراء کو فرماتے کہ اِن علماء کے ساتھ ضرور مالی محبت کیا کرو' یہ محبت تمہاری اَصل میں دین سے محبت ہے' جو کہ درحقیقت اللہ جَلَّ جلالہ اور رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے۔ اگر کسی عالمِ دین نے اپنے علاقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ کروانا ہوتا تو ٹائم لینے کے لئے فون پر رابطہ کرتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فون پر ہی ڈائری کے مطابق ٹائم عطا فرما دیتے۔ اگر کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ڈائری اُن کے سامنے رکھ دیتے اور فرماتے کہ جیہڑا دن تے وقت لکھنا نیں لکھ دیو بندۂ ناچیز پہنچ جائے گا۔

ناچیز راقم الحروف گواہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ جس مسجد یا علاقہ میں وعظ کے لئے تشریف لے جاتے وہاں کے لوگوں اور عوام الناس کو بھی تلقین فرماتے کہ علماء کا اَدب و اِحترام کریں اُن کے مالی معاملات کا خیال رکھیں' مساجد کی کمیٹیوں کو اپنے مخصوص اَنداز میں فرمایا کرتے کہ اپنے اِمام صاحب کو گھر بلا کر دُعا کروا کے چائے پلایا کرو اور ساتھ ہی تھوڑی مالی خدمت بھی کر دیا کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود جس علاقہ میں وعظ کے لئے جاتے وہاں کے علماء کرام کی مالی خدمت اور اُن سے تعاون و محبت کا اَعلیٰ نمونہ قائم فرماتے' علماء کرام کی بچیوں کی شادی خانہ آبادی کے موقعہ پر پورا پورا خرچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ذمہ پر لے کر اَدا کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کرام کے عزت و وقار کے لئے ایک مکمل تحریک چلا رکھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سب مریدین گواہ ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: پتر و اپنے علاقہ کی مسجد کے عالمِ دین' عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درس میں شامل ہوا کرو' اگر وہ فجر کے بعد درس دیں تب بھی یا عصر کے بعد درس دیں تب بھی اور جب درس ختم ہو تو عالمِ دین سے مصافحہ و سلام لئے بغیر نہیں جانا بلکہ سلام' مصافحہ کے ساتھ کرنے کی کوشش کرنی ہے کہ اُن سے دو چار محبت کی باتیں بھی ہو جائیں۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کوئی علماء حق کے خلاف بولنا شروع کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اُسے فوراً روک دیتے اور فرماتے بیٹا ہم پر علماء کا اِحترام لازم ہے' اُن کے خلاف بولنے سے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوں گے۔

ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء حق کے خلاف بولنا اَیسے ہی ہے جیسے اَنبیاء کرام علیہم السلام کے خلاف بولنا' کیونکہ یہ اُن کے نائب ہیں اور نائب کی مخالفت دَرحقیقت اَصل کی مخالفت ہوتی ہے۔

جو علماء کرام آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت اِختیار کر چکے آپ رحمۃ اللہ علیہ یہی محبت کا اَنداز اُن علماء کرام کے ساتھ بھی رکھتے' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی یہ اِحساس بھی ظاہر نہ ہونے دیا کہ میں فلاں عالمِ دین کا پیر

ہوں یا فلاں عالمِ دین میرا مرید ہے۔ ناچیز راقم الحروف کئی علماء کرام اور پیرانِ عظام کو جانتا ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتے ہیں' تصوف کی تعلیم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے لی' تقریر کا انداز آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھا' تدریس وتحریر کا انداز' تحقیق و تخریج کا علم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی اُن کے ساتھ ہلکا انداز نہیں اپنایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر عالمِ دین اُن کی محبت واُلفت کا گرویدہ ہے۔ جو ایک بار بھی ملا وہ بھی کہتا ہے کہ قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑھ کر مجھ سے پیار کرتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ ہر عالمِ دین آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی پر غم زدہ اور دل شکستہ ہے۔

صوفیٔ باصفاء' قطب جلی' نیرّ اَوجِ شرافت' زبدۃ العارفین' پیکرِ ایثار و وفا' عاشقِ رسول' فنافی الرسول' پروانۂ توحید ورسالت' منیر اِسلام' سرمایۂ اِسلام' اُستاذ العلماء' اُستاذ المشائخ' عظیم مبلغِ دین اِسلام' عظیم مصنف ومقرر' سیّدی مرشدی' پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی اَندوہناک رحلت کی خبر پر ملک و بیرون ملک سیاسی' دینی' علمی اور سماجی حلقوں میں غم کی گھٹا چھا گئی۔

کتنے لوگ جنازہ میں شرکت کر کے سچی توبہ کر گئے' جن کی زندگی لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ تھی اُن کا جنازہ کئی لوگوں کے لئے صراطِ مستقیم پر آنے کا ذریعہ بن گیا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

نمازِ جنازہ کی اِمامت مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (آف فیصل آباد) نے کروائی' اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آخری آرام گاہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کی قائم کردہ مرکزِ اِسلام نگینہ مسجد چائنہ سکیم بلاک B-III لاہور' سے متصل بنادی گئی۔

17 ذیقعدہ 21 جولائی بروز اتوار صبح 11 تا نمازِ عصر آپ کی بارگاہ میں ثواب کے روحانی تحفے پیش کرنے کے لئے مرکزِ اِسلام جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق میں کلماتِ طیبات' درود پاک اور قرآن خوانی کا اِہتمام کیا گیا جس میں سینکڑوں علماء کرام اور ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کی اور آخر میں اِختتامی کلمات و دُعا حضرت شفیقِ ملت پیرِ طریقت رہبرِ شریعت جناب حاجی شفیق کیلانی دامت فیوضہ نے اَدا کئے۔

کیا لوگ تھے جو راہِ وفا سے گزر گئے
جی چاہتا ہے نقش قدم چومتے چلیں

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نورانی' روحانی فیض تا قیامت جاری وساری فرمائے۔ آمین!

از: حافظ محمد رضوان یوسفی (غریب نواز اسلامک سنٹر ٹوکیو جاپان)

غالباً 1997ء کی بات ہے جب بندۂ ناچیز قرآنِ مجید حفظ کر رہا تھا۔ ہمارے ایک دوست کے ہاں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد تھی اور ناچیز کو وہاں تلاوتِ قرآنِ مجید کے لئے مدعو کیا گیا تھا اور وعظ کے لئے ہمارے مرشد گرامی قبلہ منیر اسلام حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ مدعو تھے۔ میری عمر اُس وقت تقریباً بارہ سال تھی اور جب دستر خوان لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے ساتھ بیٹھنے کا حکم صادر فرمایا' ابھی اُس وقت مجھے بیعت کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا' بیعت کا شرف مجھے دسمبر 2002ء میں ہوا تھا' اِس محفل میں جب ہم کھانا کھا رہے تھے تو میرا پیٹ بھر گیا اور مجھ سے پلیٹ والا کھانا ختم نہیں ہو رہا تھا۔ قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اور عجز و اِنکساری لائق صد تحسین تھی کہ میری اُس جُوٹھی پلیٹ کو ختم کیا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرْ اور مَیں حیران اور ششدر تھا کہ یہ کیسے عظیم اِنسان ہیں کہ ایک حفظ کے چھوٹے سے طالب علم کے ساتھ اِتنی محبت فرما رہے ہیں۔

جب یہ بات مَیں نے اُس محفل میں بیان کر دی تو بہت سارے برادرانِ طریقت نے مجھے بتایا کہ اَیسا ہی واقعہ ہمارے ساتھ بھی کئی بار ہوا ہے۔ (اَللّٰہُ اَکْبَرْ) یہ ہوتی ہے زندگی صوفیاء کرام کی کہ اُن کا ہر عمل ہی تربیت کر رہا ہوتا ہے۔ ایک بار ہم کسی دعوت میں شریک تھے جب کھانا کھا چکے تو دستر خوان سمیٹنے کی باری آئی تو مَیں نے ایک پلیٹ جس میں روٹیاں رومال میں لپیٹ کر رکھی ہوئی تھیں۔ اُس پلیٹ کے اوپر ایک سالن والا برتن رکھ دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ میری راہنمائی فرمائی کہ بیٹا! برتن کو نیچے سے ہوسکتا ہے کہ مٹی لگی ہو اور آپ نے اِس کو روٹیوں کے اوپر رکھ دیا ہے اور فرمایا کہ عزّت والی چیز کی عزّت کرنی چاہیئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت محبتیں ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر ہماری راہنمائی فرماتے رہتے تھے۔ جب مَیں نے حفظ کی تکمیل کر لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ آمین پر تشریف لائے اور دورانِ وعظ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے تایا جان کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حفظ کروانا استاد کی ذمہ داری ہوتی ہے اور قرآنِ مجید کو یاد رکھوانا گھر والوں کی ذمہ داری ہوتی ہے تو اِس بات نے تایا جان کے دِل پر اَیسا اَثر کیا کہ آپ نے اِرادہ کرلیا کہ اِس کو (یعنی مجھے) اِسی طرف لگا دینا ہے پھر حفظ کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ سے تجوید و قرأت کا کورس کیا اور پھر درس نظامی کے لئے بھی جامعہ نظامیہ رضویہ میں داخلہ کروالیا۔ الحمد للہ! آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاؤں سے اَب مَیں جاپان میں بحیثیت مفتی خدمت دین سرانجام دے رہا ہوں۔

از: محمد طاہر عزیز (ناروے)

اِس دَہر ناپائیدار میں آمد ورفت کا سلسلہ کوئی نئی بات نہیں‘ یہ سلسلہ ایک مربوط اور مضبوط نظام کی طرح چل رہا ہے‘ دُنیا میں کتنے لوگ آئے کیا کیا کارنامے سرانجام دیئے‘ اُن کے کارنامے تو کجا اگر محض اُن کے نام ہی درج کئے جائیں تو یہ ناممکن ہے۔ مگر کئی اَیسے خوش نصیب اَفراد اِس دُنیا کی زینت بنے جو اِس دھرتی کی شان اور مان رہے‘ اُن کا وجودِ مسعود اِس دھرتی پر مخلوقِ خدا کے لئے سراپا رحمت‘ راہنمائی کا ذریعہ اور خدا اور اُس کی مخلوق کے درمیان رابطہ اور قربت کا وسیلہ تھے۔

انہی خوش بخت حضرات میں ایک نام پیر طریقت رہبر شریعت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا ایک وسیع سلسلہ ہے جس کا فیضان اُن کی زندگی میں پوری آب وتاب سے جاری تھا اور اِن شاءَ اللہ جاری رہے گا۔

قبلہ علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اِنتقال کر گئے۔ یہ خبر پڑھ کر دِل کو بہت صدمہ ہوا‘ اُن کی یاد میں یہ چند سطور رقم کیں کہ ایک نیک‘ صالح اِنسان کا ذِکر کر کے اپنے گناہوں کی معافی تلافی کا سامان ہو جائے۔

آج فرش پر ماتم کہ مؤمن وصالح اِنسان ہم سے چل دیئے اور عرش پر دھوم ہے کہ طیب و طاہر اِنسان وہاں کا مکین ہوا۔ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مخلص‘ محنتی‘ شفیق‘ ملنسار اور اِنکساری سے عبارت شخصیت کے مالک اِنسان تھے‘ میری پہلی ملاقات جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے غالباً 1998ء کے اَوائل میں میرے آبائی علاقے کوٹ اَدو میں ہمارے ایک عزیز علامہ قاری محمد امین فیضی (خطیب جامع مسجد بابا جمال شاہ والٹن لاہور) کی دعوت پر اُن کے طرف سے منعقدہ محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ خطیب الاسلام علامہ پیر گامن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے ملحقہ مسجد میں ہوئی‘ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہمان خطیب کے طور پر وہاں مدعو تھے وہ ملاقات ایک یادگار ملاقات یوں بنی کہ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو راستے میں کافی دقت پیش آئی اور وہ راستے میں ہی لیٹ ہوگئے سردیوں کی رات میں تقریباً کوئی 12 بجے شب وہ وہاں پہنچے جب گاڑی سے اُترے تو عوام سوچ رہی تھے ایک ٹھاٹ باٹھ کا آدمی‘ جبہ‘ تسبیح‘ ہٹو بچو کی صدائیں‘ خود ساختہ پروٹوکول‘ مگر اَیسا کچھ نہیں۔ ایک نفیس جسم باباجی‘ سر پر سادہ سی دستار‘ سفید قمیص اور اس کے نیچے سادہ سی تہبند‘ اسی حلیہ میں تین چار اَفراد اسی چھوٹی سی سفید رنگ کی مہران سے نمودار ہوئے‘ بالکل اَندازہ نہ ہوا یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کون سے ہیں‘ کیونکہ یہ سارے یوسفی تھے‘ بعد میں پتہ چلا کہ یہ علامہ منیر احمد یوسفی ہیں اور وہ دیکھتے

ہی دیکھتے کرسی خطابت تک پہنچے اور بِسمِ اللہ پڑھ کر بغیر کسی لمبی چوڑی تمہید کے گفتگو شروع کی اور اِبتداء میں ہی کہہ دیا کہ سب سے پہلے مَیں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو اِنتظار کی زحمت اُٹھانا پڑی۔ آپ نے میرا اِنتظار کیا تو اِس کا آپ کو کوئی فائدہ نہیں اگر پیارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارک اور اُن کے میلاد کے نام پر اِنتظار کیا تو ہر لمحے کے اِنتظار کا آپ کو اَجر ملے گا۔ یہ پہلی زیارت تھی، لاشعوری دَور تھا اِس کے بعد مَیں لاہور آیا تو یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ذہن سے اُتر گئے تھے جامعہ نظامیہ کی چار دیواری اور ہم۔۔۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایک بار اِنہی علامہ محمد امین فیضی صاحب کے ہاں ''سیدھا راستہ'' نام سے ایک رسالہ دیکھا تو اس پر یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام تھا پرانی یاد ایک بار پھر تازہ ہوگئی اور یوں ہم سیدھا راستہ کے قاری بن گئے اور یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دِل میں عقیدت بھی پیدا ہوتی گئی۔

اِس کے بعد لاہور رہتے ہوئے کوئی خاص یادگار ملاقات نہ ہوئی مگر ان سے غائبانہ محبت ان کے نورِ نظر لختِ جگر علامہ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی اور اُن کے مرید علامہ مفتی محمد رضوان یوسفی صاحب کے توسط سے ہوتی رہی، حضرت مفتی اعظم پاکستان محترم محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں بزمِ رضا کے تحت مفتی اعظم سیمینار میں بطور مہمان مقرر ان کو بلانا تھا تو مَیں نے پہلی بار فون پر رابطہ کیا تو اِنتہائی شفیق لہجے میں بات کی اور فون کرنے کی وجہ پوچھی تو مَیں نے عرض کیا، آپ کی زیارت و ملاقات کے لئے چند طلباء حاضر ہونا چاہتے ہیں، ہنس کر فرمانے لگے آپ دِین پڑھنے والے طلباء ہیں میری ملاقات کا آپ کو فائدہ کوئی نہیں، مَیں ایک گناہگار آدمی ہوں، اَلبتہ ایک فائدہ ہے کہ آپ تشریف لائیں تو مجھے ایک فائدہ ہوگا کہ آپ طلباء کی صحبت کی برکت مجھے بھی مل جائے گی، خیر بزمِ رضا کے جنرل سیکرٹری علامہ محمد حبیب احمد سعیدی اور دیگر دوستانِ نظامیہ کے ساتھ چائنہ سکیم حاضر ہوگئے وہ ایک یادگار ملاقات تھی، جس میں اُن کی شفقت، اُن کی شخصیت اور سادگی یہ سب آج بھی ذہن میں نقش ہے۔

عقیدت میں اِضافہ اِس بات سے بھی ہوا کہ پروگرام کے اِختتام پر صدر گرامی علامہ شیخ الحدیث حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب سے عرض کیا کہ دُعا کن سے کروانی ہے، فرمایا مَیں اِعلان کردوں گا، خطبہ صدارت کے بعد انہوں نے فرمایا کہ دُعا کے جب قبولیت کے اَثرات ونشانات سامنے ہوں تو دُعا کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ تو قبولیت کے امکانات صرف مکانات کے ساتھ وابستہ نہیں ہوتے بلکہ شخصیات کے ساتھ ہوتے ہیں اور آج کی اِس بزم میں علامہ منیر احمد یوسفی جیسی بزرگ شخصیت موجود ہیں تو اُن سے دُعا کرواتے ہیں یہی قبولیت کا امکان ہے، یوسفی

صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِس پر جواباً عرض کیا کہ آج کی دُعا کا فائدہ بھی سب سے زیادہ مجھے ہے کہ قبلہ سعیدی صاحب نے سب سے گناہگار بندے کا اِنتخاب فرمایا اور یوں مَیں دینی طلباء کرام یعنی آپ کے وسیلہ سے اپنی دُعا قبول کروالوں گا اور پھر دُعا فرمائی۔

یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر و تحریر میں خدمات کا ایک عظیم باب قائم کیا' بلاشبہ اَصل مآخذ کے حوالہ جات سے مزین درجنوں کتب تالیف کیں اور سینکڑوں کتابیں طبع کیں' درجن بھر مساجد و مدارس قائم کئے' عوامی خدمت کے لئے ایک ویلفیئر قائم کی۔ سب سے خوبصورت بات علاقہ بھر کی مساجد کے آئمہ کی ماہانہ خدمت کرتے اور اپنے ہاں تدریس و تعلیم کے فریضہ کو اَنجام دینے والے علماء کرام کے ساتھ تعلق اِنتہائی محبت اور شفقت کا رکھتے۔

اپنے نام کے ساتھ کبھی بھی علامہ وغیرہ نہ لکھا اور نہ اسے پسند فرماتے' حق بات کرنے کے عادی و خوگر تھے بلاکم و کاست اور بلاخوف لومۃ لائم حق بات بیان فرمادیتے' مَیں نے ٹی وی اسکرین پر آنے کے لئے بہت قریب سے کئی لوگوں کو ملمع سازی کی بزرگی کا خول چڑھاتے دیکھا مگر مَیں نے کئی بار ٹی وی پروگرام میں دیکھا وہی اَنداز' وہی لباس اور اُسی سادگی کے ساتھ ٹی وی اسکرین پر نمودار ہوتے اور اپنے سادہ اور دِل نشین اَنداز میں گفتگو سے سامعین و ناظرین کی راہنمائی فرماتے۔

ان کا وصال بہت بڑا سانحہ ہے' یہ اہلِ سُنّت و جماعت کا ناقابل تلافی نقصان ہے' اَیسے خلا صدیوں بعد بھی پر نہیں ہو پاتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اُن کے فیضان کو عام فرمائے اور اُن کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ دُعاگو ہیں خالق کائنات اُن کے صاحبزادگان اور عقیدت مند اَفراد کو اُن کے مشن کا اَمین فرمائے۔

☆☆☆

از: محمد شفیق سلطان یوسفی

پیرِ طریقت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف پہلی مرتبہ مَیں نے نوری مسجد ریلوے اسٹیشن میں حاصل کیا۔ پہلی نظر میں ہی اُن کی شخصیت دِل میں گھر کرگئی۔ حلیہ مبارک دیکھ کر یوں محسوس ہوا کہ قرونِ وسطیٰ کے کسی بزرگ کو دیکھ رہا ہوں۔

بلا مبالغہ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اَیسی تھی کہ دیکھتے ہی دھیان اللہ تبارک وتعالیٰ اور

اُس کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیارے بندوں کی طرف مائل ہو جاتا۔ جن لوگوں نے عیدین کے علاوہ کبھی مسجد کا رُخ نہیں کیا' نماز باجماعت کی طرف راغب ہو جاتے' سینما دیکھنے کے شائق اپنی عادات بدل کر مذہبی محافل میں شامل ہونے لگے' کئی ایک تو سروں پر دستار سجائے منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جا پہنچے۔ مَیں گاہے بگاہے اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا' پھر ایک روز اُن کے حلقہ اِرادت میں مستقلاً شامل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جتنا وقت گزرا ہمیشہ اُن کی پدرانہ سی شفقت ہی ہمارے تعلقات پر بھاری رہی۔ ہمیشہ شکنوں سے پاک سفید تہبند اور کُرتے میں ملبوس دیکھا' کندھوں پر سفید رومال اور سر پر سفید دستار۔ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُٹھنے بیٹھنے' کھانے پینے' چلنے پھرنے' غرض ہر عمل میں سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عمل پیرا ہی رہتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں پر بیعت ہوئے' پھر سندِ خلافت بھی حاصل ہوئی' وہیں سلوک کی ساری منزلیں طے کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ نے اس نگینے کی وہ تراش خراش کی کہ آج لاکھوں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض و برکات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے شیخ سے اِس قدر محبت کی کہ فنا فی الشیخ ہو گئے' اُنہوں نے شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کی منزلیں عبور کروا دیں۔ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب شیخ کے آستانہ شریف واقع چک نمبر 176 گ ب پیلے گوجراں شریف' تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد حاضر ہوتے تو شیخ کے گاؤں سے کئی کلومیٹر دُور کیکر والے بس سٹاپ سے ہی جوتے اُتار دیتے پھر جتنے روز بھی اُن کے حضور رہتے کبھی جوتے نہ پہنتے۔ مَیں پہلی مرتبہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں حاضر ہوا تو اِس معمول کو بھی نوٹ کیا' سخت سردی میں جوتے گاڑی میں اور علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ننگے پاؤں دَرِ اَقدس پر۔ درِ شیخ پر حاضر ہو کر اپنا چرمی بیگ بھی مریدین سے لے لیا کرتے کہ یہ شیخ کی بارگاہ ہے۔ زندگی میں کبھی شیخ کے دروازے پر بَسوئے اَدب دستک نہیں دی۔ پیرانہ سالی میں بھی اِس معمول میں سرے مو فرق نہیں آیا' کئی کئی گھنٹے کی محافل میں اپنے شیخ کے صاحبزادگان کے سامنے دوزانو ہی رہتے۔ اُن کی خدمت' اُن کے کھانے پینے اور آرام کے معاملات اپنے سوا کسی کو نپٹانے نہیں دیتے۔ صاحبزادگان بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کا اِظہار فرماتے' جب بھی کبھی مزار شریف پر عرس یا میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محفل ہوتی تو تمام اِنتظام آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کے بعد کئے جاتے۔ حتیٰ کے حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُرانوار کی تعمیر و تزئین کا سارا اِنتظام بھی علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا۔

غرضیکہ ساری زندگی سُنّتِ محمدی ﷺ کی پیروی میں گزار دی۔ علم و عمل کا یہ آفتاب جسکی ضیا پاشیوں سے اہل لاہور عرصہ دراز تک فیض حاصل کرتے رہے، مختصر علالت کے بعد 18 جولائی کو عشاء کی نماز کے کچھ دیر بعد اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر گئے۔ اَگلے روز جنازہ پر پورا پاکستان اُمنڈ آیا۔

☆☆☆

از: علامہ ڈاکٹر محمد شہزاد مجددی، دارالاخلاص، لاہور

اِس عالمِ فانی میں عام اِنسانوں کے ساتھ ساتھ کچھ اَیسے غیر معمولی لوگ بھی گھل مل کر رہ رہے ہوتے ہیں اور بالآخر وقت مقرر پر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے نہایت سادگی اور خود سپردگی کے ساتھ دُنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔ ہمارے معاصر علماء و مشائخ میں اَیسی ہی ایک درویش طبع، صوفی منش اور علمی وقار کی حامل شخصیت حضرت علامہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، جو اپنے اَخلاقِ حسنہ، اِتباعِ سُنّت، جذبہ خدمتِ دین اور خندہ پیشانی کے باعث نمایاں اور منفرد تھے۔

اپنے حلقۂ اِرادت میں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے میٹھے اور بااَدب ٹائٹل سے معروف تھے۔ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ کو دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ یہ شخص پیدا ہی خدمتِ دِین کے لئے ہوا ہے، چنانچہ اِبتدائی تعلیم کے دَوران ہی اُنہیں سلسلۂ نقشبندیہ کے صوفی بزرگ حضرت مولانا یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے کامل شیخ کی آغوشِ تربیت میسر آئی اور رفتہ رفتہ اُن پر یوسفی رنگ چڑھتا چلا گیا۔ مرشد کی محبت کا رنگ اُن کے وجود سے ہی چھلکتا تھا اور اِس نسبت روحانی نے اُن کے فکر و شعور میں اَیسا نفوذ کیا تھا کہ مرشد کی (گجر قوم) برادری سے تعلق رکھنے والے اَحباب کا بھی خصوصی اِحترام فرماتے تھے اور راقم کا مشاہدہ ہے کہ دست بوسی بھی فرمالیا کرتے تھے۔

قبلہ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار بتایا کہ اپنے مرشد خانے جا کر ہم بھینسوں کو نہلانے اور چارہ کھلانے سے لے کر اصطبل (مال خانے) کی صفائی تک نہایت ذوق وشوق سے کیا کرتے تھے۔ بقول عارف کھڑی رحمۃ اللہ علیہ:

مرشد دا در خانہ کعبہ حج ضروری کریئے
تقویٰ رکھ محبوباں والا چل اُٹھ دوارہ ملیئے

گویا یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ اگر یوسف مصرِ محبت تھے تو علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ اُن کی ذات

میں فنا ہوکر مصرِ محبت کے مستقل مکین ہو چکے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل، تقویٰ و طہارت، جذبۂ خدمت اور اِستقامت کو دیکھ کر لگتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اَخلاص کی گھٹی کسی کامل صاحب حال نے پلائی ہے۔عرصہ 45 سال جامع مسجد نوری کی خطابت، مستقل دروس قرآن، جامعات اور فلاحی اداروں کا قیام، خلقِ خدا کی دادرسی، سیدھا راستہ جیسا موثر ماہنامہ، تصنیفی و تالیفی سرگرمیاں اور پھر ریڈیو، ٹی وی چینلز کے ذریعے تبلیغِ اِسلام کے ساتھ ساتھ مریدین و متوسلین کی راہنمائی اور فیض رسانی اَیسے اُمورِ خیر ہیں جن کا تائید ایزدی کے بغیر یوں باقاعدگی اور اِستقلال سے چلنا محال معلوم ہوتا ہے۔

قبلہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی سادگی، عاجزی اور لہجے کی شیرینی بھی گویا اُن کے تبلیغی ہتھیار تھے اور اُن کے اِستعمال میں انہیں تصنع سے کام نہیں لینا پڑتا تھا اور اَخلاقِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فیض سر چڑھ کر بولتا نظر آتا تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا علمی و تحقیقی ذوق بھی بَلا کا تھا، تحریر و تقریر میں حوالہ جات کا اِلتزام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی خصائص میں سے تھا اور اِس کی برکت دیگر معاصر اہل قلم تک بھی پہنچی اور اُن کے زیرِ اَثر علماء و خطباء نے اِس اَنداز کو اِختیار فرمایا۔

حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد و اساتذہ کے علاوہ بھی معاصر بزرگوں اور اَکابر علماء و مشائخ کی روحانی توجہات سے بحرِ وافر حاصل کیا تھا جو یقیناً جامع الکمال لوگوں کا خاصہ ہوتا ہے۔اِس میں کوئی شک نہیں کہ ’’جمال ہمنشین درمن اَثر کرد‘‘ کے مصداق اُن کا وجودِ مسعود اِسلامی و روحانی خوشبو کی کان اور اُن کی ذات روشنی کا مینار تھی جس نے اپنے عہد کے علماء کو عملی اور فکری و روحانی تابندگی عطا کی اور یہ تابانیاں رہتی دُنیا تک اہل طلب کے دِل و دماغ کو روشن کرتی رہیں گی۔

چل دیئے مصرِ محبت کے مکیں
ہو گئے رخصت ہمارے ہم نشیں

☆☆☆

از: سمیع الرحمن ہفت روزہ پنجاب پوسٹ لاہور

حضرت قبلہ علامہ یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جامعہ مسجد نوری میں ملاقات ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا درس جمعۃ المبارک سادگی کی مثال آپ تھا مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو کے سحر میں اَیسے کھویا ہوا تھا کہ

پتا ہی نہیں چلا کب وقت کی ساعتیں اِختتام پذیر ہوئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اِتنے فصیح و بلیغ اَنداز سے سمجھا رہے تھے کہ بس دِل چاہتا کہ یہ وقت تھم جائے، زندگی یہیں رُک جائے، یہ بولتے جائیں میں سنتا جاؤں، علم کا چشمہ ہے کہ بہے جارہا ہے اور میں ہوں کہ جو چند ساعت پہلے منتشر اور پراگندہ اَب ایک ڈگر پر خود کو محسوس کر رہا ہوں جیسے ندی کا پانی رواں ہوتا ہے ویسے اپنے نظریات اور خیالات کو روانی مل رہی ہے، معلوم پڑ رہا ہے کہ سمیع صاحب یہی دین اِسلام کا فیضان ہے جس کی تلاش تھی۔ وقت کا دامن کم ہوگیا خطاب کب ختم ہوا معلوم نہیں پڑا۔

مَیں اگر کہوں علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کو سنتے سنتے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ ریلوے اسٹیشن سے رہائش ختم ہوئی تو یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی جدائی پڑ گئی، بھلا ہو سوشل میڈیا کا جس نے حکیم عمر عطاری جیسا ہیرا دوست عطا کر دیا۔ حکیم صاحب سے ملاقات ہوئی تو معلوم پڑا کہ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کافی علیل ہیں۔ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام سنتے ہی ذہن میں ماضی کی ایک فلم چلی اور فوری طور پر عیادت کا اِرادہ کرلیا، لاہور کے ایک نجی ہسپتال میں عیادت کے لئے گئے تو وہاں اویس نورانی سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے پاکستان بھی تشریف فرما تھے۔ باباجی علامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دُعاؤں سے نوازا۔

اِس دُنیا سے پردہ فرما جانے کی خبر سے تو دِل کرچی کرچی ہوگیا۔ فیض آباد کے مقام پر جب ناموسِ رسالت و ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اسلامیانِ پاکستان یخ بستہ شب میں میدانِ عمل میں موجود تھے تب بھی علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ صف اَوّل میں موجود تھے اور فعال کردار اَدا کرنے میں پیش پیش تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کئی نجی ٹی وی چینل کے پروگراموں سے وابستہ تھے جہاں سے اشاعت دینِ اِسلام اور صحیح اِسلامی عقیدہ کی ترویج اپنے آخری وقت تک کرتے رہے۔ مجھے یہ توفیق ملی کہ شدید علالت کے باوجود علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں شریک ہوا اور یہی میری بخشش کا ساماں ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل ہماری بخشش فرمائے بلاشک وشبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عظیم سرمایہ تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ آپ کو غریقِ رحمت فرمائے اور ہمیں دِینِ اِسلام پر کامل طریقے سے چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

از: سرور حسین (خبر صلبی)

زندگی میں بہت سے لوگوں کو سادگی پر خوبصورت گفتگو کرتے سنا لیکن اُن کے لباس' بود و باش اور طرزِ زندگی اِس سے کوسوں دُور نظر آئے مگر اِس اَفراتفری اور نفسانفسی کے عالم میں کہیں نہ کہیں روشنی کی کرن ضرور موجود ہوتی ہے۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا نام دینی' علمی' تحقیقی و صحافتی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں تھا۔ وہ جید عالمِ دین' بہترین مقرر اور کشادہ ظرف خلیق اِنسان تھے جنہیں صحیح معنوں میں جامع الصفات شخصیت کہا جا سکتا ہے۔ میری اُن سے زیادہ قربت تو نہیں تھی لیکن جب بھی ملاقات ہوئی اَیسا لگا کہ میرے ساتھ کچھ خاص شفقت فرماتے ہیں۔

دو سال قبل رمضان المبارک کے پروگرام قصص الانبیاء میں کم وبیش روز اُن سے ملاقات ہوتی رہی جس میں اُن کی شخصیت کے کئی دریچے کھلتے چلے گئے۔ ہر نئے دن یہی لگتا کہ شائد کتنے عرصے بعد ملے ہیں کہ اِتنی محبت مل رہی ہے۔ میڈیا پہ آنے والے حضرات یہ جانتے ہیں کہ کیمرے کی ضرورت کے پیشِ نظر ہر ایک کو میک اپ کروانا پڑتا ہے جس کے لئے عموماً ہر چینل پہ خواتین ہی موجود ہوتی ہیں۔ میری میڈیا کے ساتھ وابستگی کے کم وبیش پچیس سال کے سفر میں وہ واحد شخصیت تھے جنہوں نے میک اپ روم میں موجود خاتون سے کہا کہ بیٹی اگر کوئی لڑکا یہ کام کر سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ میرا جاذب نظر دِکھائی دینا اِتنا اَہم نہیں مَیں اَیسے ہی بیٹھ جاؤں گا۔

اِس بات کے اِظہار میں بھی درشتی' سختی یا لہجے میں نفرت نہیں بلکہ پدرانہ شفقت کا عنصر غالب تھا اور پھر اِس کے بعد ہمیشہ جب بھی وہ تشریف لائے کسی لڑکے نے یہ خدمت سرانجام دی۔ کہنے کو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن میرے نزدیک یہ کردار کی عظمت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ گفتگو کرتے تو لہجے میں نرمی ہوتی۔ بات کو مسلط کرنے کی نہیں بلکہ سمجھانے کی کوشش کرتے۔ چہرہ مبارک متبسم ہوتا اور بات دِل میں اُترتی چلی جاتی۔ سب سے بڑی اِنفرادیت اُن کے لباس کی سادگی تھی جو ہمیشہ دامن دل کھینچتی۔ سفید قمیض' سفید تہبند اور سفید ہی پگڑی اور گلے میں سفید رومال کبھی کبھار واسکٹ پہنتے لیکن اُس کے رنگ بھی بہت متوازن ہوتے۔ یہ لباس معمول کی زندگی میں' محافل میں' تقریبات میں اور میڈیا پہ ایک جیسا ہی رہا۔ میڈیا پہ آنے والے علماء کو دنوں میں زرق برق ہوتے اور اس کے لئے رنگ برنگے جواز پیش کرتے ہوئے بھی سنا ہے لیکن علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سب جگہ ایک جیسے نظر آئے۔ قدرت کی طرف سے عطا کردہ ہر صلاحیت کو دینِ متین کی خدمت کے لئے وقف کئے رکھا۔ بہت سے موضوعات پر درجنوں کتابیں لکھیں اَخبارات کے دینی ایڈیشن ان

کی تحریروں سے مسلسل مزین ہوتے رہے جس میں قرآن مجید واَحادیثِ مبارکہ کی روشنی ہمیشہ جگمگاتی رہی۔ گفتگو کا مرکزی موضوع ہمیشہ ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے غیر مشروط محبت اور شریعت مطہرہ کی پاسداری واتباع رہی جس پر نہ صرف خود عمل پیرا رہے بلکہ ہمہ وقت اِس کی تبلیغ کے لئے سرگرم عمل رہے۔ درس قرآن مجید واَحادیث مبارکہ کا اِنعقاد مختلف جگہوں پر تسلسل سے کرتے رہے جس سے کم وبیش تین نسلوں نے فیض پایا۔

دوسرے مسالک کے علماء سے علمی اِختلاف بھی کیا تو تہذیب کے دائرے اور دلیل کی بنیاد پر' ورنہ اِس مرحلے پر بڑے بڑوں کو مسند اَخلاق سے نیچے اُترتے دیکھا گیا ہے۔ رمضان المبارک میں میرے ساتھ بچے ٹی وی پروگرام میں چلے گئے تو اُن کو اَیسے ملے جیسے اپنے پوتوں اور نواسوں کو ملتے ہیں۔ پہلے اُنہیں عیدی دی اور ساتھ ایک ایک کتاب جس کے بارے میں بتایا بھی کہ اِس میں کیا کیا ہے اور ساتھ پڑھنے کی تاکید بھی کی۔ اُن کی نماز جنازہ میں بہت سے معتبر علماء ومشائخ یہ ذکر کررہے تھے کہ ہم دراصل اپنی بخشش کی اُمید لے کر یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اِس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ جو آج بھی کوئی صدق دِل سے فَاذْکُرُوْنِیْٓ میں لگ جائے تو اُس کے جانے کے بعد اَذْکُرْکُمْ کے ظہور کا جلوہ ایسے ہی اپنے رنگ دکھاتا ہے۔ **خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را**

از: محمد اسلم رضا فیضی خطیب وامام جامع مسجد نظام آباد کوٹے رانچی جھارکھنڈ انڈیا

حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پُر ملال کی خبر ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o اِنتہائی رنج وملال کی گھڑی ہے اللہ کریم صدقے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُن کی بغیر حساب مغفرت فرمائے اور دینِ اِسلام کے لئے اُن کی تمام کاوشوں کو قبول فرمائے۔

مَیں بوجہ ناسازیٔ طبع حاضر نہ ہوسکا جس کا اِنتہائی ملال رہے گا۔ حضرت علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے میرا دیرینہ تعلق رہا اِنتہائی نفیس طبع اِنسان تھے اور دینِ اِسلام کے معاملے میں نہایت پابند تھے اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ اللہ کریم ہم سب کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی ہمت اور اِس پر اَجر عظیم عطا فرمائے۔

Prof Dr Muhammad Naeem Khan

Vice Chancellor of University of Baltistan Skardu Gilgit Baltistan.

My Condolences on the sad demise of Peer Allama Munir

Ahmad Yousufi Sahib(رحمۃ اللہ علیہ).
I am far away in Skardu. I will come for Fatiha next week on Sunday with Qari Babar from Punjab University.
May Allah bless the soul of peer sahib(رحمۃ اللہ علیہ).

از: حافظ محمد اویس اسلم صاحب (اجمیر سوسائٹی کینال بنک روڈ لاہور)

باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہماری ایک اَیسی محبت تھی' ہے اور رہے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ جو کہ لفظوں میں بیان نہیں ہوسکتی' اِسی طرح صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب اور صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی صاحب کے ساتھ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

2018ء کو عیدالفطر کے بعد چوتھے یا پانچویں دن بابا جان رحمۃ اللہ علیہ عمرہ کے لئے تشریف لائے' خانہ کعبہ حطیم کے قریب مَیں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت تھی کہ مجھے دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور مجھے شفقت سے پیار کیا' مجھے گلے لگایا اور مجھ سے گفتگو فرمائی تو مَیں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گزارش کی کہ سرکار دُعا فرمائیں میری ایک بیٹی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بیٹا بھی عطا فرمادے' تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خانہ کعبہ شریف کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا کہ یہاں بیٹے ہی عطاء ہوتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ تجھے بھی بیٹا عطاء فرمائے۔ اِس کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا پڑھی: رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ اور پھر یہ دُعا پڑھی: رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ اور پھر مجھے گلے لگایا اور مَیں رخصت ہوگیا۔ مَیں مدینہ شریف سے ہوکر پھر واپس آگیا' باباجان رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ کی دُعاؤں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بیٹا عطاء فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو تاقیامت جاری وساری فرمائے۔ (آمین)

از: حضرت علامہ مولانا قاری محمد احمد حسن

(ناظم الحسن علویہ اسلامک اکیڈمی چک باوا حویلی لکھا)

حیف در چشم زدن ، صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

آج مورخہ 18 جولائی 2019ء بروز جمعرات کی صبح اتنی غمگین تو نہ تھی' مگر کیا خبر تھی کہ

اِس کے دامن میں حسرت ہی حسرت ہے' حیرت ہی حیرت' غم ہی غم ہے' اُداسی ہی اُداسی' آہ!

آج کی شام ایک نہیں' دو بڑے آفتاب نگل گئی۔ ایک آسمان پر چمکنے والا اور دوسرا علم و حکمت کا۔ تصوّف اَفسردہ ہے' طریقت کا اِک چراغ گل ہوا ہے۔ علم و معرفت کا اِک باب بند ہوا ہے۔ روشنی کا اِک سلسلہ رُک گیا' نور کا اِک کارواں رُک گیا' تَفَقُّهُ فِي الدِّينِ کا اِک قافلہ گذر گیا' شوق کا اِک مرحلہ طے ہوا' ایک بجلی سی گر گئی' ایک قیامت گزر گئی کانوں کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آرہا' آنکھیں اپنی بینائی پر شکوہ کرنے لگیں' خِرد اپنے حواس کھونے لگی' دماغ ماؤف ہونے لگا' دِل کی جگہ پینڈولم دھڑکنے لگا' آج حکمت و دانش کی دُنیا اُجڑ گی' زمیں دم بخود ہے' آسماں سکتے میں ہے۔

اَیسا کیوں نہ ہو۔ قَالَ اللهُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ کی صدائے دلنواز آج خاموش ہے۔

وہ چشمہ ٔ معرفت' آفتابِ علم و حکمت' آبشارِ فہیم و فراست' ہمالہ ٔ عظمت' داعی قرآن و سُنّت' ماحی شرک و بدعت' متبع شریعت' آیت اللہ فی الارض' عطائے الٰہی' خوشبوئے داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ' غلامِ آستانہ عالیہ شرقپور شریف' فیضانِ محدثِ اعظم' مرادِ نگینہ' حضرت قبلہ الحاج منیر احمد یوسفی حفظہ اللہ تعالیٰ سے رحمہ اللہ تعالیٰ ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ o

وہ چل دیئے تو سعدؔ مجھے اِس طرح لگا
اِک اَجنبی کو راستے میں رات ہو گئی

راقم کے لئے اپنے عظیم والد محسنِ اہلسنت علامہ قاری محمد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد دوسرا بڑا صدمہ جانکاہ ہے۔ گویا دوسری مرتبہ یتیمی کے جاں گُسل مرحلے سے گذرنا پڑا۔ سمجھ نہیں آتی کہ تعزیت کس سے کی جائے جبکہ تعزیت کرنے والے خود سوگواران بھی ہیں۔

19 جولائی 2019ء بروز جمعۃ المبارک عصر کی نماز کے بعد چائنہ سکیم میں ایک مقامی پارک میں آپ کے جنازے کا فیصلہ کیا گیا لیکن عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھ کر یہ فیصلہ تبدیل کرنا پڑا اور پھر وہاں پر واقع گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کی وسیع گراونڈ میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔

جذبات کا ایک طوفان تھا' جو اپنے دِل میں لئے راقم آخری دیدار کے لئے بے تاب تھا' حضرت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی دامت برکاتہم کی شفقت سے آپ کے جسدِ اطہر کا قرب ملا فَلِلّٰهِ الْحَمْد احباب نمناک آنکھوں کے ساتھ اِس پکے ٹھکے صوفی کو خراجِ عقیدت پیش کر رہے تھے' اِن برستی آنکھوں میں وہ آنکھیں بھی شامل تھیں جو شاید کسی موقع پر بھی یوں نہ بھیگی تھیں' آہ! شاید یہ خداشناسوں کی پہچان ہے۔

اُٹھتے جاتے ہیں اَب اِس بزم سے اَربابِ نظر
گھٹتے جاتے ہیں میرے دِل کو بڑھانے والے

آپ کی یادوں کے چراغ روشن تھے' آنکھوں کی نمی کا احساس اِس آگ سے بے نیاز تھا لیکن دونوں کا ملاپ شعلہ زنی پر منتج ہوا۔ یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْءُ وَلَوْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔

ایک ایک کرکے ہر پھول اِس یادنگر کو گلستاں بنا رہا تھا' آپ کی عنایات' متبسم چہرہ' وادئ شگفتہ مزاجی' بذلہ سنجی' ورع وتقویٰ' شب زندہ داریاں' طہارت و پاکیزگی' تحقیق کی بادیہ پیمائی' عزم و استقلال' عالمانہ وقار' مشفقانہ گفتگو' بحرِ تصنیف کی سیاحی' جہانِ معرفت کی سیاحی' چشمۂ معرفت کی غواصی' ختم نبوت کی نوکری' اَقلیمِ اَخلاص کی سلطانی' وضع قطع کی سادگی اور پُروقار عنایت' دلائل کا اَنبار مخاطب کے دِل میں گھر کرنے والی اَدائے دلربا' آپ کے درسِ قرآن مجید کی بہاریں' ہر ہر اَدا میں سُنّت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اظہار' مجھ جیسے طالب علموں پر بھی نوازشوں کی برستی برکھا' وہ جذبۂ ایثار' قدم قدم پر اصلاح' مدارسِ دینیہ کی باقاعدہ سرپرستی' انجمن اشاعتِ دین اِسلام کی سرپرستی' نگینہ ویلفیئر سوسائٹی کا قیام' ہاسپیٹل اور ایمبولینس سروس کا جال' عصری علوم کے اَداروں کی نگہبانی' دینی لٹریچر کی اشاعت' دُکھی اِنسانیت کی خدمت' تعصب' تکلفات اور ریاء سے کوسوں دُور اَندازِ تربیت' علماء و مشائخ سے رابطہ' عوام اہلسنّت کی راہنمائی' جدید ذرائع اَبلاغ کا اِستعمال' روایتی واعظین سے ہٹ کر اِصلاحی بیانات' غرور و نخوت سے پاک زندگی' اِختلافات سے بالاتر سیلات بیانی' پیکرِ سُنّت' خوفِ خدا اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لبریز' ہر اَچھائی اُن پہ یوں صادق آتی ہے: گویا اُنہی کا خاصہ ہو:

مضت القرون و ما اتین بمثله
ولقد اتی فعجزن عن نظرائه

موسمِ گل میں پوچھتے کیا ہو حال تم اُس فرزانے کا
جس نے ایک ہی گل کے اَندر سارا گلستاں دیکھا ہو

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالمِ نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تری شناسائی کا

چمن میں پھول کا کِھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول کہ گلشن بنا دے صحرا کو

مت سہل اسے جانو! پھرتا ہے فلک برسوں

تب خاک کے پردے سے اِنسان نکلتا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

قرنہا باید کہ تا یک مردِ حق پیدا شود
بایزید اَندر خراساں ، با اویس اَندر قرن

عمر ہا در کعبۂ و بت خانہ مے نالد حیات
تاز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

اگر گھٹے تو بس اِک مشت کا ہے اِنساں
بڑھے تو وسعتِ کونین میں سمانہ سکے

ہمیں اَچھا نہیں لگتا کوئی ہمنام ترا
کوئی تجھ سا ہو تو نام بھی تجھ سا رکھے

از: شیخ محمد حنیف نقشبندی شرقپوری گوجرانوالہ

بندۂ ناچیز کی روحانی نسبت آستانہ عالیہ شیر ربانی وثانی لاثانی شرقپور شریف سے ہے جو کہ والد محترم قبلہ حاجی شیخ محمد شریف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ بچپن میں ہی حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست پر بیعت کی صورت میں ہوئی تھی۔

جب نوری مسجد لاہور میں علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ خطیب مقرر ہوئے وہاں حاضری ہوئی' خطاب کا اَنداز نہایت مشفقانہ اور ٹھوس دلائل سے مزین زیرِ لب تبسم فرماتے ہوئے سنا۔

علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک اور لباس باوقار دیکھا تو دِل نے گواہی دی کہ ضرور باباجی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت ہوگی' تو مَیں نے حسبِ عادت گزارش کر کے معلوم کرلیا کہ آپ کی یوسفی نسبت کس لحاظ سے ہے؟ مسکرا کر فرمایا کہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ جو اَبھی بقید حیات تھے کا نام لیا مَیں نے بے ساختہ اِجتماع میں نعرہ لگا دیا۔۔۔ عاشقِ مدینہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ۔۔۔۔ زندہ باد! (آپ نے خوش ہو کر دُعا سے نوازا)

علامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خداداد بے پناہ خوبیاں حاصل تھیں' آپ رحمۃ اللہ علیہ سب سے

پہلے قام فیضان نگینہ بلکہ مظہر فیضان نگینہ ہیں' آپ بیک وقت درویش کامل' عالمِ باعمل' پیکرِ صبر و وفا اعلیٰ تعلیم یافتہ عربی' اردو' فارسی اور انگریزی میں مکمل دسترس رکھنے والے تھے' آپ شیخِ طریقت' مبلغ دینِ اِسلام' بے مثال خطیب اور بہترین منتظم' فلاحی اداروں کے نگران' پابند صوم وصلوۃ' تہجد گزار اور شب بیدار شخصیت تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ دینی و اِصلاحی اِدارے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف نہایت ہی موقع شناسی کی ترجمان' ماہنامہ سیدھا راستہ کے اداریئے' ملکی حالات کو قیمتی اور مفید مشورے کی عکاسی کرتے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملکی سیاست پر گہری نظر تھی' اگرچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ روایتی سیاستدان نہیں تھے مگر ہر ملی و دینی معاملے میں سیاستدانوں کو مفید رائے فراہم کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے بڑی کرامت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینِ اِسلام پر اِستقامت کی دلیل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کی شکل میں ہے۔جو پھل آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زندگی میں ہی میسر آیا' کاش ہر عالِم دین اور شیخِ طریقت اپنی اَولاد کی اِسی نہج پر تربیت کرے اور صدقہ جاریہ بنادے۔ جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نور علیٰ نور ہوگا۔حضرات صاحبزادگان متوسلین' مریدین اور شاگردانِ رشید کے لئے دُعا گو ہیں اللہ عزوجل اِس مشن کو تا قیام قیامت جاری رکھے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔

از: ڈاکٹر نیر احمد قریشی یوسفی

بندۂ ناچیز کی حضرت منیرِ اِسلام سے پہلی ملاقات 1971ء یا 1972ء میں ہوئی۔پھر محبتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔اور کچھ ہی عرصہ میں یہ بہت گہرا محبت کا تعلق بن گیا۔پھر ایک وقت اَیسا بھی آیا کہ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فجر کے وقت پہلے عصمت صاحب کو اُٹھاتے اور پھر میرے غریب خانے تشریف لاتے اور مجھے اُٹھا کر سائیکل پر بٹھا کر نوری مسجد لے جاتے۔فجر کے بعد قرآن پاک کا درس ہوتا۔جس سے بندۂ ناچیز بے حد فیض یاب ہوتا اور واپسی پر گھر بھی چھوڑنے آتے۔پھر کافی عرصہ ہم نماز پنجگانہ' معراج شریف اور شب برأت کے 100,100 نوافل مختلف مساجد میں جا کر پڑھتے۔

علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبلہ باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ محبت تو آپ سب جانتے ہی ہیں۔ 1973ء یا 1974ء میں جب باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے پیلے گوجراں شریف میں پہلی سالانہ محفل کا اِنعقاد کیا تو علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آپ لاہور سے آتے ہوئے نگینہ کتب خانہ سے کتابیں لیتے آیئے گا۔علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اَلفاظ کا اِس قدر اِحترام کیا کہ کتب خانہ کی تمام کتابیں اُٹھا کر فیصل آباد (پیلے گوجراں شریف) روانہ ہوگئے۔اِس قدر دشوار

اور کٹھن راستہ تھا کہ ہم جانتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق جانتا ہے کہ وہ راستہ ہم نے روحانی طور پر کس قدر آسانی سے طے کرلیا۔

The Nation Lahore July 20, 2019

Hazrat Allama Munir Ahmad Yousufi laid to rest

Allama Munir Ahmad Yousufi (رحمۃ اللہ علیہ), a well-known religious scholar and patron - in- chief of Anjuman Ashaat-e-Deen and Nagina Welfare Society, was laid to rest beside Nagina Mosque (China Scheme, Lahore(in the presence of thousands of mourners here on Friday (July 19, 2019).

His funeral prayers were led by Pir Bashir Ahmad Yousufi, son of his spiritual leader Hazrat Yousuf Ali Nagina(رحمۃ اللہ علیہ), at the Government Girls College, Gujjarpura, China Scheme (Lahore).

Pir Shafique Gillani, Khadim Hussain Rizvi, Dr Ashraf Asif Jalali, Mufti Muhammad Usman, Dr. Raghib Hussain Naeemi, former CCPOLahore Aslam Tareen, Justice(r) Nazir Ahmad Ghazi, Mufti Intikhab Ahmad, Maulana Muhammad Ali Naqshbandi, Maulana Shadab Raza, Maulana Raza-e-Mustafa, Qari Afzal Bajwa, Mufti Abdul Aleem Sialvi, Mian Ahmad Waleed Sharaqpuri, Pir Ziaul Haq Naqshbandi, Naeem Javed Noori, MNA Ali Parvez Malik, MPA Chaudhry Shahbaz and JUP Secretary General Qari Zawwar Bahadur attended the funeral prayers.

Allama Munir Ahmad Yousufi (رحمۃ اللہ علیہ) had passed away on Thursday after a brief illness. He was author of several books and Chief Editor of the monthly Seedha Raasta. Islam and love for (the Holiest) Prophet Muhammad (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) have been special focus of his writings. He had committed all his life for promotion and education of religion (Islam) and welfare activities. He had been undergoing treatment at a private hospital in Lahore for the last few days.

He laid foundation of the Nagina Welfare Society, which provided free treatment to thousands of people. He was leading from the front the campaign for the dignity of (the Holiest) and last

Prophet Muhammad (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) from the platform of Tahaffuz Namoos-e-Risalat Mahaz. He had been a regular writer for Nawa-i-Waqt. He is survived by his widow, three sons Allama Bashir Ahmad Yousufi, Sahibzada Mufti Khalil Ahmad Yousufi (M.Phil), Sahibzada Abubakar Yousufi, a daughter and thousands of followers.

☆☆☆

از: محمد عثمان علی یوسفی (انچارج نگینہ پرنٹ والیکٹرانک میڈیا)

آپ رحمۃ اللہ علیہ سرتا پا رنگِ نگینہ میں رنگی ہوئی شخصیت ہیں جن کے کردار و عمل میں بابا جی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ یقینا یہ نگاہِ نگینہ کا کمالِ فیض ہے جس نے علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت اِختیار کر لی ہے‘‘۔

پیرِ طریقت‘ رہبرِ شریعت حضرت قبلہ الحاج علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو مذہبِ حق اہلِ سُنّت و جماعت کی تعمیر و ترقی کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ اِسی سلسلہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علمی‘ تحقیقی اور تحریری شعبہ کو تابناک بنانے کیلئے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں ہیں۔ جنہیں پڑھ کر اِیمان تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر تحریری خدمات کے ساتھ ساتھ اللہ ربُّ العزت اور خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مہربانی‘ حضور قبلہ بابا جی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے ہر ماہ جریدہ ’’سیدھا راستہ‘‘ کا اَجراء 1988ء سے لے کر 2019ء تک جس پابندی سے شائع ہو رہا ہے‘ اِس کی مثال نہیں ملتی۔ اِس کے علاوہ دن ہو یا رات‘ درس و تدریس‘ تصنیف و تالیف اور وعظ و تقریر کا سلسلہ جاری و ساری رہتا تھا۔ عمومی جلسے‘ جلوسوں اور خطباتِ جمعہ و اِجتماع کی قدیم حیثیت کے ساتھ ساتھ براڈ کاسٹنگ یعنی ریڈیو‘ ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ پر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیانات جاری و ساری ہیں۔

از: شہزاد اقبال

علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔ اللہ کی یاد دلانے والی شخصیت

حضرت سیّدہ اَسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: کیا مَیں تمہیں تمہارے اَچھے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ضرور آگاہ فرمائیں۔ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں دیکھا جائے تو خدا یاد آ جائے''۔ یعنی جن لوگوں کو دیکھ کر خدا یاد آئے وہ تم میں سے اَچھے لوگ ہیں۔

اللہ والوں کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کم ہی پہچانے جاتے ہیں۔ بھیس بدلے' دُنیا کی نظروں سے چھپتے چھپاتے عمر گزار دیتے ہیں۔ دُنیا سے چلے جائیں تو دُنیا والوں کی آنکھیں کھلتی ہیں کہ کتنا بڑا گوہر نایاب کھو گیا لیکن اُس وقت بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ اِمام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ ہمارے جنازے ہمارے بارے فیصلہ کریں گے۔ سچ فرمایا کہ اللہ والوں کے جنازے بھی اِیمان اَفروز ہوتے ہیں' نہ جانے جاتے جاتے بھی اللہ کے یہ بندے کتنی زندگیاں بدل دیتے ہیں؟

حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی بات کریں تو وہ ایک اَیسی روحانی شخصیت تھی کہ اُنہیں دیکھ کر اللہ اور اللہ والے یاد آتے تھے۔

علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی بار گلشن راوی لاہور کے ایک شادی ہال میں دیکھنے کا اِتفاق ہوا۔ وہ وہاں ہر مہینے کی ایک مخصوص تاریخ پر تشریف لاتے تھے۔ عقیدت منداُن کا اِنتظار کرتے۔ اُن کے درس کا منبع قرآنِ پاک اور حدیث مبارکہ ہوتا تھا۔ اُنہوں نے کبھی فروعی بات نہیں کی۔ فرقہ واریت کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اِنسانوں سے محبت کرنے کا درس دیتے۔ دھیمے اَنداز میں اِسلام کی اَصل روح پیش کرتے۔ اُن کے سامعین میں بزرگوں سے زیادہ نوجوان ہوتے تھے' بچے بھی ہوتے جبکہ خواتین کے لئے علیحدہ نشست کا خصوصی اِنتظام کیا جاتا تھا۔ گھنٹہ' دو گھنٹہ' جتنی دیر وہ درس فرماتے شرکاءِ محفل اِنتہائی توجہ اور اِنہماک سے اُنہیں سنتے اور فیض پاتے تھے۔

درس کے بعد اِجتماعی دُعا ہوتی اور تبرک تقسیم کیا جاتا لیکن مجال تھی کہ کوئی صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑتا۔ ہر کوئی آرام سے اپنی نشست پر اُس وقت تک بیٹھا رہتا جب تک حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ رخصت نہ ہو جاتے۔

علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب بھی دیکھا مسکراتے ہوئے دیکھا۔ وہ بات کرتے تو مسکراہٹ اُن کے چہرے پر ہوتی تھی۔ وہ خاموش ہوتے تو مسکراہٹ کے گلاب اُن کے چہرے پر سج جاتے۔ اُن کی طبیعت میں عاجزی تھی' اِنکساری تھی' ملنساری تھی۔ کوئی پہلی بار ملتا تو اَیسے ملتے جیسے برسوں کے شناسا ہوں۔ اِسی وجہ سے ہر کوئی پہلی ملاقات میں ہی اُن کا گرویدہ ہو جاتا' ہر

کسی کو یوں لگتا جیسے وہ اُن پر ہی سب سے زیادہ مہربان ہیں۔

علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ دین کے لئے مختلف شہروں اور ممالک کا سفر بھی کرتے تھے۔ مختلف ٹی وی چینلز خاص طور پر 92 نیوز کے پروگرام صبح نور میں وہ اکثر تشریف لاتے۔ اُن کی تحریریں ایمان کی حرارت سے بھرپور ہوتی تھیں۔ تحریر ہو یا تقریر وہ ہمیشہ سادہ زبان اِستعمال کرتے۔ علمیت کا رُعب جھاڑنا یا مشکل اَلفاظ اور مشکل تراکیب کا اِستعمال نہیں کرتے تھے۔ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ایک روز اِس دُنیا سے جانا تھا سو وہ چلے گئے ہم پیچھے رہ جانے والوں نے بھی ایک روز چلے جانا ہے لیکن ہم میں اور اُن میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ اُنھوں نے اپنے پیچھے علمیت کا جو ترکہ چھوڑا ہے وَیسا علم ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہ علم صرف اللہ کے نیک بندوں کے پاس ہوتا ہے اور ہم جب اَیسے بندوں کو تصوّر کی آنکھ سے بھی دیکھنے کی کوشش کریں تو ہمیں تب بھی اللہ ہی یاد آتا ہے۔

از: سلمان افضل یوسفی (ٹاؤن شپ لاہور)

میری باباجان قبلہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات 1992ء میں سیّد ذوالفقار علی شاہ صاحب کے ہاں ٹاؤن شپ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں عموماً خطاب کے لئے تشریف لایا کرتے تھے اور ہمارے دِلوں میں تب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت زیادہ محبت تھی اور ہے۔ جب میری رہائش عمر چوک میں تھی تو برادرِ طریقت محمد طارق یوسفی صاحب عمر چوک والے اُنھوں نے بابا جان رحمۃ اللہ علیہ کا ماہانہ پروگرام جامع مسجد انوارِ مدینہ سی ون ٹاؤن شپ میں رکھا ہوا تھا۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ وہاں بیان کر کے جب باہر تشریف لائے تو مجھے فرمانے لگے: حاجی صاحب کیا حال ہے؟ مَیں نے اُس وقت حج نہیں کیا ہوا تھا۔ تو میرے دِل میں بات بیٹھ گئی کہ مَیں اُس وقت تک نہیں مروں گا جب تک میں حج نہ کرلوں اور مَیں نے قبلہ شاہ صاحب سے بھی یہ سنا ہوا تھا کہ باباجی سرکار قبلہ الحاج محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ ان شاء اللہ ہمارا ہر مرید مدینہ شریف ضرور جائے گا۔ خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک پر اُس کو حاضری ضرور نصیب ہوگی۔ (سبحان اللہ!)

تو دِل میں یہ بات تب سے ہی محفوظ تھی کہ حاضری ہماری ہونی ہے لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ حج کے لئے جاؤں گا یا عمرہ کے لئے، پھر جب قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی صاحب فرمایا تو یقین ہوگیا کہ حج کے لئے جاؤں گا، وقت گزرتا گیا، اَچانک میری کمپنی والوں نے کہا آپ حج پر چلے

جائیں یا آپ میاں بیوی دونوں عمرہ پر چلے جائیں تو پھر 18 جولائی 2019ء جو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک کا دن تھا۔ اُس دن میری مدینہ شریف میں پہلے دن کی حاضری تھی، جب ہم عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے ہوٹل پر پہنچے تو مجھے اُس وقت بابا جان سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر پہنچی۔ مَیں فوراً اُسی وقت اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ پاک پر حاضر ہوا، زاروقطار روتے ہوئے دُعا کی۔ حج کی وجہ سے میں جنازے میں شریک نہ ہوسکا، کیونکہ اُسی دِن میں مدینہ شریف پہنچا تھا اور جو بابا جان رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے بات نکلی تھی وہ اللہ تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم نے پوری کردی تھی، ہمارے باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اکثر پیار سے مریدین کو اَولیاء اللہ کہہ کر بلاتے تھے اور یہ اَولیاء اللہ اکیلے بندے کو کہنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سارے مریدین کو فرماتے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مراقبہ

و

ذِکرِ خفی

مراقبہ وذِکرِ خفی

مراقبہ کسے کہتے ہیں؟

مراقبہ' رقیب سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں حفاظت کرنے والا یعنی مرید جب تک مراقبہ میں ہے تو وہ اپنی جسمانی لذتوں کے مشاغل سے' شیطانی وسوسوں سے' نفسانی خواہشات سے بے پرواہ اور سب سے اَلگ ہو کر صرف اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے حضور متوجہ ہو جائے۔ اور اِسی لئے کہا گیا ہے کہ فکر اَفضل ہے ذِکر سے۔ کیونکہ وہ باطنی شُغل ہے جس کی عام اِنسان کو خبر نہیں ہوتی۔ غرضیکہ مراقبہ اِس کو کہتے ہیں کہ جو دِل کی نگہبانی وحفاظت کرے اور دِل کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی طرف لگائے رکھے اور حق اللہ جلَّ جلالہٗ کے سوا (یعنی مقابلے میں) کسی چیز کو مطلقاً دِل میں نہ آنے دے۔ اَیسی صفات رکھنے والے صوفی کو صاحب دِل کہتے ہیں۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علمِ لدنی منظورِ نظر داتا گنج بخش نیر اوجِ شرافت حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت سے مراقبہ اور ذکر خفی بندۂ ناچیز کے والد گرامی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت صوفئِ باصفاء فنافی الرسول منیرِ اسلام حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ' بابا جی سرکار نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں بھی کرواتے تھے آخر تک یہ فیضان جاری رہا۔

دِلوں کی تسلی ہے ذِکر اِلٰہی ، دِلوں کی ضیاء ذِکر ہے مصطفی کا
جو کرتا ہے دِل سے غلامی نبی کی وہی ہے حقیقت میں بندۂ خدا کا

کبھی ذِکر اِلٰہی کی صورت یہ ہوتی کہ ذکر شروع کرنے سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی ''حمد'' پڑھی جاتی ہے۔

حمد باری تعالیٰ

اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

ذرّہ ذرّہ جہاناں دا دیوے صدا
پتّہ پتّہ چمن دا پکارے پیا
گذر دی جتھوں وی جاوے بادِ صبا
آ کے مستی دے وچ کہندی اے برملا
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

اَللہ ھُو دی اے مستی جہاناں دے وچ
کیف ایسے دا سارے مکاناں دے وچ
مہک اِسدی اے سب گلستاناں دے وچ
ذِکر اِس دا اے سبناں زباناں دے وچ
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

اِسدے ذاکر نوں راہِ ہُدیٰ وی ملے
بعد لُطفِ فناء دے بقاء وی ملے
نفس نوں موت روح نوں غذا وی ملے
ایہہ خدائی تے کی اے خدا وی ملے
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

ذکر ایہو ای کردے نے سب اَنبیاء
مَلک ، حوراں ، صحابی تے سب اَولیاء
غوث ، اَبدال ، اَوتاد تے اَصفیاء
ذِکر ایہو ای کر دا اے مستی عطاء
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

ذکر سب ذکراں توں نرالا وی اے
سب توں اُچا وِی اے ، سب توں بالا وی اے
توڑ دا ماسوا والا تالا وی اے
اِسم اَعظم وی اے ، اِسم اَعلیٰ وی اے
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

یوسفؔ اِس ذکر دی عجب ہی شان ہے
ذِکر اَیسے دے وچ نورِ عرفان ہے
ایہو اِسلام تے دین و اِیمان ہے
ایہو پیر طریقت دا فرمان ہے
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

پھر حمدِ باری تعالیٰ کے آخری شعر پر سانس سے ذِکر شروع ہو جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ ذکر کی ضربیں تیز ہوتی جاتیں اور وجدانی کیفیت غالب آجاتی ہے اور اِنسان اپنے آپ سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ عشقِ الٰہی کی آگ کو مزید تیز کرنے کے لئے ساقی نامہ پڑھا جاتا ہے۔

ساقی نامہ

رکھ سانبھ صراحیاں تے ساغر ، نظراں دے جام پلا ساقی!
کر لانبھے نظر نہ نظراں توں ، اَج میری ہوش اُڈا ساقی

نظراں دے نال ملاوَن دے ، جے قابل نظر نہ میری اے
مینوں ہن چہرہ تکن دے ، اَیناں تے کرم کما ساقی

رہوے وَسدا تیرا مے خانہ ، رہوے چلدا تیرا پیمانہ
پیا آکھے ہر اِک دیوانہ ، اَج نہ اَیناں ترسا ساقی

آئے نے تیرے دیوانے ، بیٹھے نے سارے مستانے
وِچ رقص دے آون پیمانے ، رُخ اُتوں پردہ چا ساقی

اَج جام تے جام پلائی جا ، سبناں دِی ہوش اُڑائی جا
مستی سب نوں ورتائی جا ، تیرا ہوے شان سوا ساقی

آ جہناں لائے ڈیرے نے ، اَیہہ سارے منگتے تیرے نے
یوسفؔ وی بردا تیرا اے ، در توں نہ دُور ہٹا ساقی

ایک ایک شعر پر پیر بھائی اور ذکر و مراقبہ میں شامل حضرات سکونِ قلب اور پرکیف وجدانی کیفیت پاتے۔

ساقی نامہ کے جب یہ اَشعار پڑھے جاتے:

اَج جام تے جام پلائی جا ، سبناں دی ہوش اُڑائی جا
مستی سب نوں ورتائی جا ، تیرا ہوے شان سوا ساقی

آ جھناں لائے ڈیرے نے ، اَیہہ سارے منگتے تیرے نے
یوسفؔ وی بردا تیرا اے ، در توں نہ دُور ہٹا ساقی

تو پھر وجدانی کیفیت دیدنی ہوتی۔ پھر مزید اَشعار پڑھے جاتے:-

ساقیا خیر منگاں مَیں تیرے میخانے دی
ہن تے وار آ ہی گئی ہے تیرے دیوانے دی

جام دے اَیسا پلا مَست رہواں مَیں تا اَبد
آرزُو ایہو ای اے بس تیرے مستانے دی

اُٹھی جاں تیری نظر مدہوش زمانہ ہویا
میرے وَل وار کدوں آوے گی پیمانے دی

تیرے توں تینوں ہی مَیں منگناں ہاں میرے ساقی
ہوش کوئی رہ نہ جائے اپنے تے بیگانے دی

مَیں جدھر نظر کراں تیرا ہی نظارہ ویکھاں
مینوں سُدھ بُدھ نہ رہوے اپنے تے بیگانے دی

اے شمعٔ حسنِ اَزل کردے ذرا نظر کرم
ہوئے یوسفؔ نوں عطاء بے خودی پروانے دی

اور یہ معاملہ اگر رات کے وقت کیا جائے تو طبیعت دُرست ہوتے ہوتے وقت تہجد ہو جاتا ہے۔
اِسی طرح وجدانی حالت میں رات بیت جاتی تھی۔ پھر تہجد کے وقت اُن سب دوستوں کو جو وجدانی کیفیت میں مدہوش ہوتے' اُنہیں ہوش میں لانے کے لئے اُن کے کندھے دبائے جاتے۔

دورانِ مراقبہ کبھی یہ اَشعار بھی پڑھے جاتے:

دُدھ وجود تیرے وچ شیریں روغن دار سمانی
مرشد لاوے جاگ پرم دی تاں جمیں دُدھ پانی

گل وچ پھاہ غماں دا گھت کے ذِکروں چھک مدھانی
ہمت نال محمد بخشا مکھن آیا جانی

اور کبھی یہ پڑھتے:

اللہ **اللہ** ایسا کہو **اللہ** رہے تے توں نہ رہو

جیہڑیاں ذِکر اوہدے وچہ پہ گیاں
اوہ جیہاں تلواراں ہو گیاں

آپ رحمۃ اللہ علیہ ذِکر خفی کو ترجیح دیا کرتے تھے لیکن بلند آواز سے ذکر کی مخالفت نہیں فرماتے تھے' اَلبتہ سپیکر پر بلند آواز سے زور زور سے ذکر کرنے پر منع فرماتے تھے' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر خفی کے بارے میں لکھا ہے:-

ذکر خفی

نقشبندی بھنگڑے تے جلیاں نہ پاوندے
نام **اللہ** پاک دا اَیہہ دِلاں تے پکاوندے

ٹَپ ٹَپ نَچ کُد کُد لوکاں نوں نہ دسدے
اُچی اُچی کِل کِل شور نہ مچاوندے

اُچی ذکر کرنوں روکیا **نبی** نے صحابہ نوں
منع دی دلیل شاہِ نقشبند لیاوندے

شاہِ نقشبند دے سلسلے چہ جلّی نئیں
نفحات وچ ملّاں جامی فرماوندے

مرشد شاہ خود نقشبند نوں
نفی اَثبات خفیہ ذکر سکھاوندے

پڑھ تفسیر حسینی تے موضع القرآن توں
شاہِ نقشبند جلیّاں پاونوں ہٹاوندے

نقشبندی یوسفؑ کولوں پچھ لے حوالے آ کے
منع دی دلیل شاہِ نقشبند لیاوندے

اِرادت مرید کا فعل ہے:

''اخبارالاخیار'' سے ایک مسئلہ شیخ کامل اورمریدِ صادق کے روحانی تعلق کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھایا جو شیخ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ العزیز نے بیان فرمایا ہے کہ:

اگر مرید شیخ را گوید کہ من مرید تو ام و شیخ گوید مرید من نہ، او مرید باشد و اگر شیخ گوید تو مرید منی مرید گوید من مرید تو نیم مرید نباشد زیرا کہ اِرادتِ فعل مرید است نہ فعل شیخ۔ 112

''اگر مرید اپنے شیخ سے عرض کرے کہ مَیں آپ کا مرید ہوں اور شیخ (صاحب) فرمائیں کہ تو میرا مرید نہیں ہے تو اَیسی صورت میں اُس کو مرید تصور کیا جائے گا۔ لیکن اگر شیخ اپنے مرید سے کہے تو میرا مرید ہے اور مرید کہے کہ مَیں آپ کا مرید نہیں تو اَیسے شخص کو مرید نہیں سمجھا جائے گا اِس لئے کہ اِرادت دراَصل مرید کا فعل ہے، شیخ کا کام نہیں''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر سلسلہ کے مریدین کو سمجھایا کرتے تھے کہ جس شیخ کامل کی بیعت کی جائے **اُس کا دامن مضبوطی سے تھام لیا جائے اور اگر شیخ کامل نہ بھی ہوف اور مرید طالبِ صادق ہو تو وہ فیض حاصل کر لیتا ہے کیونکہ فیض تو دراصل اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی طرف سے آتا ہے۔**

ف اس سے یہ مراد لیا جائے گا علوم باطنی سے باخبر نہ ہو یہ مراد نہیں لیا جائے گا کہ فاسق بھی ہو تو چلے گا۔

لہٰذا اگر کسی مریدِ صادق کا شیخ کامل نہیں تو نہ تو بدظن ہونا چاہئے اور نہ ہی بیعت توڑنی چاہئے اور ساتھ یہ بھی سمجھایا کرتے کہ کسی شخص کو شیخ کامل کے مرید کی اُس کے شیخ سے بیعت فسخ نہیں کروانی چاہئے یہ یزید اور ابن زیاد ''بدنہاد'' کا فعل ہے کہ اِن بدبخت لوگوں نے کوفہ کے لوگوں کی حضرت سیّدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ سے بیعت فسخ کروائی تھی۔

112 اخبارالاخیار، فارسی ص 59۔

معمولات ووظائف

(1) رات کوسونے سے قبل وضو کرلیا جائے۔ بستر پر لیٹنے سے قبل بستر کو جھاڑ لیا جائے۔ ایک دفعہ آیت الکرسی اور سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس بمعہ بسم اللہ شریف تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دَم کرکے سر سے لے کر پاؤں تک مَلا جائے۔ پھر دائیں کروٹ بایں اَنداز لیٹا جائے کہ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھیں اور نیند آنے تک دُرود شریف صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پڑھتے رہیں اور ایک دفعہ یہ مقدس کلمات پڑھ لیں۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى 113 ''اے میرے اللہ (جَلَّ جَلالُک!) تیرے نام پر مرتا ہوں یعنی سوتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں (یعنی نیند سے بیدار ہوتا ہوں)''۔

(2) طلوعِ فجر سے گھنٹہ، پون گھنٹہ قبل بیدار ہوں، بیدار ہوتے ہی اپنے دونوں ہاتھوں کو رَگڑ کر اچھی طرح آپس میں ملیں اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملیں اور یہ دُعائیہ کلمات پڑھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ 114

''تمام تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کی ذات پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ فرمایا (یعنی سونے کے بعد جگایا) اور ہمیں اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

بعد ازیں حاجاتِ ضروریہ سے فارغ ہو کر اَچھی طرح وضو کیا جائے۔ وضو کرتے ہوئے مسواک بھی کی جائے۔ بعد از وضو دو (2) رکعت نفل تحیۃ الوضوٗ دو (2) رکعت نفل شکرانہ اور آٹھ (8) رکعتیں (2+2+2+2) بہ نیت تہجد اَدا کی جائیں۔ مذکورہ بالا بارہ (12) رکعتیں اِس طرح اَدا کی جائیں کہ ہر پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ، الحمد شریف اور پانچ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھی جائے، باقی رکوع وسجود عام نمازوں کی طرح اَدا کریں اور پھر دوسری رکعت میں تسمیہ (یعنی بسم اللہ شریف)

---

113 ابوداؤد جلد 2 ص 340، مسند احمد جلد 1 ص 443-414-400، جلد 4 ص 303 -301 -300-290، **المجعم الکبیر للطبرانی** جلد 10 ص 150، مجمع الزوائد جلد 10 ص 127، ابوداؤد جلد 2 ص 340، مسند احمد جلد 5 ص 399-397، شرح السنۃ جلد 5 ص 98، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 ص 44۔ 114 حصن حصین ص 38۔

الحمد شریف کے بعد تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھی جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح مکمل کی جائے (تہجد کے لئے سونا ضروری ہے' چاہے دوزانو بیٹھ کر ہی اُونگھ لیا جائے) تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد پانچ تسبیح دُرود شریف ''خضری'' پڑھا جائے۔

اَورادِ فتحیہؔ میں کیا ہے؟

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسفی علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے سب اَوراد سے بڑا اِوردمیرے پاس اَورادِ فتحیہ شریف ہے جس میں ''1400'' اَولیاء اللہ کا فیض ہے اور پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ایک باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو شامل کر کے 1401 اولیاء اللہ کے فیضان کا مجموعہ بنتا ہے۔ اور بندۂ ناچیز خلیل احمد یوسفی عرض گزار ہے کہ اَب تعداد 1402 ہوگئی ہے اور یہ تعداد بڑھی ہے۔ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت صوفیٔ باصفاء منیرِ اِسلام الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کے ساتھ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر مریدین کو اَورادِ فتحیہ شریف کی اِجازت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اِس وظیفہ کو تہجد کے بعد عام حالات میں ایک دفعہ کی اِجازت فرماتے تھے۔ اگر کوئی اپنی تکالیف اور پریشانیوں کی شدت کا ذکر کرتا تو اُسے تین یا گیارہ مرتبہ پڑھنے کا حکم فرماتے۔ اِس اَورادِ فتحیہ شریف کے پڑھنے والوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی خصوصی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں تنگدست اور مقروض کو تقویٰ اور سورۃ الاخلاص اور تیسرے کلمہ کی پانچ پانچ تسبیحات کی تعلیم فرماتے تھے۔

اَورادِ فتحیہ شریف

سیّدی مرشدی امین علم لَدُنی حضرت قبلہ علامہ مولانا باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اَورادِ فتحیہ شریف کا فارسی اور اُردو زبان میں نہایت خوبصورت ترجمہ فرمایا ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اَورادِ فتحیہ شریف کا ترجمہ کیا' پیرِ طریقت رہبرِ شریعت صوفیٔ باصفاء فنافی الرسول منیرِ اِسلام حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ اِعزاز نصیب ہوا کہ باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ قبلہ باباجان رحمۃ اللہ علیہ کو لکھواتے تھے اور قبلہ باباجان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے جاتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے فضل وکرم اور باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم اور اِجازت سے قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے شائع کیا۔ قبلہ باباجان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کو دین و دُنیا کی فتوحات حاصل کرنے کی خواہش ہو' اُسے چاہئے کہ وہ اَورادِ فتحیہ شریف پڑھے۔ اَورادِ فتحیہ شریف حضرت امیر کبیر پیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں سے ہے۔ اور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد اَورادِ فتحیہ

شریف نگینہ مسجد میں صاحبزادہ والا شان بشیر احمد یوسفی سے اور جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق میں بندۂ ناچیز خلیل احمد یوسفی سے مل سکتا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف **اِنتباہ فی سلاسل اَولیاء** کے صفحہ نمبر 142 پر لکھتے ہیں کہ: **اَورادِ فتحیہ شریف** ایک ہزار چار سو اَولیاء کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی اِن میں سے ایک کلمہ میں ہوتی ہے جو حضوری کے ساتھ اپنے پر لازم کرلے اِس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا۔ واللہ ولی التوفیق۔

اَب اگر فضائل اور خواص اِس **اَورادِ فتحیہ شریف** کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہوجائیں گے۔ اِس واسطے کہ حضرت سیّد امیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ عالم کی تین بار سیر کی ہے۔ اور چودہ سو کامل اَولیاء سے ملے ہیں۔ ہر ولی سے رخصت کے وقت دُعا اور نصیحت اور وِرد و وظائف کی اِلتجا کی اور اُن نصیحتوں اور وِرد و وظائف کو اپنے پاس جمع فرمایا اور اُن دُعاؤں اور اَذکار کو جو بے اِختیار اُن کی زبانوں پر جاری ہوتے تھے، جمع کیا ہے اور یہ **اَورادِ فتحیہ شریف** ہوگیا ہے۔

اِنہی حضرت سے منقول ہے کہ جب مَیں بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا، پھر مسجدِ اقصیٰ پہنچا تو حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لا رہے ہیں، مَیں اُٹھا اور آگے بڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اَقدس میں سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور اِس درویش سے فرمایا کہ **خُذْ ھٰذِہِ الْفَتْحِیَّۃَ** "اِس فتحیہ کو پکڑ لے" جب مَیں نے آقائے کائنات احمد مجتبیٰ حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک سے پکڑ لیا اور نظر کی تو یہ وہی **اَوراد شریف** تھے جن کو مَیں نے جمع کیا ہوا تھا۔ اِس اِشارہ سے اِس کا نام **اَورادِ فتحیہ شریف** رکھا گیا۔

چونکہ اِس **اَورادِ فتحیہ شریف** سے 1402 کامل اولیاء اللہ کے فیوض جاری ہیں۔ اِس لئے اِس کے پڑھنے والوں کو خداوندِ قدوس کی طرف سے اِن بزرگوں کا صدقہ فیضان ملتا ہے۔ اِس کے پڑھنے والوں کے تاثرات، مشاہدات اور تجربات علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

نوٹ: اَب اِس میں حضرت علامہ قبلہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض شامل کرکے کل (1403) اَولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا فیضان ہے۔

پڑھنے کا وقت

آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ **اَورادِ فتحیہ شریف** کو تہجد کے وقت پڑھنا چاہیئے۔ بالفرض

اگر کبھی نمازِ تہجد کے بعد نہ پڑھا جا سکے تو فجر کی نماز سے پہلے پڑھ لینا چاہئے اگر فجر کی نماز سے پہلے نہ پڑھ سکیں تو فجر کی نماز کے بعد پڑھ لینا چاہئے۔ اگر کوئی شخص فجر کی نماز کے بعد بھی نہ پڑھ سکے تو دن کے کسی پہر میں ضرور بہ ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ اگر سفر کی وجہ سے یا کسی اور بناء پر دن کے کسی پہر میں بھی نہ پڑھا جا سکے تو اَگلے دن دو دفعہ اِس کا وِرد کیا جائے تاکہ پچھلی کمی پوری ہو سکے۔ بہر حال اِس کے پڑھنے کا اَصل وقت نمازِ تہجد کے بعد ہی ہے اور تہجد کی نماز کے بعد فجر کی اَذان سے پہلے پڑھنے والے جلد فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

پڑھنے کا طریقہ

سب سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پھر گیارہ مرتبہ دُرود شریف' سات دفعہ الحمد شریف' گیارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر آغاز ہوگا۔

اَورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کے دوران کسی سے کسی قسم کی گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔ اگر دورانِ تلاوتِ اَورادِ ہذا کسی قسم کی گفتگو کی جائے گی تو اِس کو دوبارہ مذکورہ آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھنا پڑے گا۔ پڑھنے کا اِبتدائی طریقہ یہ ہے کہ اِس کو قدرے بلند آواز سے پڑھا جائے اور اَیسی جگہ پڑھا جائے جہاں نہ تو کوئی سویا ہو اور نہ ہی کوئی بیمار آرام کر رہا ہو۔ پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بالکل آہستگی سے اور منہ میں پڑھا جائے اور تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آنکھ اور دِل سے پڑھنے کا کام لیا جائے اور حضورِ قلبی سے پڑھا جائے۔ نیز پڑھنے والا چاہے مبتدی ہو یا متوسط یا منتہی اُسے اِس کے مطالب کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ حضور قبلہ باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا **اَورادِ فتحیہ شریف** کا دو زبانوں فارسی اور اُردو میں آسان ترجمہ کرنے کا یہ مقصد بھی پیشِ نظر تھا کہ قاری اِس کے مطالب کو سمجھ کر پڑھے تاکہ اُس کو پڑھ کر کیف و سرور اور اُس کی روح کو طمانیت حاصل ہو۔ حضورِ قلبی کے ساتھ پڑھنے سے جلد اَثر ہوتا ہے۔

اَوراد و وظائف کی اِجازت

حضور قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی وِرد یا وظیفہ کو پڑھنے کے لئے کسی صاحبِ اِجازت شخصیت سے اِجازت لینا ضروری ہے' بغیر اِجازت کے پڑھنے سے مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ محض کتاب پر لکھا ہوا پڑھ لینے سے اِس وظیفہ کی اِجازت کافی نہیں ہے۔ کیونکہ جب کوئی صاحبِ اِجازت' اِجازت عطاء فرماتے ہیں تو پھر وہ ضامن اور محافظ ہو جاتے ہیں اور مشکل وقت اور کسی اِمتحان کے موقع پر راہنمائی فرماتے ہیں۔ جہاں تک **اَورادِ فتحیہ شریف** کا

تعلق ہے' اِس کو بغیر اِجازت کے نہیں پڑھا جا سکتا۔

تین آزمائشیں

اِس کے پڑھنے والے پر تین آزمائشیں آتی ہیں وہ کچھ اِس طرح ہوتی ہیں کہ کبھی ماں باپ یا بہن بھائی یا یار دوست یا عزیز رشتہ دار' برادری یا پیر بھائی وغیرہ مخالف ہو جاتے ہیں' کبھی اہلِ محلہ مخالف ہو جاتے ہیں۔ کبھی اَیسا بھی ہوتا ہے کہ کتا چار پائی پر پاخانہ یا پیشاب کر دیتا ہے۔ یہ سب صورتیں **اَورادِ فتحیہ شریف** کے قاری پر کسی نہ کسی رنگ میں آ سکتی ہیں۔

جب اَیسی کوئی آزمائش ہو تو پھر پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ خاموشی اِختیار کرے اور صبر و تحمل سے کام لے اور ڈوری ربِّ کریم پر چھوڑ دے' یہاں تک کہ کسی کے متعلق بُرائی کا اِرادہ کرنا' بد دُعا دینا اور بد کلامی کرنا بھی منع ہے۔ جو شخص اِن آزمائشوں میں پورا اُترتا ہے' کامیابی اُس کے قدم چومتی ہے۔ اَصل میں یہ معاملہ کچھ اَیسے ہے جیسے گُڑ بنانے کے لئے گنے کے رَس کو کڑاہے میں ڈال کر نیچے آگ جلا دیتے ہیں تو رس کی میل اوپر آ جاتی ہے جس کو بعد میں صاف کر دیا جاتا ہے اور صاف شفاف گڑ بنتا ہے۔ اِسی طرح **اَورادِ فتحیہ شریف** کے پڑھنے والے کی میل بھی نکل جاتی ہے' قاری کی طبیعت میں رقّت پیدا ہوتی ہے۔ اِستغنائے قلبی کی عظیم نعمت ملتی ہے' تنگدستی دُور ہو جاتی ہے۔ دِل سے ''ہائے مر گئے' ہائے مر گئے'' والا معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ آدمی سیف اللسان ہو جاتا ہے اور جو بات اُس کی زبان سے نکلتی ہے وہ ہو کے رہتی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔

شیر ربّانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ **اَورادِ فتحیہ شریف** پڑھنے کی اِجازت صرف اپنے خلفاءِ کرام کو دیا کرتے تھے۔ اَیسا وظیفہ جو چودہ سو ایک اَولیاء اللہ کا فیض سمیٹے ہوئے ہے۔ اُس کی گہرائیوں تک پہنچنا بہت بڑا کمال ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو عین حقیقت ہو گا کہ جوں جوں پڑھنے والے پر فیض و کرم کی بارش ہوتی ہے' توں توں عجز و اِنکساری سے اُس کا سر خدا کی بارگاہ میں جُھکتا ہے۔ اَیسے ہی جیسے کسی پھلدار درخت کو پھل لگیں تو اُس کی ٹہنیاں جھک جاتی ہیں۔

جن برادرانِ طریقت کو **اَورادِ فتحیہ شریف** کی اِجازت ہے' وہ بلا ناغہ اِسے پڑھیں اور اُن ہدایات کو پیشِ نظر رکھیں جو آدابِ **اَورادِ فتحیہ شریف** میں لکھی ہوئی ہیں اور **اَورادِ فتحیہ شریف** زبانی یاد کر لیں تو بہت بہتر ہے۔

(3) تمام نمازیں باجماعت اَدا کی جائیں' اگر گھر میں جگہ ہوتو نمازِ فجر کی سنّتیں گھر میں اَدا کریں۔

(4) فجر کی سنتوں کے بعد گیارہ بار:

"یَاعَزِیْزُ مِنْ کُلِّ عَزِیْزٍ یَاعَزِیْزُ عَزِیْزَمْ"

پڑھیں۔اوّل آخر تین تین دفعہ دُرود شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

پڑھ لیں۔

(5) برادرانِ طریقت تمام نمازیں صحیح العقیدہ شمع توحید و رسالت کے پروانے عاشقِ رسول باشرع (مکمل ریش والے) اِمام کے پیچھے اَدا کریں۔اگر فجر کی نماز کے بعد مسجد میں درسِ قرآنِ مجید ہوتا ہو تو کچھ وقت درسِ قرآنِ مجید کی سماعت میں صرف کریں۔ ہمارے پیارے نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو درسِ قرآن اور قرآنی تعلیمات سے بہت محبت تھی۔قرآنی تعلیمات منشائے ایزدی اور رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذریعہ ہیں۔

(6) نمازِ مغرب کے بعد نمازِ اوّابین پڑھیں۔

نمازِ اَوّابین' مغرب کی پوری نماز (3 فرض'2 سنّت اور 2 نفل) پڑھنے کے بعد دو' دو کرکے چھ نوافل ہیں۔ دو رکعت کی نیت کرکے دوسری نمازوں کی طرح ہی اِسے اَدا کرنا ہے لیکن الحمد شریف کے بعد پہلی رکعت میں 5 مرتبہ قل شریف اور دوسری رکعت میں 3 بار قُل شریف پڑھیں۔ ہر مرتبہ اَیسا ہی کرنا ہے۔

(7) ہر نماز کے بعد 7 مرتبہ سورۃ الفاتحہ شریف بمعہ بسم اللہ شریف اور 11 مرتبہ سورۃ الاخلاص شریف بمعہ بسم اللہ شریف پڑھ کر سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بطورِ تحفہ بھیج دیں اور 101 مرتبہ سانس کے ساتھ "اللہ ھو" کا ذکرِ خفی کریں' اِس طرح کہ ناک کے ذریعے اَندر سانس جائے تو لفظ (اللہ) بنے باہر سانس آئے تو لفظ (ھُوْ) بنے۔

شجرۂ مبارکہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ یوسفیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَحم کر یا رَب محمد جان جاں کے واسطے
سیّد کونین شاہِ مرسلاں کے واسطے

کر عطاء آلِ محمد کی غلامی اے خدا
اہل بیتِ مصطفیٰ کے اِمتحاں کے واسطے

سب صحابہ سے محبت کی سعادت کر نصیب
سب صحابہ کے امیرِ کارواں کے واسطے

کر ہمیں صدق و یقیں کی نعمتوں سے سرفراز
ابوبکر صدیق اکبر مہرباں کے واسطے

رکھ سلامت دین و دنیا میں ہمیں رب کریم
فارسی سلمان فخرِ قدسیاں کے واسطے

قاسمِ تسنیم و کوثر کی زیارت کر نصیب
حضرت قاسم کے لطفِ جاوداں کے واسطے

یا خدا کر دے ہمیں دولت صداقت کی عطا
جعفر صادق امامِ صادقاں کے واسطے

حسن و خوبی کر زیادہ اے خداوندِ جہاں
بایزید و بوالحسن قطبِ جہاں کے واسطے

بوعلی سے یا خدا مجھ کو ملے بوئے علی
مرشدِ یوسف کے قلبِ ضوفشاں کے واسطے

بغض و حسد و لالچ و حرص و ہوس سے لے بچا
عبدِ خالق معرفت کے نکتہ داں کے واسطے

کفر و شرک و جھوٹ و بدعت سے مجھے محفوظ رکھ
عارف و محمود شاہانِ شہاں کے واسطے

الفتِ رامیتنی عشقِ سماسی کر نصیب
کملی والے کے مہکتے گلستاں کے واسطے

سیّد میر کلال و شاہ بہاؤالدین کی
ہو نظر ہم پر مکینِ لامکاں کے واسطے

حضرت یعقوب چرخی کے عطا انوار ہوں
شاہ عبیداللہ خواجۂ خواجگاں کے واسطے

خواجہ زاہد کا زُہدِ بے ریا کردے عطا
خواجہ درویش سرِّ عارفاں کے واسطے

خواجہ امکنگی کی محشر میں حمایت ہو نصیب
باقی باللہ نازشِ کروبیاں کے واسطے

کر مجدد الف ثانی کا عطاء جذب و سلوک
حضرت معصوم قیومِ زماں کے واسطے

ہوں میرے رہبر جناب حجۃ اللہ و زبیر
خواجہ قطب الدین قطبِ عارفاں کے واسطے

یا خدا ہم کو دکھا اپنا جمالِ جانفزا
شاہ جمال اللہ فخر مہ و شاں کے واسطے

یا الٰہی بخش دے میرے قلبِ مُردہ کو حیات
سیّد عیسیٰ پناہ بے کساں کے واسطے

بخش دے یارب ہمیں فیض اللہ تیرا ہی کا فیض
حضرت نورِ محمد نورِ جاں کے واسطے

حامی و ناصر ہوں میرے باوا جی خواجہ فقیر
خاک چورہ مثلِ نجم و کہکشاں کے واسطے

شاہ لاثانی کا فقرِ بے ریاء کردے نصیب
اُن کے مرقدِ پاک ہمرنگِ جناں کے واسطے

ہوں میرے حامی علی اکبر علی اصغر سدا
اپنے دادا چارۂ بیچارگاں کے واسطے

شاہ جماعت کی غلامی کر خداوندا نصیب
شاہ محمد حسین پیرِ کاملاں کے واسطے

ہوں امیرِ مِلّت و حافظ میرے حافظ سدا
یا اِلٰہی تیرے لطف بے کراں کے واسطے

کر عطاء آہِ سحر گاہی و نالۂ نیم شب
مرشدِ یوسف نگینہ خوش بیاں کے واسطے

یا اِلٰہی بخش مجھ کو چہرۂ تر کی بہار
خوش نما' خوش رُو منیرِ خوش بیاں کے واسطے

حشر کے دن سائباں ہوں یا خدا سارے ولی
صائمؔ ناچیز و ہم بیچارگاں کے واسطے

شجرہ مبارک چشتیہ، صابریہ، سراجیہ، سرداریہ، یوسفیہ

فضل کر یارب شفیع المذنبیں کے واسطے
سرورِ عالم محمد شاہِ دیں کے واسطے

میرے دل میں جلوہ گر ہو حُبِّ آلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
گلشنِ احمد کے ہر نخل حسیں کے واسطے

مثلِ انجم سب صحابہ کی عطاء ہو روشنی
کملی والے کی درخشندہ جبیں کے واسطے

سیّدہ زہرا کے گھر کی بھیک ہو مجھ کو نصیب
سیّدہ خیر النسآء عالمیں کے واسطے

نفسِ اَمّارہ پر غلبہ عطاء کر یارب مجھے
حیدر و صفدر امیرالمؤمنیں کے واسطے

ہر ولی کی سلطنت میں رہوں زیرِ نگیں
شاہ حسن بصری ولائت کے نگیں کے واسطے

رَبِّ واحد مجھ کو کثرت میں تیری وحدت ملے
عبد واحد راحت قلبِ حزیں کے واسطے

شرک و بدعت ، کفر و لالچ ، بغض و غیبت سے بچا
شاہ فضیل ابن عیاض اہل یقیں کے واسطے

حرص و لالچ حُبِّ دُنیا میرے دل سے دُور کر
شاہ ابراہیم ادہم مہرِ مبیں کے واسطے

شاہ حذیفہ مرعشی کا عشق ہو مجھ کو نصیب
بوہبیرہ عشق کے دُرِّ ثمیں کے واسطے

حضرت ممشاد علوی کے علو کا فیض دے
شیخ بواسحق فخرِ شاکریں کے واسطے

احمد ابدال چشتی کی گدائی کر عطاء
پیر زاہد ساکنِ خُلدِ بریں کے واسطے

شاہ ناصرالدین یوسف کی مجھے نصرت ملے
خواجہ مودود جنت کے مکیں کے واسطے

کر عطاء حسنِ شرافت ، نورِ اخلاقِ حسیں
شاہ شریف حاجی کے خُلقِ بہتریں کے واسطے

حضرت عثمان ہارونی کا عرفاں کر نصیب
شاہ معین الدین زمانے کے معین کے واسطے

یا خدا وجدان کی دولت مجھے کر دے عطاء
شاہ قطب الدین امامُ الواصلیں کے واسطے

عشق و مستی کی الٰہی مجھ کو کیفیت ملے
شاہ فریدالدین قبلۂِ عاشقیں کے واسطے

صبر و شکر و بے ریائی ، زہد کامل بخش دے
شاہ علاؤالدین کے جذبِ آتشیں کے واسطے

یاالٰہی بخش دے قلب و نظر کو روشنی
خواجہ شمس الدین شمس العارفیں کے واسطے

اے خدائے دو جہاں حسنِ بصیرت کر عطاء
شاہ جلال الدین کی چشمِ سُرمگیں کے واسطے

کھول دے اسرارِ حق ، اوہامِ باطل دے مٹا
احمد عبدالحق نورِ عابدیں کے واسطے

منکشف مجھ پر الٰہی منزلِ عرفان کر
خواجہ عارف پیرِ عرفاں کے اَمیں کے واسطے

رہنما میرے ہوں یااللہ محمد رہنما
سیّدِ کونین ، نورِ اوّلیں کے واسطے

کر عطاء پاکیزہ جاں ، پاکیزہ فطرت پاک دل
عبد قدوس قدسیوں کے ہم نشیں کے واسطے

شاہ جلال الدین کا عکسِ جلالی بخش دے
شاہ نظام الدین اِمام المتقیں کے واسطے

اپنے عرفانِ حقیقی کی سعادت کر نصیب
بوسعید افتخارِ زاہدیں کے واسطے

کر عطاء صدق و یقیں کی ضیاء
شاہ محمد صادق شاہِ صادقیں کے واسطے

مجھ پر ہوں سایۂ فگن سرکار داؤد عزیز
ابوالمعالی راحتِ اہل زمیں کے واسطے

مَیں بھکاری ہوں مجھے تو معرفت کی بھیک دے
شاہ میراں بھیک فخر نازنیں کے واسطے

کر عنایت شاہ عنایت کی عنایت یا خدا
اپنے سارے اولیاء صالحین کے واسطے

خواجہ عبدالکریم و عبدرحماں کی ملے
یا خدا مجھ کو گدائی صابریں کے واسطے

ہوں میرے حامی ہمیشہ یا خدا علی و حسین
علی حسین آقا نشانِ مہتدیں کے واسطے

شاہ محمد حسین کی برکات سے کر بہرہ ور
شاہ سراج الحق سراج السّالکیں کے واسطے

حضرت سردار احمد کی غلامی کر نصیب
انبیاء و اولیاءِ کاملیں کے واسطے

مرشدِ یوسف نگینہ کا ملے فیض و کرم
سرورِ عالم کی زلفِ عنبریں کے واسطے

کر عطاء مجھ کو رقیق القلبی کی دولت خدا
مستنیرِ حق ، منیرِ فخرِ دیں کے واسطے

ہم کو اور صائمؔ کو توبہ کی عطاء توفیق ہو
صابرین و شاکرین و تائبیں کے واسطے

شجرۂ عالیہ محمد نورِ جاں صلی اللہ علیک وسلم

با عمل عالم منیر احمد تھے میرے باباجی
پکے ٹھکے صوفی سی ان کی یقیناً ذات تھی

جن کو صلہ و ستائش کی نہیں پرواہ رہی
خادم دینِ نبی پہچان جنہیں اچھی لگی

اس منیر ، علم و عمل کے ارمغاں کے واسطے
رحم کر یارب محمد جانِ جاں کے واسطے

شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ یوسفیہ

اللہ تہاڈی خیر ہووے ، مرتے دم تک لب پہ ہو
نگہِ الطافِ منیر ، اللہ کرے ہم سب پہ ہو

حسب فرمائش: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت شیخ فہد احمد یوسفی صاحب

ازقلم: خلیل احمد یوسفی

ترتیب واصلاح: سیّد عارف محمود مہجورؔ رضوی رحمۃ اللہ علیہ۔ گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صوفیٔ باصفا | عالم باعمل | قُطبِ جلی | پیرِطریقت
رہبرِشریعت | نیّراوجِ شرافت | زُبدۃُ العارفین | پیکرِایثاروفا
یادگارِ اسلاف | پروانۂ توحیدورسالت | فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم | منظورِنظرداتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

پکے ٹھکے صوفی
مُنیرِ اسلام

حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

کے

ملفوظات

ملفوظاتِ منیرِ اسلام

1۔ آدمی کو اپنا مقام سمجھنا چاہیئے۔
2۔ ہماری اکثریت نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ڈگری مل جائے' نوکری مل جائے' کاروبار چل پڑے تو یہ کامیابی ہے حالانکہ یہ تو کافروں کو بھی ملتی ہے جبکہ قرآن حکیم نے مسلمان کی کامیابی کا معیار کچھ اور رکھا ہے ہمیں قرآنی معیار کے مطابق کامیابی کیلئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔
3۔ اِیمان کے چوروں سے بچنے کیلئے تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اَشد ضرورت ہے دینِ اِسلام کا علم حاصل کیا کریں۔
4۔ ہم ڈاکٹروں کی بات کو بڑی جلدی اَہمیت دیتے ہیں مگر نہ جانے کیوں ہم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری باتوں کو اَہمیت نہیں دیتے۔
5۔ چھ سال میں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تبلیغ سے صرف 28 مرد اور 11 عورتیں مسلمان ہوئیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تبلیغ اِسلام نہیں چھوڑی۔ ہمیں بھی تبلیغ کرتے رہنا چاہیئے اور دوستوں کو اِسلام کیلئے قائل کرتے رہنا چاہیئے' بس لگے رہو لگے رہو کبھی تو بات بن ہی جائے گی۔
6۔ اِنسان کا دشمن نفس اَمّارہ ہے اور نماز پڑھنے سے یہ دشمن جلتا ہے۔
7۔ مومن کے دین کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے اگر کھجور کے درخت کو اُوپر سے کاٹ دیا جائے تو وہ آگے نہیں بڑھتا اور اگر مومن نماز کو ترک کر دے تو اُس کا دین آگے نہیں بڑھتا۔
8۔ دین کی سربلندی کیلئے 13 سال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اِنتقام نہ لینے کا حکم تھا اور اُنہوں نے بڑا تشدّد برداشت کیا' ہمیں غور کرنا چاہیئے ہم پر تو کوئی تشدد بھی نہیں کرتا تو ہم دین کی تبلیغ کیوں نہیں کرتے۔
9۔ ہمیں کھانا کھانے کے دوران اَچھی اَچھی باتیں کرنی چاہیئے' خاموشی سے نہیں کھانا

چاہیئے۔

10۔ جو بھی کام کریں اُس سے پہلے اللہ عزوجل کی حمد اور پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیا کریں۔

11۔ اللہ جل جلالہٗ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمّت کو یہ اِعزاز بخشا ہے کہ وہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود شریف پڑھا کریں اور یہ اِعزاز کسی اور اُمّت کو نہ ملا' ہمیں اِس اِعزاز کی قدر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دُرود شریف پڑھنا چاہیئے۔

12۔ دُرود شریف کثرت سے پڑھنے سے بے مانگے سب کچھ مل جاتا ہے۔

13۔ باوضو رہنا بڑا کمال ہے اور یہ بڑا ہمت کا کام ہے۔

14۔ اگر ہماری نماز زمین پر پکی ہوگی تو تب ہی ہم قبر میں نماز کیلئے اُٹھیں گے۔

15۔ والدین کو وہ بچہ بڑا پسند آتا ہے جو اُن کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جاتا ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو بھی وہ بندہ بڑا پسند آتا ہے جو ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ'' سنتے ہی اُس کی بارگاہ میں فوراً حاضر ہو جاتا ہے۔

16۔ اپنے کام چھوڑ کر' وقت پر اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں' اَیسا کرنے سے ہمارے کام بھی آسان ہو جائیں گے۔

17۔ قرآن حکیم کو تمام کلاموں پر اَیسی فضیلت حاصل ہے جیسے اللہ عزوجل کو تمام جہانوں پر فضیلت ہے۔

18۔ قبر میں اَخبار کام نہ آئے گا بلکہ قرآن حکیم کام آئے گا' اِس کی روزانہ تلاوت کرنی چاہیئے۔

19۔ قرآن حکیم گھر میں رکھنا باعث برکت ہے' اِس کی تلاوت کرنا باعث ثواب ہے اور اِس پر عمل کرنا باعث نجات ہے۔

20۔ قرآن حکیم میں روحانی جسمانی ہر قسم کی شِفاء ہے۔

21۔ انگریز کی بات کو سمجھنے کیلئے ہم انگریزی تک سیکھ لیتے ہیں مگر ہمیں اِس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ ہم اللہ جل جلالہٗ کی بات (قرآن حکیم) کو سمجھنے کیلئے کتنی کوشش کرتے ہیں۔

22۔ ہم اپنے والدین' بیوی' بچوں' دوستوں اور کاروبار سب کو وقت دیتے ہیں مگر اپنے رب سبحانہٗ وتعالیٰ کے کلام کو وقت نہیں دیتے' ہمیں اِس پر غور کرنا چاہیئے۔

23۔ یہ کبھی نہ کہنا کہ اَبھی وقت ہے مَیں نماز پڑھ لوں گا' یہ سستی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جانے کیلئے سستی نہیں کرنی چاہئے۔

24۔ نیت اَچھی ہوگی تو نتیجہ بھی اَچھا ہی نکلے گا۔

25۔ نفس قابو میں نہیں آتا اس کیلئے مسلسل محنت کی ضرورت ہے' جب ہم اسے شکست دیں گے تو کامیابی کے راستے کھل جائیں گے۔

26۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم روزانہ دین اِسلام کی باتیں کرتے تھے ہمیں بھی اپنی محافل میں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کی بجائے دینی باتیں کرنی چاہئے۔

27۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم چار چار بیویوں کے باوجود دین کا کام کرنا نہیں چھوڑتے تھے اور ہم بس ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دین کا کام کرنے میں سست پڑ جاتے ہیں۔

28۔ ہماری آسائشوں اور آرام دہ سہولتوں نے ہمیں دین کی تبلیغ سے بہت پیچھے کر دیا ہے' ہمیں جنگی بنیادوں پر دین اِسلام کی تبلیغ کرنا ہوگی۔

29۔ جب کسی کا مہمان بنیں تو میزبان سے کچھ نہیں مانگنا چاہئے حتی کہ نمک بھی۔

30۔ اَنبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تبلیغ کرنے پر لوگوں سے کچھ نہیں مانگتے تھے اَلبتہ لوگ تحائف پیش کرتے تو قبول فرماتے تھے اور تحفہ لینا سُنّتِ مبارکہ ہے۔

31۔ جب مسلمان پکا سچا نمازی بن جاتا ہے تو اُسے دین کی باتیں جلدی سمجھ میں آتی ہیں اور عمل کی توفیق بھی ملتی ہے۔

32۔ مسلمان کو نہ تو آزاد خیال ہونا چاہئے اور نہ ہی بے خیال بلکہ اُس کے خیالوں کا مرکز مدینہ شریف ہونا چاہئے۔

33۔ ایک تبلیغ کافروں کیلئے ہے یعنی اِسلام کی دعوت اور دوسری تبلیغ مسلمانوں کیلئے ہے یعنی اَعمالِ صالحہ کرنے کی دعوت' دونوں ہی قسم کی تبلیغ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

34۔ ہمارے کام بعد میں بھی ہو سکتے ہیں مگر جو نماز ہم نے چھوڑ دی وہ پھر ہمیں کبھی نہیں ملے گی۔

35۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی محبت پانے کیلئے پیسے' عہدے' کرسی وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی کی ضرورت ہوتی ہے۔

36۔ مسواک کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہئے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو مسواک سے

بہت لگاؤ تھا حتی کہ قربِ وصال بھی آپ ﷺ نے مسواک سے اپنی محبت کا اِظہار کیا۔

37۔ آج ہماری مساجد غیر آباد جبکہ کنسرٹ' سینما ہاؤسز' گراؤنڈز وغیرہ تیزی سے آباد ہو رہے ہیں ہمیں اپنے رب عزّوجلّ کے گھر کی آبادی کیلئے دن رات محنت کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

38۔ ہم اپنے گھر' گاڑی' کپڑے سب چیزوں کو سنوارتے ہیں ہمیں اپنا دین بھی سنوارنا چاہئے جس کی پوچھ قبر میں ہونی ہے۔

39۔ سیکھنا اور سکھانا اللہ جلّ جلالہٗ کو بڑا پسند ہے اور پھر سیکھنے والے ہی سردار بنتے ہیں۔

40۔ کبھی بھی کسی کے بولنے' چلنے' اُٹھنے' بیٹھنے کے اَنداز کا مذاق نہیں اُڑانا' یہ اِنسان کا خود کا نہیں بلکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا عطاء کردہ اَنداز ہے۔

41۔ دشمن بنانا آسان ہے اور دوست بنانا کمال ہے۔

42۔ اَچھی بات سن کر پھر اُس پر پہرا دینا بڑی بات ہے۔

43۔ کسی کی تعلیم وتربیت کیلئے بڑے حوصلے اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔

44۔ کزن' دیور کے سامنے عورت کو وضو بھی نہیں کرنا چاہئے۔

45۔ اپنے آپ کو ہمیشہ دوسروں سے گناہ گار سمجھنا چاہئے۔

46۔ جو دینِ اِسلام کو مانتا ہے اُسے اپنی ذات کیلئے کسی سے بھی نفرت نہیں کرنی چاہئے۔

47۔ ہر بندے کو جب یہ شعور آجائے گا کہ مَیں دینِ اِسلام کا پیروکار ہوں تب یہ معاشرہ سنور جائے گا۔

48۔ قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنے سے ''جِن'' نہ صرف گھروں بلکہ ہمارے دِلوں سے بھی چلے جاتے ہیں۔

49۔ ہماری کامیابی دینِ اِسلام میں ہی ہے یہ پہلی اور آخری بات ہے۔

50۔ دِلوں میں وقار پیدا کرنے کیلئے اپنے قول وفعل کا خیال رکھیں۔

51۔ دینِ اِسلام ہمیں وقت کی قدر کا درس دیتا ہے۔

52۔ جب ہم اپنے پیارے کریم آقا ﷺ کے بنیں گے تو پھر بات بنے گی جب ہم اپنے نفس کے ہی بنیں گے تو پھر بات نہیں بنے گی۔

53۔ آج ہمارے پاس وقت ہے اِس کو کھیل تماشے میں ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

54۔ ایک عالم کو دوسرے عالم سے حسد نہیں کرنا چاہئے اگر وہ کرتا ہے تو وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ عالم ہی نہیں ہے، حسد نہ کرنا سُنّتِ مبارکہ ہے۔

55۔ ہم سب کو دھوکہ دے سکتے ہیں مگر اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کو نہیں تو پھر کیوں نہ اخلاص سے کام کیا جائے، ریاکاری سے عمل خراب ہو جاتا ہے۔

56۔ اگر ہمارے اَندر دینِ اِسلام کی محبت نہ ہو گی تو پھر ہماری اَولاد میں دین کی محبت کیسے ہو گی۔

57۔ جو غصے سے سنتا ہے وہ بات سمجھ نہیں سکتا اور جو غصے سے سمجھائے گا وہ بات سمجھا نہیں سکتا محبت بس محبت۔

58۔ آج کل مسجد بنانے کی تو محبت پائی جاتی ہے مگر مسجد جانے کی محبت تیزی سے کم ہو رہی ہے۔

59۔ صفائی پسندی رب پسندی ہے، گندا رہنے والا کبھی اللہ عزّوجلّ کا دوست نہیں ہو سکتا چاہے لاکھ تہجد پڑھے۔

60۔ مشورہ ترقی کا راز ہے۔

61۔ جن قوموں کا مزاج سیکھنا اور سکھانا ہوتا ہے وہی قومیں لوگوں کی تقدیر بدلنے والی ہوتی ہیں، ہمارا مزاج اَب اَیسا نہیں رہا، اِس مزاج کو اپنانے کی سخت ضرورت ہے۔

62۔ عاجزی بندے کا حسن ہے۔

63۔ عمل برا ہوتا ہے، بندہ برا نہیں ہوتا۔

64۔ دین سے نکلے ہوئے لوگوں کے پاس دین کا پیغام لیکر جانا اَنبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔

65۔ اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق کا دوست بننے کیلئے بہادر بننا پڑتا ہے۔ ولی اللہ بزدل نہیں ہوا کرتے۔

66۔ جن کو بن مانگے ملے اُن کو مانگنے سے کیا مطلب۔

67۔ اللہ والے بیوی کے غلام نہیں ہوا کرتے بلکہ اللہ والے بیوی کو بھی اللہ والی بنا دیتے ہیں۔

68۔ جب تک لوگوں کو دین کی دعوت نہیں دیں گے لوگ بیدار نہیں ہونگے۔

69۔ جو دِل سے پڑھتے ہیں اُن کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا ہے۔

70۔ دِل سنور جائے تو کامیابی پکی ہے۔

71۔ جو لوگ غلط بات پر اُلجھ جاتے ہیں وہ دین کا کام نہیں کر سکتے۔
72۔ اپنے پیارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہیں کرنی چاہیئے۔
73۔ کتاب پڑھنے کا نام علم نہیں ہوتا بلکہ کتاب سمجھنے کا نام علم ہوتا ہے۔
74۔ جو دین میں آکر اِستعفیٰ دیتے ہیں وہ مٹ جاتے ہیں۔
75۔ جاہل کا جواب خاموشی ہے مسکرا کر بات ختم کر دینی چاہیئے۔
76۔ جب دعوت و تبلیغ کا عمل ہوتا ہے تو جوابی پتھر نہیں پھینکتے۔
77۔ جھوٹ بولنے والے کے ساتھ بحث نہیں ہوتی۔
78۔ کلمہ شریف کی ترویج کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش اَنبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے، کیا یہ معمولی کام ہو سکتا ہے، ہر گز نہیں۔
79۔ سونا صحت کیلئے ضروری ہے تو دین کی خدمت اِیمان کیلئے ضروری ہے۔
80۔ محنت میں بقاء ہے۔
81۔ جس نظام میں مشاورت نہیں ہوتی وہ نظام ترقی نہیں کرتا۔
82۔ مسلمان ہونے اور مومن ہونے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔
83۔ نرمی بھی اللہ جل جلالہ کا اِنعام ہے جسے یہ مل جائے اُسے رب سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے۔
84۔ مخلوقِ خدا کو کھلانے والے کا رزق رب عزوجل بڑھا دیتا ہے، چاہے کھلانے والا کافر ہی کیوں نہ ہو۔
85۔ شیطان ہر رنگ میں بُرائی کی دعوت دیتا ہے اور مبلغ دینِ اِسلام ہر رنگ میں بھلائی کی دعوت دیتا ہے۔
86۔ ہمیں رشتہ داروں سے تعلقات کا تو خیال ہے مگر اللہ عزوجل سے تعلقات کا خیال نہیں ہے۔
87۔ مومن کا شیوۂ تواضع ہے اور شیطان کا شیوۂ غرور و تکبر۔
88۔ سلجھایا جائے اُلجھایا نہ جائے۔
89۔ بہت کم لوگ باخبر ہیں کہ پیدائش اور موت کے درمیان ''درمیانی زندگی'' کا اَصل مقصد کیا ہے۔
90۔ مسلمان کی زندگی آرام و آسائش کیلئے نہیں ہے بلکہ کام کیلئے ہے، اپنے کام کے ساتھ ساتھ دینِ اِسلام کیلئے بھی کام کریں۔

91۔ علم حاصل کرنے کا مقصد غرور نہیں بلکہ عاجزی و اِنکساری ہوتا ہے۔

92۔ جس کا نمک کھایا ہو پھر اُس کا لحاظ بھی رکھنا چاہئے۔

93۔ ہر چیز محنت سے مل سکتی ہے حتیٰ کہ ولائیت بھی' مگر نبوت محنت سے بھی نہیں مل سکتی' پیارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

94۔ کسی کو قریب کرنے کیلئے قربانی دینی ہی پڑتی ہے۔

95۔ جو اللہ جل جلالہٗ کیلئے جیتے ہیں اُن کو نہ دُنیا چھن جانے کا ڈر ہوتا ہے نہ وہ قیامت کے دن خوفزدہ ہونگے۔

96۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عالمِ دین ہونے کے باجود علم کی طلب میں رہتے تھے اور ہم تو عالمِ دین بھی نہیں ہیں۔

97۔ اگر مجھے مان ہے کہ مَیں اَکیلا ہی کام کرلوں گا تو مَیں دھوکے میں ہوں کسی مشن کو مکمل کرنے کیلئے ایک ٹیم بنانا ہی پڑتی ہے۔

98۔ اگر روحانیت پانی ہے تو پھر وقت کی پابندی کرنی پڑے گی۔

99۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے کائنات کی ہر چیز اِنسان کی ضرورت کیلئے بنائی' اپنے لئے نہیں' جسے ضرورت ہو وہ معبود نہیں ہوسکتا۔

100۔ کبھی کسی کے سامنے ہاتھ مت پھیلاؤ اور جو بغیر مانگے ملے وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے ہے اُسے لے لو۔

101۔ آج ہم معمولی سے دُنیاوی دباؤ یا فائدے کیلئے دین سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں' مگر جس کے اَندر دینِ اِسلام کی لگن پیدا ہوجائے تو دُنیا کی کوئی طاقت اُسے دین سے پیچھے نہیں کر سکتی۔

102۔ دینِ اِسلام ایک غریب پرور دین ہے' یہ ہمیں غریب کی عزت اور بھوک کا خیال رکھنے کا درس دیتا ہے۔

103۔ حافظِ قرآن عمر میں چھوٹا ہو یا بڑا اُس کا اِکرام واَدب کیا کریں۔

104۔ ہم سب کو دھوکہ دے سکتے ہیں مگر اپنے رب عزوجل کو نہیں تو پھر کیوں نہ اِخلاص سے کام کیا جائے' دِکھاوے کا عمل خراب ہوجاتا ہے۔

105۔ جس کا نفس اپنی تعریف سن کر خوش ہوجائے تو یہ اِس بات کی نشانی ہے کہ اُس کا نفس

اَبھی ٹھیک نہیں ہوا۔

106۔ گندم جب نرم ہوگی تو آٹا بنے گا' آٹا نرم ہوگا تو روٹی بنے گی' لوہا نرم ہوگا تو اَوزار بنے گا' سونا نرم ہوگا تو زیور بنے گا اور جب بندہ نرم ہوگا تو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا دوست بنے گا۔

107۔ اِس پُرفتن دَور میں اپنی اَولاد کو ترجیحی بنیادوں پر دینِ اِسلام سے پیار سکھائیں لیکن اگر ہمارے اَندر ہی دینِ اِسلام کی محبت نہ ہوگی تو پھر ہماری اَولاد میں دین کی محبت کیسے ہو گی۔

108۔ کبھی کسی سے اپنی تعریف کی تمنا و توقع نہیں کرنی چاہئے کوئی تعریف کرے یا نہ کرے حالت ایک سی رہے اور محنت جاری رکھے۔

109۔ ذہنی طور پر پختہ اِنسان اپنی تعریف سن کر نہ خوش ہوتا ہے اور نہ ہی اپنی تعریف نہ ہونے پر ناراض ہوتا ہے۔

110۔ ہمیں اپنے ضمیر کو دھوکہ نہیں دینا چاہئے اور نہ دینِ اِسلام کیلئے بہانہ بنانا چاہئے' جو بہانے بناتا ہے وہ کامیاب نہیں ہوتا۔

111۔ سب بندوں کا مزاج ایک جیسا نہیں ہوتا اور سب مزاج کے بندوں کو اپنے ساتھ رکھنا بڑی بات ہے۔

112۔ دینِ اِسلام ہمارا محتاج نہیں ہے ہم اِس کے محتاج ہیں' دُنیا' قبر' حشر میں اِس نے ہمیں بچانا ہے ہمیں خود پر غور کرنا چاہئے کہ ہم دینِ اِسلام کی اَقدار و تعلیمات کو بچانے کیلئے کس قدر کوشش کر رہے ہیں۔

113۔ اگر ہم نمازی ہیں اور ہمارا دوست بے نمازی ہے تو ہمیں اپنے دوست کو نمازی بنانے کی فکر لگ جانی چاہئے ورنہ یہ دوستی نہیں بلکہ مفاد پرستی ہوگی۔

114۔ ہمارا دینِ اِسلام کتنا ہمدرد ہے اگر کسی کو کانٹا چبھ جائے' کاروبار کا غم لگ جائے تو اِس کے بدلے میں ہمارے گناہ جھڑ جاتے ہیں تو پھر ہمیں بھی اِس ہمدرد دینِ اِسلام کیلئے کچھ کرنا چاہئے۔

115۔ عزت کمانے کیلئے بڑی محنت کرنی پڑتی ہے جبکہ ذلت ایک ہی لمحے میں مل جاتی ہے۔

116۔ اگر لوگ ہمیں ہمارے کھانے' پہننے' کام پر جانے کا طعنہ دیں تو ہم نہ کھانا چھوڑتے ہیں نہ کپڑے پہننا اور نہ ہی کام پر جانا' تو ہمیں لوگوں کی چند باتیں سن کر دین کا کام بھی نہیں

چھوڑنا چاہئے۔

117۔ گھر میں جس مرتبے کا بھی مہمان آئے، نماز کے وقت اُسے بھی مسجد لیکر جانا چاہئے، شرمانا نہیں چاہئے۔

118۔ ہمیں لگتا ہے جیسے سر کو ننگا رکھنے میں وقار ہے حالانکہ ننگا سر رکھنے میں ہرگز وقار نہیں، وقار سُنّت میں ہی ہے اور سُنّت سر کو ننگا نہ رکھنا ہے۔

119۔ کھانا تسلی سے کھانے سے معدہ ٹھیک رہتا ہے اور نماز تسلی سے پڑھنے سے اِیمان ٹھیک رہتا ہے، نماز سُنّت کے مطابق، اِطمینان اور خلوص سے پڑھنی چاہئے۔

120۔ مانگ کر کھانے سے ضمیر ختم ہو جاتا ہے، مانگنے کی بجائے بھوکے رہنے کو ترجیح دینی چاہئے۔

121۔ علم دُنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے اور علم میں اگر اَدب نہیں بلکہ تکبر آجائے تو پھر یہ شیطانی چیز ہے۔

122۔ زیادہ قسمیں کھانے والے پر اِعتبار نہیں کرنا چاہئے۔

123۔ اَولاد ہمارا قیمتی سرمایہ ہے اِن کی دُنیا کے ساتھ ساتھ اِن کے دینِ اِسلام کی حفاظت کرنا بھی ہماری اَوّلین ذمہ داری ہے اور اِس ذمہ داری کو ہمیں ترجیحی بنیادوں پر نبھانا ہی ہوگا۔

124۔ تبلیغ کرنا اِبلیس کے مقابلے پر محنت کرنا ہے اور یہ محنت رب سبحانہ وتعالیٰ کو بڑی پسند ہے شیطان شر پھیلاتا ہے اور مبلغِ دینِ اِسلام خیر پھیلاتا ہے۔

125۔ کھانا کھانے کے بعد اُنگلیوں کو چاٹنے سے پہلے ٹشو یا رومال اِستعمال نہیں کرنا چاہئے، ہمیں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک ایک سُنّت سے محبت کرنی چاہئے۔

126۔ ہم میں سے کون ہے جو اپنی وراثت میں ملے بنگلے، گاڑی، پیسے کو چھوڑ دے، کوئی نہیں چھوڑتا۔ نماز، کردار، سچائی، شرم وحیاء یہ بھی تو ہمیں اپنے بڑوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے وراثت میں ملا ہے یہ ہم نے کیوں چھوڑ دیا ہے۔

127۔ علمائے دینِ اِسلام کی تعظیم کریں، اُن کی باتیں اُن کے نام کے ساتھ بیان کریں تاکہ سننے والے کے دِل میں اُن کا مقام پیدا ہو۔

128۔ ہماری بیوی ہمارے اِیمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے اِس لئے ہمیں بھی اپنی عورتوں کو شادی اور دیگر محافل میں بے پردہ نشر نہ کر کے اُن کے اِیمان کی حفاظت کرنی چاہئے۔

129۔ محبت اور غفلت ایک ساتھ نہیں ہوتی، کوئی محبت کرے اور اپنے محبوب سے وہ غافل

رہے یہ ہو نہیں سکتا۔

130۔ نماز پڑھنے کا انداز ایسا ہونا چاہئے کہ بندے کو خود پتہ چلے کہ وہ کائنات کے خالق و مالک کے سامنے کھڑا ہے کسی عام بارگاہ میں نہیں۔

131۔ تبلیغِ دین تب ہوگی جب مبلغ دوسرے بندے کی عزت اور وقار کا خیال رکھے گا۔

132۔ اَچھے کاروباری بنیں' اَچھے ڈاکٹر' انجینئر بنیں مگر اَچھا مسلمان بھی تو بنیں۔

133۔ ابو امی جب بھی آپ کو کچھ دیں تو اُنہیں اِس کیلئے Thank You بولنا چاہئے۔

134۔ کوشش کریں کہ سفر اَکیلے نہ کیا جائے تا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو کم از کم دو لوگ مل کر نماز باجماعت اَدا کر سکیں۔

135۔ علمائے کرام اِسلام کا بہت بڑا سرمایہ ہیں ہمیں اِس سرمایہ کی قدر کرنی چاہئے۔

136۔ انگریز ہر وہ کام سکھاتے ہیں جو حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقہ کے خلاف ہو اور ہم انگریز کی پیروی میں خوشی جبکہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں شرم محسوس کرتے ہیں۔

137۔ جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کو اپنا سمجھتا ہے تو اللہ عزوجل بھی اُسے اپنا بنا لیتا ہے۔

138۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کے مقابلے میں اپنے فلسفے کی کوئی اَہمیت نہیں ہوتی۔

139۔ اگر ہم اپنے لئے پیدا ہوئے ہیں تو اپنے لئے کام کریں اور اگر ہم اپنے رب جل جلالہٗ کے لئے پیدا ہوئے ہیں تو پھر اپنے رب سبحانہٗ وتعالیٰ کیلئے کام کریں۔

140۔ غور کرتے رہو' غور کرتے رہو' غور و فکر کرتے کرتے عارف باللہ ہو جاؤ گے۔

141۔ لوگوں کو اللہ عزوجل سے ملانا ہی اَصل مشن ہے۔

142۔ دین کا مبلغ اگر بے عمل ہوگا تو اُس کی بات میں نہ وزن ہوگا نہ اَثر۔

143۔ دُنیاوی معشوق کے اگر دو عاشق ہو جائیں تو دونوں دشمن ہو جاتے ہیں مگر دینی و روحانی معشوق (حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ایک عاشق کو اگر دوسرے کا پتہ چل جائے تو یہ اُس کا بھی عاشق ہو جاتا ہے۔

144۔ جس گھر میں نماز کا نظام نہیں ہے وہ گھر اِسلام سے آزاد گھر ہے۔

145۔ محض باتیں کرنے سے بات نہیں بنتی بلکہ کام کرنے سے بات بنتی ہے۔

146۔ جو بندہ باوضو رہتا ہے اُس کی زبان بھی صاف ستھری رہتی ہے۔
147۔ دُرودِ پاک کثرت سے پڑھنے سے بے مانگے سب کچھ مل جاتا ہے۔
148۔ جس دینی مبلغ کی بیوی باہر بے پردہ پھرتی ہوگی اُس کی تبلیغ میں وزن ہوگا نہ اَثر۔
149۔ برداشت کا مادہ بڑھانے کیلئے بھی محنت کرنی پڑتی ہے۔
150۔ جو لوگ اپنی بیوی کے سامنے اپنی ماں کو کچھ کہتے ہیں وہ اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑا مارتے ہیں۔
151۔ کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دشمن کے نیچے بھی چادر بچھا دیتے تھے جبکہ ہم اپنے بھائی کے نیچے سے بھی چادر کھینچ لیتے ہیں۔
152۔ داعی (مبلغ) باہر ہی نہیں بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی دین کی دعوت دے اور اِس میں غفلت نہ کرے۔
153۔ نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے روکنا مصائب کو دعوت دینے کے برابر ہے اور اِن کا سامنا کرنا بہت ہمت کا کام ہے۔
154۔ جو بندہ اپنے رب جل جلالہ کی طرف دھیان رکھتا ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ بھی اُس کا خاص دھیان رکھتا ہے۔
155۔ جیسے دُنیا کی تعلیم کیلئے وقت دینا پڑتا ہے اَیسے دینی تعلیم کیلئے بھی وقت دینا پڑتا ہے۔
156۔ دین کا کام وہ کرے گا جس کو خالص دینِ اِسلام سے محبت ہے۔
157۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روزانہ دینِ اِسلام کی باتیں کرتے تھے ہمیں بھی اپنی محافل میں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کی بجائے دینی باتیں کرنی چاہئیں۔
158۔ لوگ دین کے پیاسے ہیں وہ دین کی صحیح سمجھ بوجھ حاصل کرنا چاہتے ہیں اِس لئے جس کے پاس دینِ اِسلام کی سمجھ ہو وہ لوگوں کی پیاس بجھائے۔
159۔ دین کی تبلیغ سے تھکنا نہیں چاہئے' شروع اِسلام میں چھ سال میں صرف 39 لوگ مسلمان ہوئے مگر مبلغین اسلام دینِ اِسلام کی تبلیغ سے تھکتے نہیں تھے۔
160۔ ہم اپنے گھر' گاڑی' کپڑے سب چیزوں کو سنوارتے ہیں ہمیں اپنا دین بھی سنوارنا چاہئے جس کی پوچھ قبر میں ہونی ہے۔
161۔ عورتوں کو ڈائجسٹ پڑھنے کی بجائے سورۃ النور کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ انہیں پتہ چلے

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ ان سے کیا چاہتا ہے۔

162۔ ہم دُنیا کے کام میں آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ساتھ ہمیں دین کے کاموں میں بھی آگے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

163۔ دشمن بنانا آسان ہے اور دوست بنانا کمال ہے۔

164۔ اپنی فکر تو ہر کوئی کرتا ہے دوسروں کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔

165۔ اپنے گھر میں بھی حیاء سے رہنا چاہیئے گھر میں آخر ماں بہن بیٹیاں بھی ہوتی ہیں' اِس لئے گھر میں بھی مہذب کپڑے پہننے چاہیئے اور اپنے ستر کا خیال رکھنا چاہیئے۔

166۔ جس میں صحیح بات فوری قبول کرنے کی صلاحیت ہو وہ ناکام نہیں ہوتا۔

167۔ اپنے پیارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے آگے نہ بڑے بن کے چلنا ہے نہ بھائی بن کے ساتھ چلنا ہے بلکہ غلام بن کر پیچھے پیچھے چلنا ہے۔

168۔ نمازی کے گناہ رہتے نہیں ہیں اور بے نمازی کے گناہ جاتے نہیں ہیں۔

169۔ نماز میں جب ہم تکبیر کیلئے ہاتھ اُٹھاتے ہیں تو خالی ہوتے ہیں پھر ہمیں نماز اِس طرح اَدا کرنی چاہیئے کہ جب نماز اَدا کرلیں تو ہمارے ہاتھ دامن سب رب سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت سے بھر چکے ہوں۔

170۔ جب تک ہم شرم اور ہچکچاہٹ نہیں چھوڑیں گے تب تک کامیابی دُور ہے۔

171۔ اپنی ذات کے ساتھ اِنصاف کرنا چاہیئے اور خود کے ساتھ میرا اِنصاف یہ ہے کہ ہر وہ کام چھوڑ دوں جس سے میں اپنے رب عزّوجلّ اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے دُور ہوتا ہوں۔

172۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا خطاب بین الاقوامی تھا اِس لئے جس کے خطاب میں بین الاقوامیت ہوگی لوگ اُس کے قریب آئیں گے۔

173۔ حالات جیسے بھی ہوں اُن کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے اِرادوں پر قائم رہنا چاہیئے اور اللہ جلّ جلالہٗ کی خوشنودی کیلئے ہمت کے ساتھ مشن کو پورا کرنا چاہیئے۔

174۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے بنی آدم کو عزت سے نوازا ہے' ہمیں اپنی عزت کو خاک میں نہیں ملانا چاہیئے۔

175۔ پیہم جدوجہد سے ہی نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

176۔ علم والا اگر جاہل سے بحث کرے تو وہ فیل ہے' ڈاکٹر کی مریض سے کیا بحث۔

177۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے جانی دشمنوں سے بھی پیار فرماتے اور ہم اپنے جانی دوستوں کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

178۔ اپنے لئے جینا کیا جینا ہے اَصل جینا دوسروں کیلئے جینا ہے۔

179۔ جو کسی سے اپنا کام کرواتا ہے وہ سست ہو جاتا ہے' اپنا کام خود کرنا چاہیئے۔

180۔ جن سے کام لینا ہو اُن سے محبت کرنی چاہیئے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اُسے برداشت کرنا چاہیئے۔

181۔ ہمارے اَندر ایک کمی ہے کہ ہم علمائے کرام سے دینی مسائل نہیں پوچھتے' اِس کمی کو دُور کرنے کی اَشد ضرورت ہے۔

182۔ مومن کامل تب بنتا ہے جب اَمر بالمعروف ونہی المنکر کا فرض بھی اَدا کرتا ہے۔

183۔ ہماری کامیابی دینِ اِسلام میں ہی ہے یہ پہلی اور آخری بات ہے۔

184۔ کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے اُس کام کے شروع اور آخر تک کا خاکہ ذہن میں ہونا چاہیئے۔

185۔ خالہ' پھوپھی وغیرہ کے گھر جا کر اپنی نظروں کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔

186۔ جب مَیں دوسروں پر غور کروں گا تو خود میں خوبیاں اور دوسروں میں عیب نظر آئیں گے اور جب مَیں خود پر غور کروں گا تو خود میں بُرائیاں اور دوسروں میں خوبیاں نظر آئیں گی۔

187۔ اپنے آپ کو ہمیشہ دوسروں سے گناہگار سمجھنا چاہیئے۔

188۔ جس دن مَیں نے اپنے اوپر غور شروع کر دیا تو مَیں بندہ بن جاؤں گا۔

189۔ اگر آپ راہنما بننا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو جاگنا ہوگا۔

190۔ دین لوگوں کے پاس جانے سے پھیلتا ہے۔

191۔ اکثر گھروں میں جب مہمان آتا ہے تو ہم نماز کے وقت اکیلے ہی مسجد کی طرف چل پڑتے ہیں آخر مہمان بھی مسلمان ہے اُسے بھی دعوت دینی چاہیئے۔

192۔ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور محض ایک رسالہ نہیں ہے بلکہ ایک تربیتی کورس ہے۔

193۔ محنت کے بغیر کچھ نہیں ہے محنت کرنے والا ہی قائد بنتا ہے۔

194۔ ہر بندے کو جب یہ شعور آ جائے گا کہ مَیں دینِ اِسلام کا پیروکار ہوں تب یہ معاشرہ سنور جائے گا۔

195۔ لوگوں کا دِل مسجد میں نہیں لگتا وہاں سے تو لوگ بھاگتے ہیں جبکہ ہم اپنے گھر سے نہیں بھاگتے' ہمیں اِحساس نہیں ہے کہ وہ ہمارے رب عزّوجلّ کا گھر ہے۔

196۔ جس دن مجھے سمجھ آگئی کہ مَیں کس لئے پیدا ہوا ہوں اُس دن میری دُنیا بدل جائے گی۔

197۔ گھروں میں میاں بیوی کی تصاویر لگانا اَچھا شوق نہیں ہے۔

198۔ میاں بیوی کو کسی کے سامنے آپس میں جھگڑنا نہیں چاہیئے جو بات کمرے میں ہو جائے وہی بہتر ہے۔

199۔ کبھی بکرے' گھوڑے کو گوشت کھاتے دیکھا ہے یا پھر کبھی شیر' کتے کو سبزیاں کھاتے دیکھا ہے یقیناً نہیں کیونکہ یہ اُن کا رزق ہی نہیں اِسی طرح مسلمان کا رزق حلال ہے حرام نہیں۔سود' رشوت' چوری کا رزق حرام ہے۔

200۔ جو مرید ہوتا ہے وہ اپنے شیخ کی بات کو زخمی نہیں کرتا۔

201۔ جو کام کرے گا وہ آگے نکل جائے گا' محنت اور چیز ہے اور مسلمانی اور چیز ہے۔

202۔ اگر آپ دینِ اِسلام کا پرچار نہیں کریں گے تو پھر ناچنے والے آپ کے سر پر چڑھ کر ناچیں گے۔

203۔ نماز کو فرائض' واجبات' سنتوں کے ساتھ اَدا کرنا بڑی بات ہے' اَیسی نماز پھر اپنا رنگ ضرور دِکھاتی ہے۔

204۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھنا آسان ہے مگر نبھانا کمال ہے۔

205۔ نگاہ خراب ہو جائے تو دِل میں تباہی آجاتی ہے۔

206۔ جب کام کرنے کی نیت ہو تو راستے بھی نکل آتے ہیں۔

207۔ نیت اَچھی ہو گی تو نتیجہ بھی اَچھا ہی نکلے گا۔

208۔ دینِ اِسلام کی تبلیغ کرنا نہ صرف مردوں کیلئے ضروری ہے بلکہ عورتوں کیلئے بھی ضروری ہے۔

209۔ اِنسان جب ماں کے پیٹ میں تھا تب بھی اللہ جلّ جلالہٗ نے حرام (یعنی حیض) اُس کے منہ میں نہ جانے دیا مگر یہ اِنسان بڑا ہو کر حرام (مالِ جھوٹ' رشوت' سود) اپنے منہ میں بڑی بے باقی سے جانے دیتا ہے' اِسے اپنی پیدائش پر ہی غور کرنا چاہیئے۔

210۔ جب پیاروں کی باتیں کی جائیں تو پھر درمیان میں اپنی باتیں نہیں کی جاتیں۔

211۔ پیر وہ ہوتا ہے جو میدانِ عمل میں آتا ہے بس حجرے میں بیٹھے رہنا پیر کا کام نہیں۔

212۔ پھلوں کی ریڑھی سے بھی بغیر اجازت کے چیک کرنے کیلئے پھل نہیں کھانا چاہئے' اگر کیا تو پھر اُس کی بھی قیمت اَدا کرنی چاہئے۔

213۔ مسلمان کو چلنے' اُٹھنے' بیٹھنے' پہننے' کھانے' پینے غرض ہر لحاظ سے پورا پورا مبلغ ہونا چاہئے۔

214۔ رب سُبحانہٗ وتعالیٰ سب کی سنتا ہے مگر سب کی مانتا نہیں ہے۔

215۔ دراَصل اَبھی ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہمارا رازق کون ہے' دکان ہے' دفتر ہے' فیکٹری ہے یا اللہ عزّوجلّ ہے۔

216۔ جب تک رزقِ حلال نہیں ہوگا تب تک کچھ پلے نہیں پڑے گا۔

217۔ اپنے آپ کو حقیر سمجھ کر روزانہ قرآن حکیم کی تلاوت کرنے سے روحانی بلندی ملتی ہے۔

218۔ روحانیت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی سے ہی ملتی ہے۔

219۔ مصائب اُن کو آتے ہیں جو سچ کی حمایت کرتے ہیں۔

220۔ اللہ جلّ جلالہٗ صابروں' صادقین کے ساتھ ہے' اِن اللہ والوں کے پاس چلے جاؤ یہ تمہارا دھیان اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف کروا دیں گے۔

221۔ آپ جب بھی بات کریں تو آپ کی بات سے آپ کی اَچھی شخصیت اُبھرنی چاہئے۔

222۔ چھوڑو دُنیاوی سیاست کی باتیں' کرو اللہ عزّوجلّ کی باتیں۔

223۔ دین نے سائنس کو ثابت کیا ہے سائنس نے دین کو نہیں' یہ کہنا کہ سائنس نے دین کو ثابت کیا ہے یہ دین کی توہین ہے۔

224۔ اَمر بالمعروف ونہی المنکر ہے مشکل کام مگر اِس میں سرور بھی بہت ہے۔

225۔ سُنتوں کی پیروی میں سُنت کی برکت سے فرائض بھی اَدا ہو جاتے ہیں۔

226۔ قرآن پاک نہ پڑھنا ملتِ اِسلامیہ کا بہت بڑا صدمہ ہے بعض تو بس اپنی ساری زندگی سورۂ اِخلاص تک ہی رکھتے ہیں۔

227۔ اپنے دوست کی اِصلاح کے لئے دوست کے پاس بار بار جانا چاہئے' تبلیغ کیلئے اِسلام میں مایوسی نہیں ہے۔

228۔ تبلیغ کا اَثر تب ہوتا ہے جب مبلغ اَندھیرے میں بھی اِس پر خود عمل کرنے والا ہو۔

229۔ جتنی اِنسان کی تخلیق خوبصورت ہے اُتنا ہی اِس کا اَنداز بھی خوبصورت ہونا چاہئے۔

230۔ تقویٰ محنت سے نہیں بلکہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے فضل سے ملتا ہے۔
231۔ جو وقت گزر جانے پر تعلقات میں اصلاحات کرتا ہے اُسے کوئی خاص کامیابی نہیں ملتی۔ اِس لئے شروع سے ہی اپنے تعلقات دوسروں سے ٹھیک رکھنے چاہئے۔
232۔ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ترجیحات کیا ہیں۔ ہمیں پھر اُس کے مطابق کام کرنا چاہئے۔
233۔ اَنبیاء کرام علیہم السلام تبلیغ کرنے پر لوگوں سے کچھ نہیں مانگتے تھے اَلبتہ لوگ تحائف پیش کرتے تو قبول فرماتے تھے اور تحفہ لینا سُنّت ہے۔
234۔ ہمیں صرف اُمیدِ رحمت لگی ہوئی ہے جبکہ اللہ والوں کو خوفِ خدا بھی ہوتا ہے۔
235۔ جو اللہ سُبحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کا وفادار نہیں وہ بندے کو بھی دھوکہ دیتا ہے۔
236۔ آج مسلمان غلط فہمی میں پڑ گیا ہے کہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں دنیوی ناکامی ہے۔
237۔ ہم اپنے والدین، بیوی بچوں، دوستوں، کاروبار سب کو وقت دیتے ہیں مگر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے کلام کو وقت نہیں دیتے، ہمیں اِس پر غور کرنا چاہئے۔
238۔ ہر شخص کو یہ احساس کرنا چاہئے کہ وقت تیزی سے جا رہا ہے۔
239۔ دِلوں میں وقار پیدا کرنے کیلئے اپنے قول و وقت کا خیال رکھیں۔
240۔ آج ہمارے پاس وقت ہے اِس کو کھیل تماشے میں ضائع نہیں کرنا چاہئے۔
241۔ قرآن حکیم ہمیں Right-Left سکھاتا ہے جبکہ یہودی نے ہمیں Left-Right پر لگا دیا ہے، قرآن حکیم ہمیں حضرات و خواتین سکھاتا ہے جبکہ یہودی نے ہمیں خواتین و حضرات پر لگا دیا، یہ یہودی لابی کی کوشش ہے کہ مسلمان اِسلامی تعلیمات کو معمولی سمجھ کر نظر اَنداز کر دیں۔
242۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی ہمیں ہر کام میں ہر وقت ضرورت ہے مگر پھر بھی ہم اللہ سُبحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کو بھولے ہوئے ہیں۔
243۔ محبت بڑی چیز ہے مگر ساتھ عقل بھی ہونی چاہئے، جب بندے میں عشق اور اَدب دونوں جمع ہو جاتے ہیں تو وہ ولی اللہ بن جاتا ہے۔

شجرہ طریقت

(1) اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق و بسیط و بے حد

ازل سے ابد تک

(2) خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ولادت: 12 ربیع الاول عام الفیل وصال: 1 ربیع الاول 11ھ

(3) خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ولادت: 3 عام الفیل 574ء وصال: 22 جمادی الثانی 13ھ

(4) حضرت سیّدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ

ولادت: 404ء 164ء قبل عام الفیل وصال: 10 رجب 33ھ

(5) حضرت سیّدنا قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ' ناناجی حضرت سیّدنا اِمام جعفر صادق

ولادت: 23 شعبان 24ھ' 24 جون 645ء وصال: 107ھ 703ء

(6) حضرت سیّدنا اِمام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

ولادت: 13 ربیع الاول 80ھ وصال: 15 رجب 148ھ

(7) حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہُ العزیز

ولادت: 188ھ وصال 15 شعبان 875ء' 261ھ

(8) حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہُ العزیز

ولادت: 352ھ' 963ء وصال 10 محرم 425ھ' 1034ء

(9) حضرت شیخ ابوعلی فارمدی طوسی قدس سرہُ العزیز

ولادت: 407ھ وصال 477ھ

(10) حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہُ العزیز

ولادت: 404ھ وصال: 534ھ

(11) حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہُ العزیز

ولادت: 12 ربیع الاول 575ھ وصال 616ھ

(12) حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس سرہُ العزیز

ولادت: 551ھ وصال: 616ھ

(13) حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت وصال شریف مصدقہ نہ مل سکی

(14) حضرت خواجہ علی رامیتنی قدس سرہُ العزیز

ولادت: 591ھ وصال: 28 ذیقعدہ 721ھ

(15) حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 25 رجب 591ھ، 1195ء وصال: 10 جمادی الثانی 755ھ، 1354ء

(16) حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 676ھ، 1278ء وصال: 8 جمادی الاول 772ھ، 1370ء

(17) حضرت خواجہ محمد بہاؤالدین نقشبند قدس سرہُ العزیز

ولادت:4 محرم 718ھ وصال:3 ربیع الاول 791ھ‘1389ء

(18) حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہُ العزیز

ولادت:726ھ وصال:5 صفر 851ھ

(19) حضرت ناصرالدین عبیداللہ احرار قدس سرہُ العزیز

ولادت: رمضان 806ھ‘1404ء وصال:29 ربیع الاول 895ھ‘1490ء

(20) حضرت خواجہ محمد زادہ وخشی قدس سرہُ العزیز

ولادت:856ھ‘1448ء وصال: ربیع الاول 936ھ‘1530ء

(21) حضرت خواجہ مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

ولادت:16 شوال 846ھ وصال:19 محرم 970ھ‘1563ء

(22) عارفِ حقانی‘ محبوب ربانی‘ حضرت مولانا محمد مقتدیٰ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت:918ھ‘1513ء وصال:22 شعبان 1008ھ‘1601ء

(23) حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 12 جولائی 1564ء‘5 ذی الحج 971ھ

وصال: 30 نومبر 1603ء‘25 جمادی الثانی 1012ھ

(24) محبوب صمدانی، خزینۃ الرحمۃ، راہنمائے صوفیاء ملت، اِمام اولیاء اُمت حضرت شیخ احمد سرہند فاروقی المعروف مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 14 شوال 971ھ، 26 جون 1564ء

وصال: 28 صفر 1034ھ

(25) حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ العزیز

ولادت: 10 شوال 1007ھ، 1599ء وصال: 9 ربیع الاول 1079ھ

(26) نقشبند ثانی، اِمام السالکین، زبدۃ العارفین، قیومِ ثالث حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند قدس سرہٗ العزیز

ولادت: 7 رمضان 1034ھ، 1625ء وصال: 29 محرم 1114ھ، 1702ء

(27) خواجہ خواجگان، سلطان الاولیاء، قیوم چہارم حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 5 ذیقعدہ 1093ھ، 1682ء وصال: 4 ذیقعدہ 1153ھ، 1740ء

(28) حضرت سیّد قطب الدین حیدر قدس سرہٗ العزیز

ولادت: 1047ھ، 1628ء وصال: 11 رجب 1180ھ، 1722

(29) حضرت حافظ سیّد محمد جمال اللہ رام پوری قدس سرہٗ العزیز

ولادت: 11 ربیع الاول 1222ھ، 28 نومبر 1724ء

وصال: صفر 1290ھ، 1794ء

(30) حضرت خواجہ سیّد محمد عیسیٰ قدس سرہُ العزیز

ولادت:7 ذی الحج 1220ھ وصال:26 فروری 1806ء

(31) حضرت خواجہ سیّد محمد فیض اللہ تیراہی فاروقی قدس سرہُ العزیز

ولادت:1730ء وصال:1819ء

(32) سیّد نور محمد المعروف باباجی چوراہی قدس سرہُ العزیز (بانی آستانہ عالیہ نوریہ چورہ شریف)

ولادت:1765ء وصال:1869ء

(33) حضرت خواجہ سیّد فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ (فرزند دوم حضرت باواجی رحمۃ اللہ علیہ)

ولادت:1798ء وصال:1897

(34) حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی قدس سرہُ العزیز

ولادت:1860ء وصال:1939

(35) حضرت سیّد فدا حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(36) مجمع انوارِ لاثانی حضرت قبلہ پیر طریقت سیّد علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ولادت:1890ء وصال:1991

(37) پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حاجی محمد یوسف علی نگینہ قدس سرہُ العزیز

ولادت:1922ء وصال:26 دسمبر 1989ء بروز بدھ

(38) پیر طریقت رہبر شریعت منیر اسلام حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: یکم اکتوبر 1945ء بمطابق 24 شوال المکرم 1364ھ

وصال: 18 جولائی 2019ء بمطابق 15 ذیقعدہ 1440ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ

اور اللہ (جل جلالہ) تمہاری بہتری کے لئے تم سے پہلے لوگوں کے طریقے بتادے تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے (النسآء:26)

مُنیرِ مصر مُحِبّ حصہ دوم

زیرِ طبع

سیرتِ مُنیرِ اسلام

صوفی باصفا، عالم باعمل، قُطب جلی، پیر طریقت، رہبر شریعت، نیر اوجِ شرافت

زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا، یادگار اسلاف، پروانۂ توحید و رسالت، فنافی الرسول ﷺ، منظورِ نظر داتا گنج بخش

پکے ٹھکے صوفی

حضرت علامہ مولانا الحاج مُنیرِ اسلام

مُنیر احمد یُوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

حنفی، نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

مُرتّبین

خادمِ دینِ اسلام

بشیر احمد یُوسفی (ایم سی ایس) عفی عنہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرپورہ شریف

خادمِ دینِ اسلام

خلیل احمد یُوسفی (ایم۔فل) عفی عنہ

ناظم اعلیٰ جامعہ یوسفیہ طلباء و طالبات

ہیڈ آفس

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0313-3333777

ملنے کا پتا

نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

بلاک C-1 گجرپورہ (چائنہ سکیم) لاہور 0300-4274936

یا محمد ﷺ

محمد	محمود	فاتح	رشید	نذیر	احمد	قاسم
شاهد	مشهود	داع	حامد	عاقب	حاشر	بشیر
شاف	هاد	مهد	ماح	منج	ناه	رسول
نبی	امی	تهامی	هاشمی	ابطحی	عزیز	حریص علیکم
رؤف	رحیم	طٰهٰ	مجتبیٰ	طس	مرتضیٰ	حم
مصطفیٰ	یٰس	اولیٰ	مزمل	ولی	مدثر	متین
مصدق	طیب	ناصر	منصور	مصباح	امر	حجازی
ترازی	قرشی	مضری	نبی التوبہ	حافظ	کامل	صادق
امین	عبداللہ	کلیم اللہ	حبیب اللہ	نجی اللہ	صفی اللہ	خاتم الانبیاء
حسیب	مجیب	شکور	مقتصد	رسول الرحمۃ	قوی	حفی
مامون	معلوم	حق	مبین	اخر	یتیم	ظاهر
کریم	باطن	حکیم	نبی الرحمۃ	خاتم الرسل	سید	سراج
منیر	محرم	مکرم	مبشر	مذکر	مطهر	قریب
خلیل	مدعو	جواد	خاتم	عادل	شهیر	شهید
		رسول الملاحم	صاحب	مکی		

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت نیرِ اوجِ شرافت، زبدۃ العارفین پیکرِ ارشاد و فنا فی الرسول المعروف بکے ٹھکے صوفی

حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:۳)

(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے اُنہیں جو دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

بفضلہٖ تعالیٰ عطیات، صدقات، زکوٰۃ کے صحیح استعمال کے لئے بااعتماد اور فعال ادارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

23 سال سے پنجاب بھر میں دن رات فلاحی کاموں، مدارس و مساجد کی تعمیر و ترقی، نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب و نادار مریضوں کے علاج و معالجہ اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء و طالبات کی خوراک و تعلیم و تربیت، اصلاحِ مسلم، دعوتِ دین کا فریضہ، ایمبولینس سروس، سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں امدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

منصوبہ جات و خدمات

- مساجد، مدارس
- جامعات و سکول
- فری میڈیکل کیمپ
- فری آئی کیمپ (ششماہی)
- دعوت و تبلیغ
- اشاعتِ کتب و رسائل
- اجتماعی قربانی پروگرام
- افطار و سحر و اجتماعی اعتکاف
- ایمبولینس سروس
- ہنگامی امداد (برائے قدرتی آفات)
- اجتماع اور محافل کا انعقاد
- غرباء و مساکین کی امداد
- دارالافتاء

پروجیکٹ	تعداد	ماہانہ خرچہ/کم وبیش
مساجد	10	دس لاکھ روپے
جامعات (برائے طلباء و طالبات) و ہوسٹل	16	بیس لاکھ روپے
ایمبولینس سروس	2	پچاس ہزار روپے فی کس
نگینہ ہسپتال	1	تین لاکھ روپے
فری آئی و میڈیکل کیمپوں کا قیام	ششماہی	پانچ لاکھ روپے
افطار و سحر	فی کس	تین ہزار روپے
دعوت و تبلیغ	کتب	ساٹھ ہزار روپے
نگینہ دارارفع سکول	1	اڑھائی لاکھ روپے
غرباء و مساکین کی امداد	عطیات، صدقات	پچاس ہزار روپے
طالب علم (کھانا ہاسٹل)	فی کس	چار ہزار روپے فی کس

خدمتِ انسانیت، رضائے الٰہی اور بہترین صدقہ جاریہ کے لئے اپنے

عطیات، صدقات زکوٰۃ اور فطرانہ

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کو دیجئے

آپ کے عطیات، صدقات و زکوٰۃ، فطرانہ کے ذریعے یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور طلباء و طالبات کی خدمت بہت بڑی سعادت ہوگی۔ آپ یہ عطیات، صدقات اور زکوٰۃ سوسائٹی و انجمن کے بینک اکاؤنٹ نمبرز یا ہیڈ آفس میں براہِ راست سوسائٹی کے نمائندے کو جمع کروا سکتے ہیں

منیجنگ ڈائریکٹر: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا بشیر احمد یوسفی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجرپورہ شریف لاہور — 0313-3333777

ناظم اعلیٰ: خادمِ دینِ اسلام مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی — 0321-8868693

Easy Paisa اور **Jazz Cash** اکاؤنٹ نمبر +92 300 4274936

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل سوسائٹی 051601031842 برانچ چمڑا منڈی کاچھو پورہ لاہور

سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 01934299001 برانچ مال روڈ لاہور

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دین اسلام 050901014603 برانچ شادباغ لاہور

بیرون ملک سے آئن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں IBAN:PK50SCBL 0000001710198101

ملنے کا پتا

نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد ابوبکر صدیق بلاک C-1 گجرپورہ (چائنہ سکیم) لاہور 0300-4274936